सत्यमेव जयते

سچ کی ہی جیت ہوتی ہے

قومی تعلیمی پالیسی

2020

وزارت برائے فروغ انسانی وسائل

حکومت ہند

اردو ترجمہ: سید محمد عادل فریدی

شائع کردہ: شعبہ نشر واشاعت امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

رابطہ نمبر:0612-2555668,2555351

ای میل:nazimimaratshariah@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب	موضوع	صفحہ نمبر
۱	تعارف	۳
	حصہ اول۔اسکولی تعلیم	
۱	بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم: سیکھنے کی بنیاد	۹
۲	بنیادی خواندگی اور اعداد کا علم: سیکھنے کے لیے ایک فوری ضرورت اور شرط اول	۱۱
۳	ڈراپ آوٹ بچوں کی تعداد کم کرنا اور سبھی سطحوں پر تعلیم کی عالمگیر رسائی یقینی بنانا	۱۴
۴	اسکولوں میں نصاب اور درس وتدریس: سہل الحصول، مربوط، لطف انگیز اور دل چسپ ہونا چاہئے	۱۶
۵	استاذ	۳۰
۶	مساوی اور جامع تعلیم سب کے لیے میسر	۳۸
۷	اسکول کمپلکس اور کلسٹر کے ذریعہ مؤثر وسائل اور کارگر گورننس	۴۴
۸	اسکولی تعلیم کے لیے معیاری ترتیب اور منظوری	۴۸
	حصہ دوم۔اعلیٰ تعلیم	
۹	کوالٹی یونیورسٹیاں اور کالج: ہندوستان کے ہائر ایجوکیشن سسٹم کے لئے ایک نیا، دوربین ودوررس نظریہ	۵۲
۱۰	ادارہ جاتی تنظیم نو اور استحکام	۵۴
۱۱	کثیر جہاتی اور کثیر موضوعاتی تعلیم کی طرف	۵۷
۱۲	سیکھنے کے لیے سازگارترین ماحول اور طلبہ کو تعاون	۶۱
۱۳	حوصلہ مند، فعال اور قابل فیکلٹی	۶۴
۱۴	اعلیٰ تعلیم میں جامعیت اور مساوات	۶۶
۱۵	اساتذہ کی تعلیم	۶۷
۱۶	پیشہ ورانہ تعلیم کا جدید تصور	۷۰
۱۷	جدید نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن (این آر ایف) کے ذریعہ سبھی شعبوں میں معیاری اکیڈمک ریسرچ کی حوصلہ افزائی کرنا	۷۲
۱۸	اعلیٰ تعلیم کے ریگولیٹری نظام میں تبدیلی لانا	۷۵
۱۹	اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لیے موثر انتظامیہ اور قیادت	۷۹
	حصہ سوم۔دیگر قابل غور بنیادی معاملات	
۲۰	پیشہ ورانہ تعلیم	۸۱
۲۱	تعلیم بزرگان اور زندگی بھر سیکھنا	۸۳
۲۲	ہندوستانی زبانوں، فنون وثقافت کا تحفظ	۸۶
۲۳	تکنیک (ٹکنالوجی) کا انتظام وانضمام	۹۲

باب	موضوع	صفحہ نمبر
۲۴	آن لائن اور ڈیجیٹل تعلیم: ٹکنالوجی کا منصفانہ استعمال یقینی بنانا	۹۵
	حصۂ چہارم۔ عمل درآمد کی حکمت عملی	
۲۵	سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن کو مضبوط بنانا	۹۹
۲۶	فنانسنگ: سب کے لئے سستی اور معیاری تعلیم	۹۹
۲۷	عمل آوری	۱۰۱
۲۸	استعمال کردہ مخففات کی فہرست	۱۰۳

تعارف

تعلیم مکمل انسانی صلاحیت کو حاصل کرنے، ایک منصفانہ اور مساوی سماج کے فروغ اور قومی ترقی کو بڑھاوا دینے کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ معیاری تعلیم تک عالمگیر رسائی مہیا کرانا عالمی اسٹیج پر سماجی انصاف اور مساوات، سائنسی ترقی، قومی انضمام اور ثقافتی تحفظ کے حوالہ سے ہندوستان کی پائیدار ترقی اور اقتصادی مضبوطی کی کنجی ہے۔ عالمگیر معیاری اعلیٰ تعلیم ہی وہ بہترین ذریعہ ہے، جس سے ملک کی قابل صلاحیتوں اور وسائل کی سب سے عمدہ ترقی و استحکام، فرد، سماج، ملک اور دنیا کی بھلائی کے لیے کی جا سکتی ہے۔ اگلی دہائی کے دوران ہندوستان دنیا کا نوجوانوں کی سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہوگا، اور ان نوجوانوں کو معیاری اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرانے پر ہی ہندوستان کا مستقبل منحصر ہوگا۔

سال 2015 میں ہندوستان کے ذریعہ اپنائے ہوئے پائیدار ترقی کے ایجنڈا 2030 کے گول 4 (SDG4) میں عالمی تعلیم کے ترقیاتی ایجنڈے کی عکاسی کی گئی ہے۔ جس کے مطابق 2030 تک ''جامع اور مساوی معیاری تعلیم کو یقینی بنانے اور سب کے لئے عمر بھر کے سیکھنے کے مواقع کو فروغ دینے'' کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح کے عظیم مقصد کے حصول کے لیے تعلیم کے فروغ کے حوالہ سے پورے نظام تعلیم کی تشکیل نو کی ضرورت پڑے گی، تاکہ پائیدار ترقی کے لیے 2030 ایجنڈا کے سبھی اہم ٹارگیٹ اور نشانے (SDG) حاصل کیے جا سکیں۔

علم کے تناظر میں پوری دنیا بہت تیزی سے تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے۔ مختلف ڈرامائی سائنسی اور تکنیکی ترقیوں جیسے بڑے اعداد و شمار، مشین لرننگ اور مصنوعی ذہانت کے عروج کے ساتھ، دنیا بھر میں بہت سے غیر ہنر مند ملازموں کی جگہ مشینیں کام کرنے لگیں گی۔ اور دوسری طرف ڈیٹا سائنس، کمپیوٹر سائنس اور ریاضی کے شعبوں میں ایسے ہنر مند ملازموں کی ضرورت اور مانگ بڑھے گی جو سائنس، سوشل سائنس اور ہیومنٹیز (ادب، تاریخ، فلسفہ، لسانیات) کی کثیر الجہات قابلیت رکھتے ہوں۔ آب و ہوا میں تبدیلی، بڑھتی ہوئی آلودگی اور گھٹتے ہوئے قدرتی وسائل کی وجہ سے ہمیں توانائی، غذا، پانی، صفائی وغیرہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے راستے تلاش کرنے ہوں گے، اور اس وجہ سے بھی علم الحیوانات (بایولوجی)، علم کیمیا (کیمسٹری)، علم طبیعیات (فزکس)، علم زراعت، کلائمیٹ سائنس (آب و ہوا کا علم) اور سوشل سائنس کے شعبوں میں جدید ہنر مند کاریگروں کی ضرورت ہوگی۔ وبائی امراض کے بڑھتے ہوئے اثرات کی وجہ سے متعدی بیماریوں کے انتظام اور ویکسینوں کی نشو و نما میں باہمی تعاون کے ساتھ تحقیق کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونیوالے معاشرتی امور کثیر الجہات سیکھنے کی ضرورت کو بڑھاتے ہیں۔ ہیومنٹیز اور فنون کی مانگ بڑھے گی، کیوں کہ ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بننے کے ساتھ ساتھ تین سب سے بڑی اقتصادی طاقت میں سے ایک بننے کی طرف گامزن ہے۔

درحقیقت روزگار کے تیزی سے بدلتے منظرنامے اور عالمی ماحولیاتی نظام میں ہو رہی تبدیلیوں کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ بچے جو انہیں سکھایا جا رہا ہے وہ تو سیکھیں ہی ساتھ وہ مسلسل سیکھتے رہنے کا ہنر بھی سیکھیں۔ اس لیے تعلیم میں موضوعات کو بڑھانے کی جگہ اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے کہ بچے مسائل کو حل کرنا اور منطقی اور تخلیقی ذہن کے ساتھ سوچنا سیکھیں۔ مختلف موضوعات کے درمیان پوشیدہ تعلقات کو دیکھ پائیں، کچھ نیا سوچ پائیں اور نئی معلومات کو جدید اور تبدیل ہوتے ہوئے حالات یا شعبہ جات میں استعمال کر پائیں۔ ضرورت ہے کہ تعلیم کو مزید تجرباتی، جامع، منضبط، تحقیق، دریافت اور مباحثہ پر مبنی بنایا جائے۔ تعلیم لچکدار ہو اور مساویانہ طور پر دیکھنے سمجھنے کے قابل بنانے والی اور لازمی طور پر دلچسپ ہو۔

تعلیم طلبہ کی زندگی کے تمام پہلوؤں اور قابلیتیوں کی متوازن ترقی کا سبب بنے ،اس کے لیے نصاب میں سائنس اور ریاضی کے ساتھ بنیادی فنون، دستکاری، ہیومنٹیز (ادب، تاریخ، فلسفہ،لسانیات)،کھیل اور فٹنیس ،زبان ،ادب ،ثقافت اور اقدار کو لازمی طور پر شامل کیا جائے۔تعلیم سے کردار کی تعمیر ہونی چاہیے ،طلبہ میں اخلاقیات ،معقولیت ،ہمدردی اور حساسیت کا فروغ ہونا چاہیے ،اور ساتھ ہی روزگار کے قابل بنانا چاہیے۔

سیکھنے کے نتائج کی موجودہ حالت اور جن نتائج کا حصول ضروری ہے ،ان کے بیچ کی کھائی کو بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور اعلیٰ ترین تعلیم کے ذریعہ سے نظام تعلیم میں اعلیٰ ترین معیار، مساوات ،اور سلیت لانے والی بڑی اصلاحات کرنے کے ذریعہ پاٹا جانا چاہیے۔

2040 تک ہندوستان کے لیے ایک ایسے نظام تعلیم کا ہدف ہونا چاہیے جو کہ کسی سے پیچھے نہیں ہے ،ایک ایسا نظام تعلیم جہاں کسی بھی سماجی یا اقتصادی پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو مساوی طور پر اعلیٰ ترین معیار کی تعلیم دستیاب ہو۔

یہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 اکیسویں صدی کی پہلی تعلیمی پالیسی ہے جس کا ہدف ہمارے ملک کی ترقی کے لیے لازمی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ یہ پالیسی ہندوستان کی روایت اور ثقافتی اقدار کی بنیاد کو برقرار رکھتے ہوئے اکیسویں صدی کی تعلیم کے لیے مجوزہ اہداف جن میں ایس ڈی جی 4 شامل ہیں کے پیش نظر نظام تعلیم اور اسکے نفاذ اور انتظام سمیت سبھی پہلوؤں میں اصلاحات اور تشکیل نو کی تجویز پیش کرتی ہے۔قومی تعلیمی پالیسی ہر فرد میں موجود تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ پر خصوصی زور دیتی ہے۔ یہ پالیسی اس ضابطہ پر مبنی ہے کہ تعلیم سے نہ صرف خواندگی اور اعداد کا علم جیسی بنیادی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ترین سطح کی معقولیت اور مسائل کے حل سے متعلق علمی صلاحیتوں کی ترقی ہونی چاہیے بلکہ اخلاقی ،سماجی اور جذباتی سطح پر بھی فرد کی ترقی ضروری ہے۔

ہندوستان کی قدیم اور سناتنی علوم اور افکار کی خوشحال روایت کی روشنی میں یہ پالیسی تیار کی گئی ہے۔علم ،دانشمندی اور حق کی تلاش کو ہندوستان کی فکری روایات اور فلسفہ میں ہمیشہ سب سے اونچا انسانی ہدف مانا جاتا تھا۔قدیم ہندوستان میں تعلیم کا مقصد دنیاوی زندگی یا اسکول کے بعد کی زندگی کی تیاری کی شکل میں علم حاصل کرنا نہیں بلکہ مکمل ادراک نفس اور نجات کی شکل میں مانا گیا تھا۔تکش شلا ، نالندہ ،وکرم شلا اور وَلبھی جیسے قدیم ہندوستان کے عالمی معیار کے اداروں نے تعلیم کے مختلف شعبوں میں تدریس اور ریسرچ کے بلند تر ریکارڈ قائم کیے تھے،اور مختلف پس منظر اور ملکوں سے آنے والے طلبہ اور دانشوروں کو مستفید کیا تھا۔اسی نظام تعلیم نے چرک ،سُشرُت ،آریہ بھٹ ،وراہمیہر ، بھاسکراچاریہ، برہماگپت ، چانکیہ ، چکر پانی دتّا ، مادھو، پانینی ، پتنجلی ، ناگارجن ، گوتم ، پنگلا ،شنکر دیو،میتری ،گارگی اور تھرووَلّو ور جیسے متعدد عظیم اصحاب علم و دانشوروں کو جنم دیا۔ان اصحاب علم نے عالمی سطح پر علم کے مختلف شعبوں مثلاً ریاضی ،فلکیات ، دھات کاری ،علم طب ،سرجری ،سول انجینئرنگ ، فن تعمیر ،کشتی بانی ،علم الجہات ، یوگ ،فنون لطیفہ ،شطرنج وغیرہ میں مصدقہ طور پر بنیادی خدمات انجام دیں۔ ہندوستان کی ثقافت اور فلسفہ کا دنیا میں بڑا اثر رہا ہے۔ عالمی اہمیت کی اس خوشحال وراثت کو آنے والی نسلوں کے لیے نہ صرف محفوظ کر کے رکھنے کی ضرورت ہے، بلکہ ہمارے نظام تعلیم کے ذریعہ ان پر ریسرچ کا کام ہونا چاہیے ،ان میں اور اضافہ کرنا چاہیے اور نئے نئے استعمال بھی سوچے جانے چاہئیں۔

نظام تعلیم میں کی جارہی بنیادی ترمیم کے عمل میں ہمیشہ ہی استاد کو مرکزیت حاصل ہونی چاہیے۔تعلیم کی نئی پالیسی کو یقینی طور پر ہر سطح پر اساتذہ کو سماج کے سب سے زیادہ باعزت اور لازمی فرد کی شکل میں پھر سے مقام دینے میں مدد کرنی ہوگی ، کیوں کہ استاد ہی شہریوں کی ہماری اگلی نسل کی صحیح معنوں میں تشکیل کرتے ہیں۔اس پالیسی کے ذریعہ اساتذہ کو لائق بنانے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے جانے کی ضرورت ہے۔جس سے وہ اپنے کام کو موثر طریقہ پر کر سکیں۔نئی تعلیمی پالیسی کو ہر سطح پر تدریس کے پیشے میں سب سے ہونہار لوگوں کا انتخاب کرنے میں مدد کرنی

ہوگی، جس کے لیے ان کی روزی، عزت، شان وشوکت اور خودمختاری یقینی بنانی ہوگی، ساتھ ہی سسٹم میں کوالٹی کنٹرول اور جوابدہی کا بنیادی عمل بھی قائم کرنا ہوگا۔

نئی تعلیمی پالیسی کو سبھی طلبہ کے لیے خواہ ان کی رہائش کا مقام کہیں بھی ہو، معیاری تعلیم فراہم کرانی ہوگی، اس کام میں تاریخی طور پر حاشیہ پر رہے طبقات، محروم اور کم نمائندگی والے گروہوں پر خصوصی توجہ دیے جانے کی ضرورت ہوگی۔ تعلیم برابری کو یقینی بنانے کا بڑا ذریعہ ہے، اور اس کے ذریعہ سماج میں مساوات، شمولیت اور معاشی و معاشرتی نقل وحرکت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ایسے طبقات کے سبھی بچوں کے لیے حالات کی پیدا کردہ رکاوٹوں کے باوجود ہر ممکن پہل کی جانی چاہئے، جس سے وہ تعلیمی نظام میں داخل بھی ہوسکیں اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ بھی کرسکیں۔

ان سبھی باتوں کو نئی تعلیمی پالیسی میں ہندوستان کے بھرپور تنوع اور ثقافت کے تئیں احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اور ساتھ ہی ملک کی مقامی اور عالمی سطح پر ضرورتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے شامل کرنا چاہئے۔ ہندوستان کے نوجوانوں کو ہندوستان دیش کے بارے میں اور اس کی متنوع سماجی، ثقافتی اور تکنیکی ضرورتوں سمیت یہاں کے منفرد علوم وفنون، زبانوں اور علمی روایات کے بارے میں باخبر بنانا قومی فخر، خوداعتمادی، خود ادراکی، تعاون باہمی اور اتحاد کی نظر سے اور ہندوستان کے پائدار بلندی کی جانب بڑھنے کی نظر سے بہت ضروری ہے۔

سابقہ پالیسیاں:

تعلیم پر مبنی سابقہ پالیسیوں کا زور بنیادی طور پر تعلیم تک رسائی کے معاملوں پر تھا، 1986 کی قومی تعلیمی پالیسی، جس میں 1992 (این پی ای 1986/92) میں ترمیم کی گئی تھی، کے ادھورے کام کو اس پالیسی کے ذریعہ پورا کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ 1986/92 کی سابقہ پالیسی کے بعد سے ایک بڑا اقدام مفت اور لازمی تعلیم قانون 2009 رہا ہے، جس نے سبھی کو ابتدائی تعلیم دستیاب کرانے کے لیے قانونی بنیاد فراہم کرائی۔

اس قومی تعلیمی پالیسی کے بنیادی ضوابط:

تعلیمی نظام کا مقصد اچھے انسانوں کا فروغ ہے، جو منطقی افکار اور کام کرنے کے اہل ہوں، جن میں ہمدردی، رحم، جرأت اور لچک، علمی غور فکر، تخلیقی صلاحیت، اخلاقی اقدار اور بنیاد ہوں۔ اس کا مقصد ایسے بافیض لوگوں کو تیار کرنا ہے جو کہ اپنے آئین کے ذریعہ متصور مساوی اور تکثیری معاشرہ کی تشکیل میں بہتر طریقہ سے حصہ لے سکیں۔

ایک اچھا تعلیمی ادارہ وہ ہے، جس میں ہر طالب علم کا استقبال کیا جاتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے، جہاں ایک محفوظ اور متاثرکن تعلیمی ماحول موجود ہوتا ہے، جہاں سبھی طلبہ کو سیکھنے کے لیے متفرق انواع کے تجربات مہیا کرائے جاتے ہیں، اور جہاں سیکھنے کے لیے اچھے بنیادی ڈھانچے اور مناسب وسائل دستیاب ہیں، یہ سب حاصل کرنا ہر تعلیمی ادارہ کا ہدف ہونا چاہئے۔ البتہ اس کے ساتھ ہی مختلف اداروں کے بیچ اور تعلیم کے ہر سطح پر آپسی تال میل اور ہم آہنگی ضروری ہے۔

بنیادی ضوابط جو بڑے پیمانے پر نظام تعلیم اور انفرادی اداروں دونوں کی رہنمائی کریں گے، مندرجہ ذیل ہیں۔

- **ہر بچے کی خاص صلاحیتوں کو قبول کرنا، ان کی شناخت اور ترقی کے لیے کوشش کرنا۔** اساتذہ اور کارجین حضرات کو ان صلاحیتوں کے تئیں حساس بنانا، جس سے وہ بچے کی علمی ودیگر صلاحیتوں میں اس کی ہمہ جہت ترقی پر پوری توجہ دیں۔
- **بنیادی خواندگی اور شماریات اولین ترجیح دینا۔** جس سے سبھی بچے درجہ سوم تک خواندگی اور شماریات جیسے سیکھنے کے بنیادی ہنر کو حاصل

کر سکیں۔

- **لچک**، تاکہ طلبہ میں ان کے سیکھنے کے طور طریقوں اور پروگرام کو منتخب کرنے کی قابلیت ہو، اور اس طرح وہ اپنی صلاحیت اور دلچسپیوں کے مطابق زندگی میں اپنا راستہ چُن سکیں۔
- **آرٹ اور سائنس کے بیچ، نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے درمیان نیز پیشہ ورانہ اور تعلیمی سلسلوں وغیرہ کے درمیان کوئی واضح علاحدگی نہ ہو**، جس سے تعلیم کے شعبوں کے درمیان نقصاندہ اونچ نیچ اور آپسی دوری اور بے تعلقی کو دور کیا جا سکے۔
- **سبھی علوم کے اتحاد و انضمام کو یقینی بنانے کی غرض سے ایک کثیر موضوعاتی دنیا کے لیے** سائنس، سوشل سائنس، آرٹ، ہیومنٹیز (ادب، تاریخ، فلسفہ، لسانیات) اور کھیل کے بیچ ایک کثیر موضوعاتی (Multi Disciplinary) اور جامع تعلیم کا فروغ
- رٹّا مار طرز تعلیم اور صرف امتحان کے لیے پڑھائی کے بجائے **تصوراتی فہم پر زور**
- منطقی فیصلہ سازی اور اختراع کی حوصلہ افزائی کے لئے **تخلیقی صلاحیت اور تنقیدی سوچ**
- **اخلاقیات، انسانی اور آئینی اقدار** مثلاً ہمدردی، دوسروں کے تئیں احترام، صفائی، ادب، جمہوریت کا جذبہ، خدمت کا جذبہ، عوامی املاک کا احترام، سائنسی مزاج، آزادی، ذمہ داری، تکثیریت، مساوات اور انصاف؛
- **کثیر لسانی** اور درس و تدریس کے کام میں زبان کی طاقت کو فروغ دینا
- **زندگی کی مہارتیں** جیسے باہمی مواصلات، آپسی تعاون، ٹیم ورک اور لچک؛
- **سیکھنے کے لئے باقاعدہ مسلسل تشخیص پر توجہ دی جائے نہ کہ** سال کے آخر میں ہونے والے امتحان کو دھیان میں رکھ کر تعلیم ہو جس سے کہ آج کل کے کوچنگ کلچر کو ہی بڑھاوا ملتا ہے۔
- درس و تدریس کے کام میں زبان کے تعلق سے ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرنے میں، معذور بچوں کے لیے تعلیم کو آسان بنانے میں اور تعلیمی منصوبہ بندی اور نظم و انتظام میں **تکنیک کے ممکنہ استعمال پر زور؛**
- تمام نصاب، طرز تعلیم، اور پالیسی میں مقامی تناظر اور تنوع کا احترام، ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ تعلیم ایک متصل موضوع ہے۔
- تمام تعلیمی فیصلوں کی بنیاد کی شکل میں مکمل مساوات و شمولیت، ساتھ ہی تعلیم کو لوگوں کی رسائی اور بساط کے دائرے میں رکھنا؛ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ سبھی طلبہ نظام تعلیمی میں کامیابی حاصل کر سکیں۔
- اسکولی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم تک سبھی سطح کے تعلیمی نصاب میں بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم سے تال میل
- اساتذہ اور فیکلٹی کو سیکھنے کے عمل کا مرکز ماننا؛ ان کی بحالی اور تیاری کا عمدہ انتظام، مسلسل پیشہ ورانہ ترقی اور مثبت کام کا ماحول اور خدمت کے لیے سازگار حالات
- **نظام تعلیم کی سالمیت، شفافیت اور وسائل کی وافر فراہمی کو** آڈٹ اور عوامی انکشاف کے ذریعہ سے یقینی بنانے کے لیے ہلکا لیکن اثر دار ریگولیٹری فریم ورک، ساتھ ہی ساتھ خود مختاری، گڈ گورننس اور با اختیار بنانے کے ذریعہ جدت طرازی اور آؤٹ آف دی باکس آئیڈیوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- **معیاری تعلیم اور ترقی کے لیے عمدہ سطح کا ریسرچ**

- ماہرین تعلیم کے ذریعہ مسلسل تحقیق اور باقاعدہ تشخیص کی بنیاد پر ترقی کا لگاتار جائزہ
- **ہندوستان کی جڑوں اور فخر سے مربوط رہنا**، اورجہاں اس کا تعلق ہو وہاں ہندوستان کی خوشحال اور متنوع قدیم وجدید ثقافت اور نظام تعلیم اور روایات کو شامل کرنا اور اس سے اثر قبول کرنا۔
- **تعلیم ایک عوامی خدمت ہے؛ معیاری تعلیم تک رسائی کو ہر بچے کا پیدائشی حق مانا جانا چاہیے۔**
- **ایک مضبوط، متحرک پبلک ایجوکیشن سسٹم میں خاطر خواہ سرمایہ کاری**، اور ساتھ ہی حقیقی مخیرّ انفرادی اور اجتماعی شرکت کی حوصلہ افزائی اور سہولت۔

اس پالیسی کا تصور (وژن)

اس قومی تعلیمی پالیسی کا وژن ہندوستانی اقدار سے مربوط نظام تعلیم ہے، جو سبھی کو اعلیٰ ترین معیار کی تعلیم مہیا کرا کے ہندوستان کو عالمی پیمانے پر علم کا سپر پاور بنا کر ہندوستان کو ایک زندہ دل اور منصف علمی معاشرہ میں بدلنے کے لیے ظاہری طور پر حصہ لے گا۔اس پالیسی میں متصور ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کا نصاب اور طریقۂ تعلیم طلبہ میں اپنی بنیادی ذمہ داریوں اور آئینی اقدار، دیش کے ساتھ تعلق اور بدلتی ہوئی دنیا میں شہری کے کردار اور ذمہ داریوں کے تئیں بیداری پیدا کرے۔اس پالیسی کا وژن ہیکہ طلبہ میں ہندوستانی ہونے کا فخر نہ صرف افکار میں بلکہ رویوں، عقل وحکمت اور کاموں میں بھی پیدا ہو۔ساتھ ہی یہ ہندوستانی ہونے کا فخر علم و ہنر اقدار اور سوچ میں بھی ہونا چاہیے، جس کے نتیجہ میں طلبہ حقوق انسانی، پائدار ترقی اور زندگی گزارنے نیز عالمی فلاح و بہبود کے لیے پرعزم ہوں تا کہ وہ صحیح معنوں میں عالمی شہری بن سکیں۔

حصہ اول۔اسکولی تعلیم

یہ پالیسی موجودہ 2+10 والے اسکولی نظام کو 3 سے 18 سال کے سبھی بچوں کے لیے نصاب اور طریقۂ تعلیم کی بنیاد پر 5+3+3+4 کے ایک نئے نظام کی شکل میں تنظیم نو کرنے کی بات کرتی ہے۔جیسا کہ یہاں درج کیے گئے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔اور باب چہارم میں اس کے سلسلہ میں تفصیلی وضاحت کی گئی ہے۔

سابقہ تعلیمی ڈھانچہ

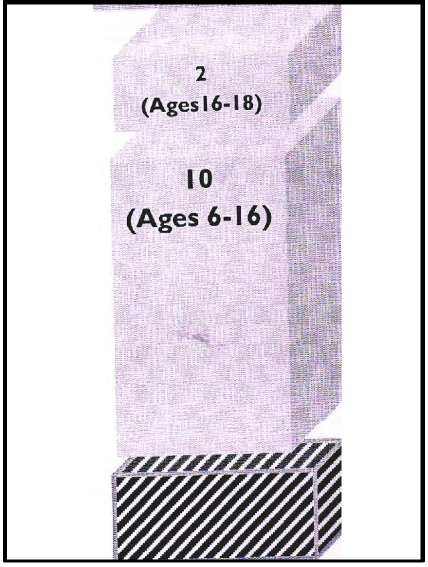

جدید تعلیمی ونصابی ڈھانچہ

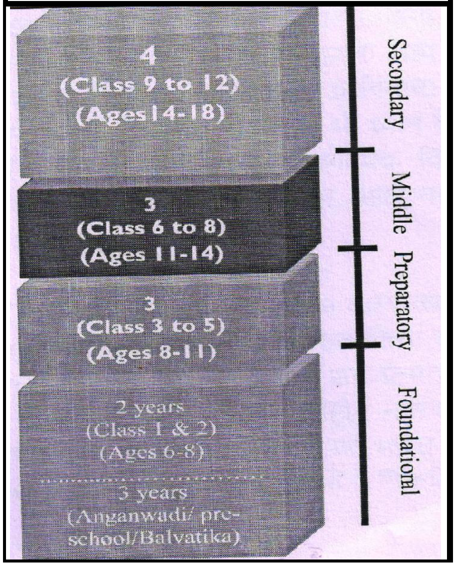

ابھی تک تین سے چھ سال کی عمر کے بچے 2+10 والے ڈھانچے میں شامل نہیں ہیں، کیوں کہ چھ سال کے بچوں کو درجہ اول میں داخل کیا جاتا ہے، نئے 5+3+3+4 والے ڈھانچے میں تین سال کے بچوں کو شامل کر کے بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم (ECCE) یعنی Early Childhood Care and Education کی ایک مضبوط بنیاد کو شامل کیا گیا ہے،جس سے آگے چل کر بچوں کی بہتر نشو ونما ہو، وہ بہتر حصولیابیوں سے سرفراز ہوں اور خوشحال ہوں۔

1۔بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم: سیکھنے کی بنیاد:

1.1۔بچوں کے دماغ کی 85 فیصد نشو ونما چھ سال کی عمر سے پہلے ہی ہو جاتی ہے، بچوں کے دماغ کی مناسب نشو ونما اور جسمانی نمو کو یقینی بنانے کے لیے اس کے ابتدائی چھ سالوں کو بہت اہم مانا جاتا ہے۔موجودہ وقت میں خاص طور پر معاشرتی و معاشی اعتبار سے محروم پس منظر کے کروڑوں بچوں کے لیے معیار کے مطابق بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم دستیاب نہیں ہے،اس لیے ای سی سی ای میں داخل کرنے سے اس کی رسائی ملک کے سابھی بچوں تک ہوسکتی ہے،جس سے سبھی بچوں کو تعلیمی نظام میں حصہ لینے اور ترقی کرنے کے مساوی مواقع مل سکیں گے۔امید ہے کہ ای سی سی ای مساوات قائم کرنے میں سب سے طاقتور ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔بچپن کی ابتدائی نشو ونما اور دیکھ بھال کے لیے معیاری تعلیم کے عالمگیر انتظام کو جلد سے جلد یقیناً 2030 سے پہلے فراہم کیا جانا چاہئے،تا کہ یہ یقین دہانی کرائی جا سکے کہ درجہ اول میں داخلہ پانے والے سبھی بچے اسکولی تعلیم کے لیے پوری طرح سے تیار ہوں۔

1.2۔ای سی سی ای میں بنیادی طور پر لچکدار، کثیر جہتی، کثیر سطحی، کھیل پر مبنی، سرگرمی پر مبنی، اور جستجو پر مبنی تعلیم کو شامل کیا گیا ہے،مثلاً حروف،

زبان، اعداد، گنتی، رنگ، شکل، انڈور اور آؤٹ ڈور کھیل، پہیلیاں، منطقی سوچ، مسائل کو حل کرنے کا ہنر، تصویر بنانے کا فن، پینٹنگ، دیگر بصری فنون، دستکاری، ناٹک، کٹھ پتلی، موسیقی اور دیگر سرگرمیوں کو شامل کرتے ہوئے اس کے ساتھ دیگر افعال جیسے سماجی خدمت، انسانی ہمدردی، حسن سلوک، ادب وتمیز، اخلاقیات، انفرادی اور اجتماعی صفائی، ٹیم ورک اور باہمی تعاون کو فروغ دینے پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ ای سی سی ای کا مجموعی ہدف بچوں کی جسمانی نشوونما، علمی ترقی، معاشرتی، جذباتی واخلاقی ترقی، ثقافتی ترقی، مواصلات کے لیے ابتدائی زبان، خواندگی اور شماریات کے علم میں اضافہ کے معاملہ میں زیادہ سے زیادہ نتائج کو حاصل کرنا ہے۔

1.3۔ این سی ای آرٹی کے ذریعہ آٹھ سال کی عمر تک کے سبھی بچوں کے لیے دو حصوں میں بچپن کی ابتدائی تعلیم کے لیے ایک عمدہ نصاب اور تعلیمی ڈھانچہ (این سی پی ایف ای سی سی ای) تیار کیا جائے گا۔ یعنی 3-0 سال کے بچوں کے لیے ایک سب فریم ورک اور 8-3 سال تک کے بچوں کے لیے ایک دوسرا سب فریم ورک تیار کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق ای سی سی ای قومی و بین الاقوامی تجدید واختراع اور عمدہ ترین طریقوں پر جدید ترین ریسرچ کو شامل کرے گا۔ خاص طور پر ان طریقوں کو جو ہندوستان میں کئی صدیوں سے بچپن کی تعلیم کے فروغ کے لیے کافی ہیں اور انہوں نے مقامی روایات میں نشوونما پائی ہے، جن میں آرٹ، کہانیاں، نظمیں، کھیل، گیت اور بہت کچھ شامل ہیں، ان سبھی کو بنیادی طور پر شامل کیا جائے گا، تعلیم کا یہ ماڈل ماں باپ دونوں کے ساتھ ساتھ بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم کے لیے بھی ایک راہنما کی شکل میں کام کرے گا۔

1.4۔ پورے ملک میں درجہ وار طریقہ سے اعلیٰ ترین معیار والے ای سی سی ای اداروں کے لیے عالمگیر رسائی کی یقین دہانی کرنا بڑا ہدف ہوگا۔ پسماندہ اضلاع اور ان علاقوں پر خصوصی توجہ اور ترجیح دینی ہوگی جو معاشرتی اور معاشی طور پر پچھڑے ہیں۔ مبسوط اور مضبوط ای سی سی ای اداروں کے ذریعہ ای سی سی ای طریقۂ کار کو نافذ کیا جائے گا جس میں (الف) پہلے سے کافی مبسوط اور مضبوط طور پر تنہا چل رہی آنگن واڑیوں کے ذریعہ سے (ب) پرائمری اسکولوں کے ساتھ قائم آنگن واڑیوں کے ذریعہ (ج) پری پرائمری اسکولوں کے ذریعہ سے جو کم سے کم پانچ سے چھ سال پورا کریں گے اور پرائمری اسکولوں کے ساتھ قائم ہیں (د) علاحدہ چل رہے پری اسکول کے ذریعہ سے اس کو نافذ کیا جائے گا۔ یہ سبھی اسکول ای سی سی ای کے نصاب اور طریقۂ تدریس میں تربیت یافتہ کارکنوں/اساتذہ کو بحال کریں گے۔

1.5۔ بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم (ای سی سی ای) کی عالمگیر رسائی کے لیے آنگن واڑی مراکز کو اعلیٰ ترین معیار کے بنیادی ڈھانچوں، کھیلنے کے ساز وسامان اور مکمل طور پر تربیت یافتہ ملازماؤں/ استانیوں کے ساتھ مستحکم بنایا جائے گا۔ ہر آنگن واڑی میں وافر تعلیم کے ماحول کے ساتھ اچھی طرح سے ڈیزائن کی ہوئی ہوادار اور بچوں کے لائق تعمیر شدہ عمارت ہوگی۔ آنگن واڑی مراکز میں بچے سرگرمیوں سے پُر سیاحت کریں گے اور اپنے مقامی پرائمری اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ سے ملیں گے، تا کہ آنگن واڑی مراکز سے پرائمری اسکولوں سے ربط کو آسان بنایا جا سکے، آنگن واڑیوں کو اسکول کیمپس/گروہوں میں پوری طرح سے ضم کیا جائے گا اور آنگن واڑی کے بچوں، ان کے والدین اور اساتذہ کو اسکول/ اسکول کے مختلف پروگراموں میں باہمی طور پر حصہ لینے کے لیے دعوت دی جائے گی۔

1.6۔ یہ تصور کیا گیا ہے کہ پانچ سال کی عمر سے پہلے ہر بچہ ایک ابتدائی درسگاہ یا ''بال واٹیکا'' (Kindergarten) جو کہ درجہ اول سے پہلے ہے میں منتقل ہو جائے گا، جس میں ایک ای سی سی ای کے لائق استاد ہیں۔ تیاری کلاس (Preparatory Class) میں سیکھنے کو بنیادی طور پر کھیل پر مبنی تعلیم پر مبنی ہونا چاہیے۔ جس میں علمی، نفسیاتی اور جسمانی صلاحیتوں اور ابتدائی خواندگی و اعداد کے علم کو ترقی دینے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ دوپہر کے کھانے (مڈ ڈے میل) کے پروگرام کو پرائمری اسکول کے ساتھ ساتھ تیاری کلاسوں (Preparatory Classes)

تک بھی وسعت دی جانی چاہیے۔صحت میں ترقی کی نگرانی اور جانچ جو آنگن واڑی کے نظام میں بھی دستیاب ہے، اسے پرائمری اسکولوں کی تیاری کلاسوں کے طلبہ کو بھی فراہم کرایا جائے گا۔

1.7۔ای سی سی ای اساتذہ کے شروعاتی کیڈر کو تیار کرنے کے لیے آنگن واڑی کی ملازماؤں/ استانیوں کو این سی ای آر ٹی کے ذریعہ تیار کردہ نصاب/ درسگاہی فریم ورک کے مطابق منظّم طریقہ سے تربیت دی جائے گی۔2+10 اوراس سے زیادہ اہلیت والی آنگن واڑی ملازماؤں/ استانیوں کو ای سی سی ای میں 6 مہینے کا سرٹیفکٹ کورس کرایا جائے گا۔اور کم تعلیمی اہلیت رکھنے والیوں کو ایک سال کا ڈپلوما کورس کرایا جائے گا، جس میں ابتدائی خواندگی، اعداد کا علم اور ای سی سی ای کے دیگر متعلقہ پہلوؤں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ان پروگراموں کو ڈیجیٹل/ فاصلاتی ذریعہ سے ڈی ٹی ایچ چینلوں کے ساتھ ساتھ اسمارٹ فون کے ذریعہ سے چلایا جاسکتا ہے،جس سے اساتذہ/استانیوں کو اپنے موجودہ کاموں میں کم سے کم حرج کے ساتھ ای سی سی ای کی اہلیت حاصل کرنے میں سہولت مل پائے گی۔آنگن واڑی ملازماؤں/ استانیوں کے ای سی سی ای تربیت کو شعبۂ تعلیم کی کلسٹر ریسورس سنٹر کے ذریعہ نگرانی کی جائے گی اور مسلسل تشخیص کے لیے کم سے کم ایک ماہانہ کلاس بھی چلائی جائے گی۔ ایک طویل مدتی دورانیہ میں، ریاستی حکومتیں بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم کے لئے پیشہ ورانہ تعلیم یافتہ اساتذہ کے کیڈر تیار کریں گی۔ان استاذہ کی ابتدائی پیشہ ورانہ تیاری اوراس کے ہمہ جہت پیشہ ورانہ فروغ (سی پی ڈی) کے لیے لازمی سہولتوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔

1.8۔ای سی سی ای کو درجہ وار طریقہ سے آدیواسی اکثریتی علاقوں کی آشرم شالاؤں میں بھی شروع کیا جائے گا۔آشرم شالاؤں میں ای سی سی ای کو جمع کرنے اوراسے نافذ کرنے کا عمل مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ہی ہوگا۔

1.9۔ای سی سی ای نصاب اور طریقۂ تعلیم کی ذمہ داری وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (جواب وزارت تعلیم ہوگئی ہے) کی ہوگی، تاکہ پرائمری اسکولوں کے ذریعہ پری پرائمری اسکولوں تک اس کا تسلسل یقینی بنایا جاسکے، اور تعلیم کے بنیادی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی جاسکے۔بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیمی نصاب کی منصوبہ بندی اور عمل آوری وزار برائے فروغ انسانی وسائل، وومن اور چائلڈ ڈیولپمنٹ (وزارت برائے ترقی خواتین واطفال)، ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیر (وزارت برائے صحت وخاندانی بہبود) اور منسٹری آف ٹرائبل افیئرس (وزارت برائے قبائلی معاملات) کے ذریعہ مشترکہ طور پر کی جائے گی۔اسکولی تعلیم میں بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم کے سہل انضمام اور ہمہ جہت رہنمائی کے لیے ایک خصوصی مشترکہ ٹاسک فورس کی تشکیل کی جائے گی۔

2۔ بنیادی خواندگی اور شماریات کا علم؛سیکھنے کے لیے ایک فوری ضرورت اور شرط اول:

2.1۔سبھی اسکولوں کے طلبہ میں پڑھنے لکھنے اور اعداد (گنتی) کو جاننے کے ساتھ ساتھ کچھ بنیادی کام کرنے کی صلاحیت آگے کی اسکولی تعلیم میں اور عمر بھر سیکھتے رہنے کی بنیاد رکھتی ہے اور مستقبل میں سیکھنے کے لیے لازمی شرط بھی ہے۔حالانکہ مختلف سرکاری اور غیر سرکاری سروے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ہم موجودہ دور میں سیکھنے کے ایک سنگین مسئلہ کا سامنا کررہے ہیں۔اس وقت پرائمری اسکولوں میں بڑی تعداد میں طلبہ نے؛ جن کی تخمینی تعداد 5 کروڑ سے بھی زیادہ ہے، بنیادی خواندگی اور اعداد (گنتی) کا علم بھی نہیں سیکھا ہے۔یعنی ایسے بچوں میں معمولی تحریر کو پڑھنے، سمجھنے اور اعداد کے ساتھ بنیادی جوڑ گھٹاؤ کی صلاحیت بھی نہیں ہے۔

2.2۔سبھی بچوں کے لیے بنیادی خواندگی اور اعداد (گنتی) کے علم کو حاصل کرنا فوری طور پر ایک ملک گیر مہم بنے گی، جسے کئی مورچوں پر کیے جانے والے فوری حل اور واضح اہداف کے ساتھ قلیل مدت میں حاصل کیا جائے گا (جس میں ہر طالب علم کے لیے درجہ سوم تک ابتدائی خواندگی اور اعداد (گنتی) کے علم کو لازمی طور پر حاصل کرنے کو شامل کیا گیا ہے) نظام تعلیم کی اعلیٰ ترین ترجیح 2025 تک پرائمری اسکولوں

میں عالمگیر بنیادی خواندگی اور اعداد شماری کو حاصل کرنا ہوگی۔ سیکھنے کی بنیادی ضرورتوں (یعنی بنیادی سطح پر پڑھنا، لکھنا اور حساب) کو حاصل کرنے پر ہی ہمارے طلبہ کے لیے بقیہ پالیسی مطابقت پذیر ہوگی۔ اس کیلیے وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (MHRD) کے ذریعہ اساسی طور پر بنیادی خواندگی اور اعداد شماری پر ایک قومی مشن قائم کیا جائے گا۔ اس کے مطابق سبھی پرائمری اور مڈل اسکولوں میں عالمگیر بنیادی خواندگی اور اعداد شماری کے لیے صوبوں یا سینٹرل اسٹیٹس (Union Territories) کی حکومتیں 2025 تک حاصل کیے جا سکنے والے درجہ وار نشان زدہ کاموں اور اہداف کی شناخت کرتے ہوئے اور ان کے پیش رفت کی باریکی سے جانچ اور نگرانی کرتے ہوئے بلا تاخیر ایک عمل درآمد کا منصوبہ تیار کریں گی۔

2.3۔ سب سے پہلے اساتذہ کی خالی جگہوں کو جلد از جلد مرحلہ وار طریقہ سے پُر کیا جائے گا۔ خاص طور پر محروم علاقوں اور ان علاقوں میں جہاں استاذ۔ طلبہ کا شرح تناسب زیادہ ہو یا جہاں خواندگی کی شرح کم ہو، وہاں مقامی استاذ یا مقامی زبان سے واقف اساتذہ کو بحال کرنے پر خاص طور پر توجہ دی جانی چاہئے۔ یہ یقینی بنایا جائے گا کہ ہر اسکول میں طلبہ-اساتذہ کا شرح تناسب (پی ٹی آر) 30:1 سے کم ہو اور معاشرتی و معاشی طور پر محروم بچوں کی اکثریت والے علاقوں کے اسکولوں میں طلبہ-اساتذہ کا شرح تناسب (پی ٹی آر) 25:1 سے کم ہو۔ کلاس کی سطح سے نیچے کے بچوں کو بنیادی خواندگی اور اعداد شماری سکھانے کے مقصد سے اساتذہ کو لگاتار پیشہ ورانہ ترقی (سی پی ڈی) کے ساتھ تربیت دی جائے گی، ان کی حوصلہ افزائی اور مدد کی جائے گی۔

2.4۔ نصاب میں بنیادی خواندگی اور اعداد شماری پر اضافی توجہ دی جائے گی، اور پورے ابتدائی اور مڈل اسکول کے نصاب کے دوران ایک مضبوط، مسلسل، تخلیقی اور مناسب تشخیصی نظام کے ساتھ خاص طور پر ہر بچے کے سیکھنے کی نگرانی کی جائے گی، اور عام طور پر پڑھنے، لکھنے، بولنے، گننے، حساب اور حسابی غور و فکر پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ طلبہ کی ان شعبوں میں حوصلہ افزائی کرنے کے لیے ان پر ہر دن اضافی توجہ دی جائے گی، اور سال بھر مختلف مواقع پر ان موضوعات سے متعلق سرگرمیوں کو نافذ کیا جائے گا۔ بنیادی خواندگی اور اعداد شماری پر نئے سرے سے زور دینے کے لیے اساتذہ کی تعلیم و تربیت اور ابتدائی درجات کے نصاب کو از سر نو ڈیزائین کیا جائے گا۔

2.5۔ موجودہ وقت میں ای سی سی ای کی سبھی تک رسائی نہیں ہونے کی وجہ سے بچوں کا ایک بڑا حصہ درجہ اول میں داخلہ پانے کے کچھ ہفتوں کے بعد ہی اپنے ہم درسوں سے پچھڑ جاتا ہے۔ اس لیے این سی ای آر ٹی اور ایس سی ای آر ٹی کے ذریعہ درجہ اول کے طلبہ کے لیے قلیل مدتی تین مہینے کا کھیل پر مبنی اسکول تیاری ماڈیول بنایا جائے گا، جس میں سرگرمیاں اور ورک بک ہوگی، جن میں حروف تہجی، آوازیں، الفاظ، رنگ، شکلیں اور اعداد وغیرہ کو شامل کیا جائے گا۔ اس ماڈیول پر عمل درآمد کرنے میں ہم درس ساتھیوں اور طلبہ کے سرپرستوں کو بھی شریک کیا جائیگا۔ اس سے یہ طے کرنے میں مدد ملے گی کہ ہر طالب علم اسکول کے لیے تیار رہے۔

2.6۔ دی ڈیجیٹل انفراسٹرکچر فار نالج شیئرنگ (دیکشا) پر بنیادی خواندگی اور اعداد شماری پر اعلیٰ ترین معیار والے وسائل کا ایک قومی ذخیرہ دستیاب کرایا جائے گا، تکنیکی دخل کو اساتذہ کے لیے ایک مدد کی شکل میں پہلے تجرباتی شکل میں کیا جائے گا، پھر اسے نافذ کر دیا جائے گا، اس میں استاد اور طالب علم کے درمیان زبان سے متعلق رکاوٹوں کو بھی دور کرنے کے طریقے شامل ہیں۔

2.7۔ موجودہ وقت میں بڑے پیمانے پر بچے نہیں سیکھ رہے ہیں، یہ ایک بڑا بحران ہے، سبھی کے لیے خواندگی اور اعداد شماری حاصل کرنے کے لیے اس اہم مشن میں اساتذہ کا تعاون کرنے کے لیے سبھی عمومی طریقوں کا پتہ لگایا جائے گا۔ دنیا بھر کے مطالعہ و ریسرچ سے پتہ چلتا ہے کہ جب ہم جماعت طلبہ ایک دوسرے سے سیکھتے سکھاتے ہیں وہ کافی موثر ہوتا ہے۔ اس طرح تربیت یافتہ اساتذہ کی نگرانی میں اور حفاظتی

پہلوؤں کا مناسب خیال رکھ کر سبھی طلبہ کے لیے جوڑی کی شکل میں ٹیوشن کو رضا کارانہ اور خوش کن سرگرمی کے طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مقامی اور غیر مقامی دونوں طرح کے تربیت رضا کاروں کے لیےاس بڑے پیمانے کی مہم میں حصہ لینا بہت آسان بنایا جائے گا۔ اگر کسی طبقہ کا ہر خواندہ فرد کسی ایک طالب علم کو پڑھانے کا عزم کر لے، تو اس سے ملک کا منظرنامہ جلد ہی بدل جائیگا اور اس مشن کی سب سے زیادہ حوصلہ افزائی اور تائید کی جائے گی۔ ریاستیں اس طرح کے تعلیمی بحران کے دوران بنیادی خواندگی اور اعداد شماری کے علم کو بڑھاوا دینے کی غرض سے اس فوری قومی مشن میں پیئر ٹیوٹرنگ اور رضا کاروں کو بڑھاوا دینے کے لیے جدید ماڈل تیار کرنے پر غور کر سکتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اساتذہ کا تعاون کرنے کے لیے دیگر پروگرام بھی شروع کر سکتی ہیں۔

2.8۔ سبھی ہندوستانی اور مقامی زبانوں میں دلچسپ اور حوصلہ افزا ادب اطفال اور سبھی سطح کے طلبہ کے لیے اسکول اور مقامی کتب خانوں میں بڑی تعداد میں کتابیں مہیا کرائی جائیں گی، جس کے لیے ضرورت کے مطابق اعلیٰ ترین معیار کے ترجمے (بقدر ضرورت تکنیکی مدد سے) بھی کروائے جائیں گے۔ ملک بھر میں پڑھائی کے کلچر کی تعمیر کے لیے عوامی اور اسکول کے کتب خانوں کو وسعت دی جائے گی۔ ڈیجیٹل لائبریری بھی قائم کی جائے گی۔ گاؤں میں ااسکول لاائبریری کے قیام سے سماج کو بھی فائدہ ہوگا جو اسکول کے اوقات کے بعد اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ بک کلب کے ممبران ان اسکولی/عوامی لائبریریوں میں مل سکتے ہیں، جس سے پڑھائی کے کلچر کی حوصلہ فزائی ہوگی۔ ایک قومی فروغ کتب پالیسی (National Book Promotion Policy) مرتب کی جائے گی، اور سبھی جگہوں، زبانوں، سطحوں، اور انواع میں کتابوں کی دستیابی، رسائی، معیار اور قارئین کی خدمت کو یقینی بنانے کے لئے وسیع پیمانے پر اقدامات کیے جائیں گے۔

2.9۔ جب بچے نقص تغذیہ کا شکار یا بیمار ہوتے ہیں تو وہ بہتر طریقہ سے سیکھنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں، اس لیے بچوں کی غذا اور صحت (بشمول نفسیاتی صحت) پر توجہ دی جائیگی۔ صحت مند غذا اور اچھی طرح سے تربیت یافتہ سماجی کارکنوں، کاؤنسلر اور اسکولی نظام تعلیم میں برادریوں کی حصہ داری کے ساتھ ساتھ نظام تعلیم کے علاوہ مختلف پائیدار طریقوں کے ذریعہ سے کام کیا جائے گا۔ سبھی اسکولوں کے بچے اسکولوں کے ذریعہ منعقد صحت کی باقاعدہ جانچ میں حصہ لیں گے اور اس کے لیے بچوں کو ہیلتھ کارڈ جاری کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ کئی طرح کے سروے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صبح کے متناسب ناشتے کے بعد کے کچھ گھنٹوں میں سارے مشکل موضوعات کا مطالعہ زیادہ اثر دار ہوتا ہے۔ اس کارگر اور اثر دار وقت کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اگر صبح اور دوپہر میں بچوں کو بالترتیب مناسب ناشتہ اور دوپہر کا کھانا دیا جائے۔ جہاں پکے ہوئے گرم کھانے کا نظم کرنا ممکن نہیں ہوگا، وہاں سادہ لیکن صحت مند متبادل، جیسے گڑ کے ساتھ مونگ پھلی/گڑ ملا ہوا چنا/یا مقامی طور پر دستیاب پھل مہیا کرایا جا سکتا ہے۔ سبھی اسکولی بچوں کی خاص طور پر 100% ٹیکہ کاری کے لیے اسکولوں میں باقاعدہ طبی جانچ کرائی جائے گی اور اس کی نگرانی کے لیے ہیلتھ کارڈ جاری کیے جائیں گے۔

3۔ ڈراپ آؤٹ بچوں کی تعداد کم کرنا اور سبھی سطحوں پر تعلیم کی عالمگیر رسائی کو یقینی بنانا:

3.1۔ اسکولی نظام تعلیم کے ابتدائی اہداف میں ہمیں یہ یقین دہانی کرانی ہے کہ بچوں کا اسکول میں داخلہ ہو اور انہیں باقاعدہ پابندی کے ساتھ اسکول بھیجا جائے۔ سروشکچھا ابھیان (جواب سمگر شکچھا ابھیان ہو گیا ہے) اور لازمی حق تعلیم قانون (Right to Education Act) جیسے اقدامات کے ذریعہ سے ہندوستان نے حالیہ سالوں میں ابتدائی تعلیم میں تقریباً سبھی بچوں کا داخلہ کرانے کے معاملہ میں قابل ذکر ترقی حاصل کی ہے۔ حالانکہ بعد کے اعداد و شمار اسکولی نظام میں برقرار رہنے کے معاملہ میں کچھ سنگین مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ درجہ ششم سے درجہ ہشتم تک کا جی ای آر (گراس انرولمنٹ ریٹ) 90.9% ہے، جبکہ نویں - دسویں اور گیارہویں - بارہویں درجہ کا جی ای

آر بالترتیب 79.3% اور 56.5% ہے۔ یہ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ کس طرح درجہ پنجم اور خاص طور سے درجہ ہشتم کے بعد سے داخل شدہ طلبہ کی ایک بڑی تعداد نظام تعلیم سے باہر ہو جاتی ہے۔ 2018-2017 میں این ایس ایس او کے 75 ویں راؤنڈ ہاؤس ہولڈ سروے کے مطابق 6 سے 17 سال کی عمر کے اسکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد 3.22 کروڑ ہے۔ ان بچوں کو حتی الامکان نظام تعلیم میں دوبارہ جلد از جلد واپس لانا ملک کی اولین ترجیح ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی 2030 تک پری اسکول سے مڈل سطح تک ایک سو فیصد مجموعی اندراج کا تناسب حاصل کرنے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔ اور مستقبل میں طلبہ کے ڈراپ آؤٹ کی شرح بھی کم کرنی ہوگی۔ پری پرائمری سے بارہویں درجہ تک کی تعلیم پیشہ ورانہ تعلیم سمیت ملک کے سبھی بچوں تک مکمل طور پر پہونچانے اور ان کو تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لیے ایک مضبوط قومی جدوجہد کی جائے گی۔

3.2۔ مجموعی طور پر دو اقدام کیے جائیں گے، جس سے بچوں کی اسکولوں میں واپسی اور آگے کے بچوں کو ڈراپ آؤٹ ہونے سے روکا جا سکے؛ پہلا قدم موثر اور وافر بنیادی ڈھانچا عطا کرتا ہے، تاکہ سبھی بچوں کو اس کے ذریعہ سے پری پرائمری اسکول سے بارہویں درجہ تک سبھی سطحوں پر محفوظ اور پرکشش اسکولی تعلیم میسر ہو سکے۔ اس کے علاوہ ہر سطح پر باقاعدہ تربیت یافتہ اساتذہ مہیا کرانے کے ساتھ ساتھ خصوصی نگرانی کی جائے تاکہ یہ طے کیا جائے کہ کسی اسکول میں استحکام کی کمی نہ ہو، سرکاری اسکولوں کے اعتماد اور بھروسے کو پھر سے بحال کیا جائے گا اور یہ کام موجودہ اسکولوں کی توسیع اور ان کو اپ گریڈ کر کے، جہاں اسکول نہیں ہیں وہاں اضافی معیار والے اسکول بنا کر اور ہاسٹلوں تک خاص کر لڑکیوں کے ہاسٹل تک محفوظ اور عمومی رسائی دستیاب کر کے کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ سبھی بچوں کو اچھے اسکولوں میں جانے اور مناسب سطح تک پڑھنے کا موقع مل سکے۔ مہاجر مزدوروں کے بچوں اور مختلف حالات کی وجہ سے اسکول چھوڑنے والے بچوں کو مین اسٹریم تعلیم میں واپس لانے کے لیے سول سوسائٹی کی مدد سے متبادل اور جدید تعلیمی مراکز قائم کیے جائیں گے۔

3.3۔ دوسرا قدم یہ ہے کہ اسکولوں میں سبھی بچوں کی حصہ داری یقینی ہو، اس کے لیے بہت دھیان سے سبھی طلبہ کی نگرانی کرنی ہوگی، ساتھ ساتھ ان کے سیکھنے کی سطح پر بھی نظر رکھنی ہوگی، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ (الف) اسکول میں داخلہ لے رہے ہیں اور حاضر ہو رہے ہیں (ب) ڈراپ آؤٹ بچوں کے لوٹنے اور اگر وہ پیچھے رہ گئے ہیں تو انہیں دوبارہ مین اسٹریم سے جوڑنے کے لیے مناسب سہولتیں دستیاب ہیں۔ فاؤنڈیشل اسٹیج سے لے کر بارہویں درجہ تک کی اسکولی تعلیم کے ذریعہ 18 سال کی عمر تک کے سبھی بچوں کو مساوی معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے بنیادی سہولت دستیاب کرائی جائے گی۔ تربیت یافتہ اساتذہ اور ملازموں کی بحالی اسکول میں کی جائے گی، جس سے استاذ ہمیشہ طلبہ اور اس کے سرپرستوں کے ساتھ کام کر سکیں۔ اسکے ساتھ یہ بھی یقینی بنایا جا سکے کہ سبھی طلبہ اسکول آرہے ہیں اور سیکھ رہے ہیں، ریاستی اور ضلعی سطح پر معذور افراد کو با اختیار بنانے سے متعلق سول سوسائٹی تنظیم/ سماجی انصاف اور امپاورمنٹ ڈپارٹمنٹ کے تربیت یافتہ اور قابل سماجی کارکن/ ریاستی/سنٹرل اسٹیٹ (Union Terretories) کی حکومتوں کے ذریعہ اختیار کیے گئے مختلف جدید میکانزم سے اس ضروری کام کو کرنے میں اسکولوں کو جوڑا جا سکتا ہے۔

3.4۔ جب ایک بار اسکول کا انفراسٹرکچر قائم ہو جائے اور بچوں کی حصہ داری یقینی ہو جائے تو درجات کا معیار یقینی بنانے کے لیے کام کرنا ہوگا، اور طلبہ کو درجات سے جوڑے رکھنا ایک اہم کام ہوگا، تاکہ طلبہ (خاص طور پر لڑکیاں اور معاشی و معاشرتی طور پر محروم طبقات کے طلبہ) اور ان کے والدین اسکول میں حصہ داری کے تئیں اپنی دلچسپی نہ کھوئیں۔ اس کے لیے ایک مضبوط چینل اور مقامی زبان کے علم کے ساتھ ماہر اساتذہ کے لیے حوصلہ افزائی کے طریقہ کار کی ضرورت، جوان علاقوں میں تعینات کیے جائیں، جہاں ڈراپ آؤٹ کی شرح خاص طور پر

سب سے زیادہ ہے۔

3.5۔معاشرتی ومعاشی طور پر محروم طبقات (ایس ای ڈی جی) پر خصوصی زور دیتے ہوئے سبھی طلبہ کو سیکھنے میں مدد کرنے کے لیے اسکولی تعلیم کے دائرے کو وسعت دینا ہوگا، تاکہ رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے اندر سیکھنے کے مختلف راستے دستیاب ہوسکیں۔ ہندوستان کے ان نوجوانوں کے لیے جو کسی ادارہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (این آئی او ایس) اور ریاستوں کے اوپن اسکولوں کے ذریعہ پیش کردہ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (او ڈی ایل) پروگرام کی توسیع کی جائے گی اور اس کو مستحکم بنایا جائے گا۔ تاکہ ایسے نوجوانوں کی سیکھنے کی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ این آئی او ایس اپنے موجودہ پروگراموں کے علاوہ مندرجہ ذیل پروگراموں کو بھی پیش کریگا۔ اے، بی اور سی سطح کی تعلیم جو رسمی اسکولی نظام کے درجہ سوم، پنجم اور ہشتم کے برابر ہے، ثانوی تعلیمی پروگرام جو دسویں اور بارہویں درجہ کے برابر ہے، پیشہ ورانہ تعلیمی نظام/ پروگرام، تعلیم بالغان اور زندگی کو تقویت دینے والے پروگرام۔ این آئی او ایس کی طرز پر ریاستی حکومتوں کو ابھارا جائے گا کہ وہ اپنی اپنی ریاست میں پہلے سے قائم اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (ایس آئی او ایس) کو مضبوط کر کے مزید نئے اداروں کو قائم کریں اور مقامی زبان میں مذکورہ بالا پروگرام ان اداروں کے ذریعہ چلائیں۔

3.6۔دونوں طرح کے یعنی سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے لیے اسکولوں کے قیام کو آسان بنانے کے لیے ثقافتی، جغرافیائی اور معاشرتی ڈھانچوں کی بنیاد پر مقامی تنوع کی حوصلہ افزائی کرنے اور تعلیم کے متبادل ماڈل بنانے کی اجازت دینے کے لیے اسکولوں کی تعمیر سے متعلق ضابطوں کو ہلکا بنایا جائے گا۔ اس کا فوکس اِن پُٹ پر کم اور متوقع سیکھنے کے نتائج سے متعلق آؤٹ پُٹ کی صلاحیت پر زیادہ مرکوز ہوگا۔ اِن پُٹس سے متعلق ضابطے کچھ خاص علاقوں تک محدود ہوں گے جن کا ذکر آٹھویں باب میں کیا گیا ہے۔ اسکولوں کے لیے دوسرے ماڈل بھی چلائے جائیں گے، جن میں عوامی مخیّر حضرات کی شراکت داری شامل ہوگی۔

3.7۔بچوں کے سیکھنے کی صلاحیت میں بہتری لانے کے لیے سابق طلبہ اور جماعتوں کی جانب سے ہونے والی رضا کارانہ کوششوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ان کوششوں میں شامل ہیں؛ اسکولون میں ایک ایک بچے کے لیے ٹیوشن، خواندگی کی تعلیم اور دیگر تعاون کے لیے اضافی درجات قائم کرنا، اساتذہ کو تدریس کے معاملہ میں رہنمائی اور مدد فراہم کرنا، طلبہ کی کاروبار اور پیشے کے تعلق سے رہنمائی کرنا، تعلیم بالغاں کے مراکز میں خواندگی بالغان میں تعاون دینا وغیرہ۔ اس نظریہ سے اسکول کے سابق طلبہ اور مقامی گروہوں کے بزرگ شہریوں سے مناسب افراد کی شناخت کی جائے گی، اس مقصد کے حصول کے لیے پڑھے لکھے رضا کاروں، رٹائرڈ سائنسدانوں/ سرکاری یا نیم سرکاری ملازموں، سابق طلبہ اور دانشوروں کا ایک ڈیٹا بیس تیار کیا جائے گا۔

4۔ اسکولوں میں نصاب اور درس وتدریس؛ تعلیم کو جامع، مربوط و مکمل، خوشگوار اور دلچسپ ہونا چاہئے:

5+3+3+4 کے نئے ڈیزائن میں اسکول کے نصاب اور درس وتدریس کی تنظیم نو

4.1۔اسکولی تعلیم کے نصاب اور تعلیمی ڈھانچے کی تنظیم نو کی جائے گی، تاکہ 3-8، 8-11، 11-14 اور 14-18 سال کی عمر کے مختلف مراحل میں طلبہ کی نشو ونما کے الگ الگ احوال کے مطابق ان کی دلچسپیوں اور نشو ونما کی ضرورتوں پر پوری توجہ دی جاسکے۔ اس لیے اسکولی تعلیم کے لیے نصاب، تعلیمی ڈھانچے اور نصاب کا ڈیزائن 5+3+3+4 کے ڈیزائن پر ہوگا۔ جس کے تحت بالترتیب فاؤنڈیشن اسٹیج (دو حصوں میں یعنی آنگن واڑی/ پری اسکول کے تین سال+ پرائمری اسکول کے درجہ اول اور دوم میں دو سال تین سے آٹھ سال کی عمر کے بچوں سمیت)، پریپریٹری اسٹیج (درجہ سوم سے پنجم آٹھ سے گیارہ سال کی عمر کے بچوں سمیت)، مڈل اسکول اسٹیج (درجہ ششم سے ہشتم گیارہ سے چودہ سال کی

عمر کے بچوں سمیت) اور سیکنڈری اسٹیج (نویں درجے سے بارہویں درجہ تک دو فیز میں یعنی پہلے فیز میں نویں اور دسویں اور دوسرے فیز میں گیارہوں اور بارہویں؛ چودہ سے اٹھارہ سال کی عمر کے بچوں سمیت) شامل ہوں گے۔

4.2۔ فاؤنڈیشن اسٹیج میں پانچ سالہ لچک دار، کثیر سطحی، کھیل اور سرگرمیوں پر مبنی تعلیم، ای سی سی ای کا نصاب اور درس وتدریس شامل ہوگا جیسا کہ پیرا1.2 میں ذکر کیا گیا ہے۔ پریپریٹری اسٹیج تین سال کا ہوگا جو فاؤنڈیشن اسٹیج کی کھیل، جستجو اور سرگرمیوں پر مبنی طریقۂ تدریس سے آگے بڑھے گا، اور کچھ ہلکی پھلکی نصابی کتابوں پر مبنی درس وتدریس کو بھی شامل کیا جائے گا۔ اور اس طرح زیادہ رسمی لیکن تعاملی (انٹریکٹو) طریقہ تدریس کے ذریعہ تعلیم وتعلیم کی طرف قدم بڑھایا جائے گا۔ جس میں پڑھنا، لکھنا، بولنا، جسمانی تعلیم، آرٹ، زبان، سائنس اور ریاضی بھی شامل ہوں گے۔ مڈل اسٹیج میں بھی تین سال کی تعلیم ہوگی اور اس میں موضوع پر مہارت رکھنے والے اساتذہ کے ذریعہ ہر موضوع کی تلخیص و تشریح پر کام شروع ہوگا، جس کے لیے طلبہ کی مناسب تیاری پوری ہو چکی ہوگی۔ یہ کام سائنس، ریاضی، فنون، کھیل، سوشل سائنس، ہیومنٹیز اور پیشہ ورانہ موضوعات میں ہوں گے۔ ہر موضوع میں تجربات پر مبنی تدریس اور موضوع پر ماہر اساتذہ کے آجانے کے باوجود موضوعات کے درمیان باہمی تعلق دیکھنے پر ابھارا جائے گا۔ ہائی اسکول یا سیکنڈری اسٹیج میں چار سال کی کثیر موضوعاتی تعلیم شامل ہوگی، جو اس اسٹیج کے موضوع پر مبنی طریقہ تدریس پر مبنی ہوگی۔ لیکن یہ تدریسی نظام زیادہ گہرائی، زیادہ تنقیدی سوچ، زندگی کے مقاصد پر زیادہ توجہ اور طلبہ کے ذریعہ موضوعات کے انتخاب کے تئیں زیادہ لچک کے ساتھ ہوگا۔ خاص طور پر اگر کسی کی خواہش ہو تو دسویں درجہ کے بعد ووکیشنل یا کسی خصوصی اسکول میں گریڈ12-11 میں دوسرے کورس کے انتخاب کے متبادل طلبہ کے لیے لگاتار کھلے رہیں گے۔

4.3۔ مذکورہ بالا مراحل خاص طور پر نصابی اور تعلیمی اصولوں پر مبنی ہیں، جنہیں کچھ اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ بچوں کی علمی ترقی کے مطابق طلبہ کا سیکھنا ہو سکے، یہ مراحل قومی اور ریاستی نصاب تعلیم اور سیکھنے سکھانے کی حکمت عملیوں کی توسیع کی جانب رہنمائی کرنے میں مدد کریں گے، لیکن ان کا اثر جسمانی ساخت میں متوازی تبدیلیوں پر نہیں پڑے گا۔

طلبہ کی مکمل ترقی

4.4۔ تمام مراحل میں نصاب تعلیم اور تعلیمی اصولوں کی اصلاح کا کلیدی زور یہ ہوگا کہ نظام تعلیم کو رٹنے کے پرانے رواج سے ہٹا کر حقیقی فہم اور علم کی طرف لے جایا جائے۔ تعلیم کا مقصد صرف علمی سمجھ نہ ہو کر کردار کی تعمیر اور اکیسویں صدی کی اہم مہارت سے آراستہ کرنا ہے۔ حقیقت میں علم ایک پوشیدہ خزانہ ہے اور تعلیم فرد کی صلاحیت کے ساتھ اس کو حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے، نصاب اور طریقۂ تدریس کو ان اہداف کے حصول کے لیے دوبارہ تیار کیا جائے گا، ماقبل اسکول سے اعلیٰ ترین تعلیم تک ہر سطح پر انضمام کے لیے مختلف شعبوں میں خصوصی مہارت اور اقدار کی پہچان کرائی جائے گی، درس وتدریس کے عمل میں ان مہارتوں اور اقدار کو ضم کیا جا رہا ہے، یہ یقینی بنانے کے لیے نصابی ڈھانچہ اور نظام مواصلات تیار کیا جائے گا۔ این سی ای آر ٹی ان متوقع مہارتوں کی پہچان کرے گا، اور بچپن کی ابتدائی تعلیم اور اسکولی تعلیم کے لیے قومی نصابی ڈھانچے میں ان کو برتنے کے لیے میکانزم بنائے گا۔

ضروری سیکھنے اور تنقیدی سوچ کو بڑھانے کے لئے نصاب کے مواد کو کم کرنا:

4.5۔ نصاب کے مواد کو ہر موضوع میں کم کر کے اس کو بے حد بنیادی چیزوں پر مرکوز کیا جائے گا، تاکہ تنقیدی فکر اور جستجو، مباحثہ اور تجزیہ پر مبنی جامع تعلیم پر ضروری توجہ دی جا سکے۔ یہ نصابی مواد اب بنیادی تصورات، افکار، تجربات اور مسائل کے حل پر مرکوز ہونگے۔ تعلیم و تعلم کا کام اب زیادہ تعاملی طریقہ سے انجام دیا جائے گا، سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور درجات میں باقاعدہ طور پر زیادہ پرکشش، تخلیقی،

باہمی تعاون کے ساتھ اور تحقیقاتی سرگرمیاں ہوں گی، تاکہ گہرا اور زیادہ تجرباتی علم یقینی بنایا جاسکے۔

تجرباتی علم (آموزش)

4.6۔ سبھی مراحل میں تجربات پر مبنی تعلیم کو اپنایا جائے گا، جس میں دوسری چیزوں کے علاوہ خود سے سیکھنے اور ہر موضوع میں آرٹ اور کھیل کو ضم کیا جائے گا، اور کہانی پر مبنی طریقۂ تدریس کو ہر موضوع میں ایک معیاری طریقۂ تدریس کے طور پر دیکھا جائے گا۔ ساتھ ہی مختلف موضوعات کے درمیان ربط کی تلاش کرنے پر ابھارا جائے گا، موجودہ تعلیمی نتائج (لرننگ آؤٹ کم) اور متوقع تعلیمی نتائج کے درمیان کی خلیج کو پاٹنے کے لیے کچھ موضوعات میں درجہ وار تدریس کو تقابلی تدریس میں تبدیل کیا جائے گا۔ جہاں بھی مناسب ہوگا ان کا رخ قابلیت پر مبنی تعلیم و تدریس کی طرف موڑا جائے گا۔ تشخیص کے آلات (جن میں ''سیکھنے کی شکل میں''، ''سیکھنے کا'' اور ''سیکھنے کے لیے'' جیسی چیزوں کی تشخیص شامل ہے) کی دیے گئے درجہ کے ہر موضوع کے تعلیمی نتائج، صلاحیتوں اور رجحانوں کے ساتھ درجہ بندی کی جائے گی۔

4.7۔ فنون کا انضمام ایک کراس نصاب تعلیم ہے جس میں آرٹ اور ثقافت کے مختلف پہلوؤں اور شکلوں کو مضامین میں تصورات کو سیکھنے کی بنیاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تجربات پر مبنی تعلیم پر خاص زور دیے جانے کے تحت آرٹ انٹگریشن طرز تدریس کو کلاس روم کے کاموں میں مقام دیا جائے گا۔ جس سے نہ صرف کلاس زیادہ پرکشش بنے گی بلکہ ہندوستانی فنون اور ثقافت کو تعلیم میں داخل کرنے سے ہندوستانیت سے بھی بچوں کا تعارف ہو پائے گا۔ اس پیش رفت سے تعلیم اور ثقافت کے باہمی تعلقات کو بھی مضبوطی ملے گی۔

4.8۔ اسپورٹس انضمام (اسپورٹس انٹگریشن) ایک اور کراس نصاب تعلیم ہے، جس کے تحت مقامی کھیلوں سمیت مختلف جسمانی سرگرمیوں کا درس و تدریس کے عملی میں استعمال کیا جاسکتا ہے، تاکہ آپسی تعاون، خود سے پہل کرنا، خود ہدایت یافتہ ہو کر کام کرنا، خود کی ڈسپلن، ٹیم کے ساتھ کام کرنے کا جذبہ، ذمہ داری، شہریت وغیرہ جیسی مہارتوں کو بڑھانے میں مدد ہو سکے۔ کھیل انضمام تعلیم کلاس کے دوران ہوگی تاکہ طلبہ کو فٹنس (صحت مند رہنے) کو ایک دائمی نظریہ کے طور پر اپنانے اور فٹ انڈیا موومنٹ میں متصور فٹنس (صحت مندی) کے معیار کے ساتھ ساتھ متعلقہ مہارتوں کو حاصل کرنے میں مدد مل سکے۔ تعلیم میں کھیلوں کے انضمام کی ضرورت کو پہلے ہی پہچانا جاچکا ہے، کیوں کہ اس سے بچوں کے جسمانی و نفسیاتی بہبود کے ذریعہ سے ہمہ جہت ترقی ہو سکتی ہے اور علمی صلاحیتیں بھی بڑھتی ہیں۔

کورس کے انتخاب میں لچک کے ذریعہ طلبہ کو بااختیار بنانا:

4.9۔ طلبہ کو خاص طور پر ثانوی اسکولوں میں پڑھنے کے لیے زیادہ لچکدار اور موضوعات کے انتخاب کے متبادل دیے جائیں گے۔ ان میں جسمانی تعلیم، آرٹ اور دستکاری اور پروفیشنل موضوعات بھی شامل ہوں گے۔ تاکہ طلبہ تعلیم اور زندگی کی منصوبہ بندی کے اپنے راستے تیار کرنے کے لیے آزاد ہوسکیں۔ سال در سال ہمہ جہت ترقی اور موضوعات و نصاب کے تفصیلی انتخاب کا متبادل موجود ہونا ثانوی اسکولی تعلیم کا جدید خصوصی امتیاز ہوگا۔ نصاب، اضافی نصاب، یا معاون نصاب، آرٹ، ہیومنٹیز اور سائنس یا پروفیشنل یا اکیڈمک سیکشن جیسی کوئی درجہ بندی نہیں ہوگی، سائنس، ہیومنٹیز اور ریاضی کے علاوہ فزیکل ایجوکیشن، آرٹ اور دستکاری اور پروفیشنل مہارت جیسے موضوعات کو یہ خیال کرتے ہوئے کہ عمر کے ہر مرحلہ میں طلبہ کے لیے کیا پرکشش اور محفوظ ہے اور کیا نہیں ہے، اسکول کے پورے نصاب میں شامل کیا جائے گا۔

4.10۔ اسکولی تعلیم کے چار مرحلوں میں سے ہر ایک مختلف شعبوں میں جو ممکن ہے اس کے مطابق، ایک سیمسٹر یا دوسرے نظام کی طرف بڑھنے پر غور کرسکتا ہے، جو چھوٹے ماڈیول کو شامل کرنے کی اجازت دیتا ہے، یا ایسے کورس، جن میں اختیاری ایام میں تعلیم ہوتی ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ مضامین کی نمائش ہو اور زیادہ سے زیادہ لچک کو یقینی بنایا جاسکے۔ ریاستوں کو آرٹ، سائنس، ہیومنٹیز، زبان، کھیل اور پروفیشنل

مضامین سمیت بڑے درجات کے مضامین کی زیادہ سے زیادہ لچک اور دلچسپی کے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جدید طریقوں پر دھیان دینا چاہیے۔

کثیر اللسانی اور زبان کی طاقت:

4.11۔ یہ ظاہر ہے کہ چھوٹے بچے اپنے گھر کی زبان/ مادری زبان میں معنی خیز تصورات کو زیادہ تیزی سے سیکھتے ہیں، اور سمجھ لیتے ہیں، گھر کی زبان عام طور پر مادری زبان یا مقامی برادریوں کے ذریعہ بولی جانے والی زبان ہے، حالانکہ کئی بار کثیر اللسانی خاندانوں میں خاندان کے دیگر ارکان کے ذریعہ بولی جانے والی ایک گھریلو زبان ہوسکتی ہے، جو کبھی کبھی مادری زبان یا مقامی زبان سے الگ ہوسکتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کم سے کم درجہ پنجم تک لیکن بہتر یہ ہوگا کہ یہ درجہ ہشتم تک اور اس سے آگے تک بھی ہو، ذریعۂ تعلیم گھر کی زبان/ مادری زبان/ مقامی زبان/ علاقائی زبان ہوگی۔ اس کے بعد گھر کی زبان/ مقامی زبان کو جہاں بھی ممکن ہو زبان کے طور پر پڑھایا جاتا رہے گا، عوامی اور نجی دونوں طرح کے اسکول اس کی پابندی کریں گے۔ سائنس سمیت تمام مضامین میں اعلیٰ ترین معیار والی نصابی کتابوں کو گھریلو زبانوں/ مادری زبان میں دستیاب کرایا جائے گا۔ یہ یقینی بنانے کے لیے سبھی کوششیں جلد کی جائیں گی، کہ بچے کے ذریعہ بولی جانے والی زبان اور ذریعۂ تعلیم کے بیچ اگر کوئی فرق موجود ہو تو اسے دور کیا جا سکے، ایسے معاملوں میں جہاں گھر کی زبان میں درس وتدریس کا مواد دستیاب نہیں ہے، اساتذہ و طلبہ کے درمیان مکالمہ کی زبان بھی جہاں ممکن ہو، وہاں گھر کی زبان بنی رہے گی۔ اساتذہ کو ان طلبہ کے ساتھ جن کے گھر کی زبان/ مادری زبان ذریعۂ تعلیم سے الگ ہے، دولسانی درس وتدریس کا مواد سمیت دولسانی نقطۂ نظر کا استعمال کرنے کے لیے ابھارا جائے گا۔ سبھی زبانوں کو سبھی طلبہ کو اعلیٰ ترین معیار کے ساتھ پڑھایا جائے گا۔ ایک زبان کو اچھی طرح سکھانے اور سیکھنے کے لیے اسے ذریعۂ تعلیم ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

4.12۔ جیسا کہ تحقیق سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بچے دو سے آٹھ سال کی عمر کے درمیان بہت جلد زبان سیکھتے ہیں اور کثیر اللسانی سے اس عمر کے طلبہ کو بہت زیادہ علمی فائدہ ہوتا ہے۔ فاؤنڈیشنل اسٹیج کی شروعات اور اس کے بعد سے ہی بچوں کے سامنے مختلف زبانوں کو (لیکن مادری زبان پر خصوصی زور دینے کے ساتھ) پیش کیا جائے گا، سبھی زبانوں کو ایک تفریح کن اور مکالماتی طریقہ سے پڑھایا جائے گا، جس میں بہت ساری مکالماتی بات چیت ہوگی اور شروعاتی سالوں میں پڑھنے اور بعد میں مادری زبان میں لکھنے کے ساتھ درجہ سوم اور آگے کے درجات میں دیگر زبانوں میں پڑھنے اور لکھنے کے لیے مہارت بڑھائی جائیگی۔ مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کی جانب سے ملک بھر کی سبھی علاقائی زبانوں اور خاص کر آئین کے آٹھویں شیڈول میں مذکور سبھی زبانوں میں بڑی تعداد میں زبان کے اساتذہ میں سرمایہ کاری کی ایک بڑی کوشش ہوگی۔ ریاستیں خاص طور ہندوستان کے مختلف علاقوں کی ریاستیں اپنی اپنی ریاستوں میں سہ لسانی فارمولے کو اپنانے کے لیے اور ساتھ ہی ملک بھر میں ہندوستانی زبانوں کے پڑھانے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے بڑی تعداد میں اساتذہ کو بحال کرنے کے لیے آپس میں باہمی سمجھوتے کر سکتے ہیں۔ مختلف زبانوں کو سیکھنے کے لیے اور زبان کی تعلیم کو مقبول بنانے کے لیے تکنیک کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا جائے گا۔

4.13۔ آئینی شقوں، عوام، علاقوں اور یونین کی امنگوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے ساتھ کثیر لسانی کو فروغ دینے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے سہ لسانی فارمولے پر عمل درآمد جاری رہے گا۔ حالانکہ تین زبانوں کے اس فارمولے میں کافی لچک رکھی جائیگی، اور کسی بھی ریاست پر کوئی زبان تھوپی نہیں جائے گی، بچوں کے ذریعہ سیکھی جانے والی تین زبانوں کا انتخاب ریاستوں، علاقوں اور یقینی طور پر

طلبہ کے خود کے اختیار میں ہوگا۔جس میں سے کم سے کم تین میں دو زبانیں ہندوستانی زبانیں ہوں،خاص طور پر جو طلبہ تین سے ایک یا ایک سے زیادہ زبانوں کو بدلنا چاہتے ہیں وہ ایسا درجہ ششم یا ہفتم میں کر سکتے ہیں،لیکن ایسا کرنے کے لیے انہیں تین زبانوں میں سے،کم از کم ایک ہندوستانی زبان کو ادب کی سطح پر پڑھنا ہوگا اور ثانوی درجات کے آخر تک بنیادی مہارت حاصل کر کے دکھانا ہوگا۔

4.14۔اس تعلق سے اعلیٰ ترین معیار والی سائنس ریاضی میں دولسانی نصابی کتابوں اور درسی مواد کو تیار کرنے کی سبھی کوششیں کی جائیں گی، تاکہ طلبہ دونوں مضامین پر سوچنے اور بولنے کے لیے اپنے گھر کی زبان/ مادری زبان اور انگریزی دونوں میں اہل ہو سکیں۔

4.15۔جیسا کہ دنیا بھر کے کئی ترقی یافتہ ممالک میں یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ اپنی زبان،ثقافت اور روایات میں تعلیم یافتہ ہونے میں وہاں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔بلکہ حقیقت میں تعلیمی،سماجی اور تکنیکی ترقی کے لیے اس کا بڑا فائدہ ہی ہوتا ہے۔ہندوستان کی زبانیں دنیا کی خوشحال ترین، انتہائی سائنسی،انتہائی خوبصورت اور سب سے زیادہ اظہار کن زبانوں میں شامل ہیں،جن میں قدیم اور جدید ادب (نظم ونثر دونوں) کے عظیم ذخائر موجود ہیں،ان زبانوں میں لکھی گئی فلمیں،موسیقی اور ادب ہندوستان کی قومی شناخت اور ورثہ ہیں۔ثقافتی افزودگی کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی کے نظریہ سے،تمام نوجوان ہندوستانیوں کو اپنے ملک کی زبانوں کے بھرپور اور وسیع ذخیرے،اور ان کے ادبی خزانوں سے واقف ہونا چاہئے۔

4.16۔اس طرح ملک میں ہر طالب علم پڑھائی کے دوران ''دی لینگویج آف انڈیا'' پر ایک مزیدار پروجیکٹ/ سرگرمی میں حصہ لے گا۔مثال کے طور پر درجہ 8-6 میں ''ایک بھارت شریسٹھ بھارت'' پہل؛اس پروجیکٹ/ سرگرمی میں طلبہ زیادہ تر اہم ہندوستانی زبانوں کے قابل ذکر اتحاد کے بارے میں جانیں گے،جس کے تحت ان کے عام صوتی اور سائنسی لحاظ سے ترتیب شدہ حروف تہجی،رسم الخط،ان کے عام نحوی وصرفی ڈھانچے،سنسکرت اور دوسری کلاسیکی زبانوں سے ان کے الفاظ کے ذرائع اور اصلیت کو ڈھونڈھنے سے لے کر ان زبانوں کے بھرپور اندرونی اثر اور فرق کو سمجھانا شامل ہے۔وہ یہ بھی جانیں گے کہ کون سے جغرافیائی علاقہ میں کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں،آدیباسی زبانوں کی فطرت اور اس کی ساخت کو سمجھیں گے اور ہندوستان کی ہر اہم زبان میں کچھ سطریں اور ہر زبان کے خوشحال اور ابھرتے ہوئے ادب کے بارے میں کچھ کہنا سیکھیں گے (ضروری ترجمے کے ذریعہ) اس طرح کی سرگرمی سے انہیں ہندوستان کے اتحاد اور خوبصورت ثقافتی وراثت اور تنوع کا احساس ہوگا اور اپنی پوری زندگی وہ ہندوستان کے دوسرے حصوں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور گھلنے ملنے آرام محسوس کریں گے۔یہ پروجیکٹ/ سرگرمی ایک دلچسپ اور خوش کن سرگرمی ہوگی اور اس میں کسی بھی شکل میں تشخیص کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

4.17۔ہندوستان کی کلاسیکل زبانوں اور ادب کی اہمیت،مطابقت اور خوبصورتی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔سنسکرت آئین کے آٹھویں شیڈول میں مذکور ایک اہم جدید زبان ہوتے ہوئے بھی اس کا کلاسیکی ادب اتنا وسیع ہے کہ سارے لیٹن اور گریک ادب کو بھی اگر ملا کر اس کا تقابل کیا جائے تب بھی وہ اس کی برابری نہیں کر سکتے۔سنسکرت ادب میں ریاضی،فلسفہ،گرامر،موسیقی،سیاست،طب،فن تعمیر، میٹالرجی (فن دھات کاری)،ڈرامہ،نظم،کہانی اور بہت کچھ (جنہیں سنسکرت نظام علم کہا جاتا ہے) کے وسیع خزانے ہیں۔ان سب کو مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ساتھ لا مذہب لوگوں اور ہر شعبۂ زندگی،معاشرتی ومعاشی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ہزاروں سالوں میں لکھا ہے۔اس طرح سنسکرت کو سہ لسانی نظام کے مین اسٹریم آپشن (اہم ترین متبادل) کے ساتھ اسکول اور اعلیٰ تعلیم کے سبھی سطحوں پر طلبہ کے لیے ایک اہم،بھرپور متبادل کی شکل میں پیش کیا جائے گا۔یہ ان طریقوں سے پڑھایا جائے گا جو دلچسپ اور اثر انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ جدید تقاضوں کے ہم آہنگ ہیں۔جس میں سنسکرت نظام علم کا استعمال شامل ہے،اور خاص طور پر آواز اور تلفظ کے ذریعہ سے۔

فاؤنڈیشنل اور مڈل اسکول سطح پر سنسکرت کی نصابی کتابوں کو سنسکرت کے ذریعہ پڑھانے (ایس ٹی ایس) اور اسکے مطالعہ کو لطف انگیز بنانے کے لیے آسان معیاری سنسکرت (ایس ایس ایس یعنی Simple Standard Sanskrit) میں لکھا جاسکتا ہے۔

4.18۔ ہندوستان میں کلاسیکی تمل، تیلگو، کنڑ، ملیالم اور اوڑیا سمیت دیگر کلاسیکی زبانوں میں ایک بہت ہی بھرپور ادب موجود ہے، ان کلاسیکی زبانوں کے علاوہ، پالی، فارسی اور پراکرت زبانوں اور ان کے ادب کو بھی ان کی ترقی کے لیے اور آنے والی نسلوں کی خوشحالی اور ترقی کے لیے محفوظ کیا جانا چاہئے۔ جیسے ہی ہندوستان پوری طرح سے ترقی یافتہ ملک بنے گا، اگلی نسل ہندوستان کے وسیع اور خوبصورت کلاسیکی ادب کے مطالعہ میں حصہ لینا اور انسان کی شکل میں خوشحال بننا چاہے گی۔ سنسکرت کے علاوہ ہندوستان کی دیگر کلاسیکی زبانیں اور ادب، جن میں تمل، تیلگو، کنڑ، ملیالم، اوڑیا، پالی، فارسی اور پراکرت زبانیں شامل ہیں، اسکولوں میں بھی طلبہ کے لیے متبادل کی شکل میں ممکنہ طور پر آن لائن ماڈیول کے طور پر تجرباتی اور جدید طریق کار کے ذریعہ وسیع پیمانے پر دستیاب ہوں گی، تاکہ ان زبانوں اور ان کے ادب کا زندہ و پائندہ رہنا یقینی بنایا جاسکے۔ سبھی ہندوستانی زبانوں کے لیے جو بھرپور زبانی و تحریری ادب، ثقافتی روایات اور علم کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں، اسی طرح کی کوششیں کی جائیں گی۔

4.19۔ ملک کے بچوں کے فروغ کے لیے ان خوشحال زبانوں اور ان کے فنی خزانوں کی حفاظت کے لیے عوامی یا نجی سبھی اسکولوں میں سبھی طلبہ کے پاس، ہندوستان کی کلاسیکی زبانوں اور ان سے متعلق ادب کو کم سے کم دوسال سیکھنے کا متبادل موجود ہوگا۔ اثر انگیز اور جدید طریق کار، جن میں ٹیکنالوجی کا انضمام بھی شامل ہوگا کے ذریعہ سے درجہ 6 سے 12 تک طلبہ انہیں سیکھ پائیں گے۔ مڈل سے سکینڈری سطح تک اور یہاں تک کہ اس کے آگے بھی ان کا مطالعہ کرتے رہنے کا متبادل ان کے پاس موجود ہوگا۔

4.20۔ ہندوستانی زبانوں اور انگریزی میں اعلیٰ ترین معیار والے کورس کے علاوہ غیر ملکی زبانیں جیسے کوریائی، جاپانی، تھائی، فرنچ، جرمن، اسپینش، پرتگالی اور روسی بھی ثانوی سطح پر وسیع پیمانے پر مطالعہ کے لیے دستیاب کرائی جائیں گی، تاکہ طلبہ عالمی ثقافتوں کے بارے میں جانیں اور اپنی دلچسپیوں اور خواہشات کے مطابق اپنی عالمی معلومات کو اور دنیا بھر میں گھومنے پھرنے کو آسانی سے بڑھاسکیں۔

4.21۔ سبھی زبانوں کی تعلیم میں جدید اور تجرباتی طریقوں سے اضافہ کیا جائے گا، مثال کے طور پر تعلیم کو آسان کیا جائے گا اور ایپس کے ذریعہ زبان کے ثقافتی پہلوؤں؛ مثلاً فلم تھیئٹر، کہانی سنانے، نظم اور موسیقی کو جوڑتے ہوئے، مختلف متعلقہ مضامین کے ساتھ اور حقیقی زندگی کے تجربات کے ساتھ تعلقات کو ظاہر کرتے ہوئے انہیں سکھایا جائے گا۔ اس طرح زبانوں کی تعلیم بھی تجرباتی اور اثر انگیز نظام تعلیم پر مبنی ہوگی۔

4.22۔ ہندوستانی اشاراتی زبان (Indian sign language) کو پورے ملک میں معیاری بنایا جائے گا اور قومی و ریاستی نصابی مواد تیار کیا جائے گا، جو سننے سے معذور طلبہ کے ذریعہ استعمال کی جائے گی، جہاں بھی ممکن اور متعلق ہو وہاں مقامی اشارتی زبانوں کا احترام کیا جائیگا اور انہیں سکھایا جائے گا۔

ضروری مضامین، مہارتوں اور صلاحیتوں کا نصابی انضمام:

4.23۔ حالانکہ طلبہ کو اپنے انفرادی نصاب کو منتخب کرنے میں بڑی تعداد میں لچکدار متبادل ملنے چاہئیں۔ لیکن آج کی تیزی سے بدلتی دنیا میں سبھی طلبہ کو ایک اچھا، کامیاب، تجربہ کار، اختراعی، موافقت پذیر اور مفید انسان بننے کے لیے کچھ مضامین، مہارتوں اور صلاحیتوں کو سیکھنا بھی ضروری ہے۔ زبانوں میں مہارت کے علاوہ ان مہارتوں میں سائنسی مزاج، ثبوت و دلائل پر مبنی سوچ، تخلیقی اور اختراعی صلاحیت، جمالیات اور فن کا احساس، زبانی اور تحریری قوت اظہار اور مواصلات، صحت اور تغذیہ، جسمانی تعلیم، فٹنس اور کھیل، تعاون اور ٹیم ورک، مسائل کو حل

کرنے کی قابلیت، منطق فکر، پیشہ ورانہ نمائش اور مہارت، ڈیجیٹل خواندگی، کوڈنگ اور کمپیوٹیشنل سوچ، اخلاقیات اور اخلاقی استدلال، انسانی اور آئینی اقدار کا علم اور مشق، صنفی حساسیت، بنیادی فرائض، شہری مہارت اور اقدار، ہندوستان کا علم، ماحولیات کے تعلق سے بیداری؛ جس میں پانی اور وسائل کا تحفظ، صفائی وحفظان صحت وغیرہ شامل ہیں، نیز موجودہ حالات ومعاملات، مقامی معاشروں، ریاستوں، ملک اور دنیا کو درپیش اہم امور کا علم شامل ہے۔

4.24۔ متعلقہ مراحل میں مصنوعی ذہانت، ڈیزائن سوچ، ہالسٹک ہیلتھ، نامیاتی رہن سہن، ماحولیاتی تعلیم، عالمی شہریت کی تعلیم (جی سی ای ڈی) جیسے عصری مضامین کے آغاز سمیت سبھی سطحوں پر طلبہ میں ان مختلف اہم مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے مکمل تدریسی ونصابی اقدامات کیے جائیں گے۔

4.25۔ یہ مانا جاتا ہے کہ حساب اور حسابی سوچ ہندوستان کو مستقبل اور کئی پیش آئند شعبوں اور کاروبار میں ہندوستان کے قائدانہ کردار کے لیے بہت اہم ہوگی، ان ابھرتے ہوئے شعبوں میں مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ اور ڈیٹا سائنس شامل ہیں۔ اس طرح حساب اور کمپیوٹیشنل سوچ کو مختلف طرح کے جدید طریقوں کے ذریعہ سے فاؤنڈیشنل سطح سے شروع کر کے اسکول کی پوری مدت کے دوران مختلف طریقوں، جن میں پہیلیوں اور گیم کا باقاعدہ استعمال شامل ہے، جو حسابی سوچ کو زیادہ پرکشش اور خوشگوار بناتے ہیں کے ذریعہ سے سکھانے پر زور دیا جائیگا، مڈل اسکول سطح پر کوڈنگ سے متعلق سرگرمیاں شروع کی جائیں گی۔

4.26۔ ہر طالب علم درجہ ششم سے ہشتم کے دوران ریاستوں اور مقامی گروہوں کے ذریعہ طے کیے گئے اور مقامی پیشہ ورانہ ضرورت کے مطابق پیشہ ورانہ دست کاری سے متعلق ایک دلچسپ کورس کرے گا، مثلاً بڑھئی کا کام، بجلی کا کام، دھات کاری، باغبانی، مٹی کے برتن بنانا وغیرہ، اس سے اسے اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کا تجربہ حاصل ہوگا۔ درجہ ششم سے ہشتم کے لیے ایک مشق پر مبنی نصاب (این سی ایف ایس ای 2021-2020) کو تیار کرتے ہوئے این سی آر ٹی کے ذریعہ مناسب طور پر ڈیزائن کیا جائے گا۔ درجہ 6 سے 8 میں پڑھنے کے دوران سبھی طلبہ ایک دس دن کے بیگ لیس پیریڈ میں حصہ لیں گے جب وہ مقامی پیشہ ور ماہروں، جیسے بڑھئی، مالی، کمہار، فن کار وغیرہ کے ساتھ ٹرینی کے طور پر کام کریں گے۔ اسی طرز پر درجہ 6 سے 12 تک چھٹیوں کے دوران بھی مختلف پیشہ ورانہ مضامین کو سمجھنے کے مواقع دیے جا سکتے ہیں۔ آن لائن بھی پیشہ ورانہ کورس دستیاب کرائے جا سکتے ہیں، سال بھر میں ایسے بیگ لیس دنوں کو مختلف طرح کے خوشحال بنانے والے فن، کوئز، کھیل اور پیشہ ورانہ دستکاری کے سیکھنے کے لیے کام میں لایا جائے گا۔ بچوں کو تاریخی، ثقافتی اور سیاحتی اہمیت کے مقامات/ یادگاروں کا دورہ کرنے، مقامی فن کاروں اور دستکاروں سے ملنے اور اپنے گاؤں/تحصیل/ضلع/صوبہ میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کا دورہ کرنے کے ذریعہ سے اسکول کے باہر کی سرگرمیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مواقع دیے جائیں گے۔

4.27۔ ''ہندوستان کے علم'' میں جدید ہندوستان اور اس کی کامیابیوں اور چیلنجز کے ساتھ قدیم بھارت کا علم اور اس کی شراکت داری شامل ہوگی اور تعلیم، صحت، ماحولیات وغیرہ کے تعلق سے ہندوستان کے مستقبل کی توقعات کا واضح جذبہ شامل ہوگا۔ ان عناصر کو پورے اسکولی نصاب میں جہاں بھی مطابقت ہو وہاں سائنسی طریقہ سے اور بالکل ٹھیک طور پر شامل کیا جائے گا، خاص طور پر ہندستانی نظام تعلیم کا آدیواسی علوم اور سیکھنے کے دیسی اور روایتی طریقوں سمیت احاطہ کیا جائے گا اور حساب، فلکیات، فلسفہ، یوگا، فن تعمیر، طب، زراعت، انجینئرنگ، لسانیات، ادب، کھیل کے ساتھ ساتھ، حکمرانی، سیاست، نظام حکومت، تحفظ وغیرہ مضامین کو شامل کیا جائے گا۔ قبائلی نسلی دواؤں کے طریقوں، جنگلات کے انتظام، روایتی (نامیاتی) فصلوں کی کاشت، قدرتی کاشتکاری وغیرہ میں مخصوص کورسز بھی مہیا کیے جائیں گے۔ ہندوستانی نظام

تعلیم پر ایک پر کشش نصاب بھی ایک متبادل کے طور پر سکینڈری اسکولوں میں طلبہ کے لیے دستیاب ہوگا۔تفریحی اور دیسی کھیلوں کے ذریعہ اسکولوں میں مختلف عنوانات اور مضامین سیکھنے کے لئے مقابلہ جات منعقد ہو سکتے ہیں۔پورے اسکولی نصاب کے دوران سائنس اور دوسرے شعبوں میں قدیم اور جدید ہندوستان کے با اثر شخصیات کی زندگی پر ویڈیو ڈاکومنٹری دکھائی جائے گی،طلبہ کو ثقافتی تبادلے کے پروگراموں کے تحت مختلف ریاستوں کا دورہ کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

4.28۔طلبہ کو کم عمر میں ہی ''صحیح کام کو کرنے'' کی اہمیت کو سکھایا جائے گا۔اور اخلاقی فیصلہ کرنے کے لیے ایک منطقی ڈھانچہ فراہم کیا جائیگا۔بعد کے سالوں میں ان معاملوں کو مختلف تفہیم جیسے، دھوکا دھڑی،تشدد، ادبی چوری، گندگی پھیلانا، رواداری، مساوات، ہمدردی وغیرہ جیسے افعال واعمال کی مدد سے وسعت دی جائے گی،جس میں بچوں کو اپنی زندگی کو منظم بنانے میں اخلاقی اقدار کو اپنانے کا اہل بنانے،،کئی نظریات سے ایک اخلاقی معاملے کے بارے میں دلائل تیار کرنے اور فیصلہ لینے اور سبھی کاموں میں اخلاقی رویوں کو اپنانے کے قابل بنانے پر زور دیا جائے گا۔اس طرح ترقی یافتہ اخلاقی افکار کے ذریعہ روایاتی ہندوستانی اقدار اور سبھی بنیادی انسانی آئینی اقدار (جیسے خدمت،عدم تشدد، صفائی، سچائی، بے لوث کام، امن، قربانی، رواداری، تنوع، اجتماعیت، اخلاقی سلوک، جنسی حساسیت، بزرگوں کا احترام، سبھی لوگوں اور ان کی ذاتی صلاحیتوں کا احترام، ماحولیات کا احترام، تعاون، حسن سلوک، صبر وتحمل، معاف کرنا، ہمدردی، رحم، حب الوطنی، جمہوری انداز فکر، سلمیت، ذمہ داری، انصاف، آزادی، مساوات اور دوستی) کو طلبہ میں پیدا کیا جاسکے گا،بچوں کو پنچ تنتر (سنسکرت میں لکھی ایک قدیم کہانیوں کی کتاب) کی بنیادی کہانیاں، جاتک (مہاتما بدھ کی زندگی سے متعلق کہانیوں کی کتاب)، ہتوپدیش (پندونصائح پر مشتمل ایک قدیم سنسکرت زبان میں لکھی ہوئی کتاب) اور دیگر مزیدار روایتی کہانیوں اور ہندوستانی روایات سے متاثر کہانیوں کو پڑھنے اور سیکھنے کا موقع ملے گا اور عالمی ادب پر ان کے اثرات کے بارے میں بھی وہ جانیں گے، ہندوستانی آئین کے اقتباسات بھی سبھی طلبہ کے لیے پڑھنا لازمی ہوگا۔صحت کی بنیادی تربیت، جس میں صحت میں رکاوٹ ڈالنے والی چیزوں، ذہنی صحت، اچھی صحت مند غذا، ذاتی اور عوامی صفائی، حادثات کا رد عمل اور ابتدائی علاج ومعالجہ شامل ہیں، کے ساتھ ساتھ شراب، تمباکو، اور دوسری نشہ آور اشیاء کے نقصاندہ اور منفی اثرات کی سائنسی وضاحت کو بھی نصاب میں شامل کیا جائے گا۔

4.29۔بنیادی سطح سے شروع کر کے باقی سبھی سطحوں تک نصاب اور تدریسی اصول کو ہندوستانی اور مقامی سیاق وسباق کے ساتھ مضبوطی سے جوڑنے کے لئے دوبارہ ڈیزائن کیا جائے گا۔اس کے تحت ثقافت، روایات، وراثت، رسوم ورواج، زبان، فلسفہ، جغرافیہ، قدیم اور جدید علوم، معاشرتی اور سائنسی ضرورتیں، خواندگی کے دیسی اور روایتی طریقے وغیرہ سبھی شعبے شامل ہوں گے، جس سے تعلیم ممکنہ طور پر ہمارے طلبہ کے لیے زیادہ بھروسے مند، مطابقت پذیر، دلچسپ اور اثر دار بنے۔کہانیوں، فنون، کھیلوں، مثالوں اور مسائل وغیرہ کا انتخاب جہاں تک ممکن ہوگا ہندوستانی اور مقامی جغرافیائی حوالوں کی بنیاد پر کیا جائے گا۔تعلیم کو اس طرح کی بنیاد فراہم ہونے پر یقیناً تجریدی افکار، نئے خیالات ونظریات اور تخلیقی صلاحیتوں کو نکھرنے اور پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا۔

اسکولی تعلیم کے لیے قومی تعلیمی نصاب کا فریم ورک (NCFSE)

4.30۔این سی ای آر ٹی کے ذریعہ اسکولی تعلیم کے لیے ایک نئے اور جامع قومی نصاب فریم ورک؛ این سی ایف ایس ای 2020-21 کی تشکیل کا کام نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے ضابطوں، آئیندہ کی نصابی ضرورتوں کی بنیاد پر شروع کیا جائے گا۔یہ نصاب ریاستی حکومتوں، وزارتوں، مرکزی حکومت سے متعلق شعبوں اور دیگر ماہرین سمیت سبھی متعلقہ شعبہ جات واشخاص کے ساتھ مشورہ کر کے تیار کیا جائے گا اور

اسے سبھی مقامی زبانوں میں دستیاب کرایا جائے گا۔اس کے بعد این سی ایف ایس ای دستاویز کا ہر 10-5 سالوں میں ضروری نصاب کو مدنظر رکھتے ہوئے جائزہ لیا جائے گا اور اس کی تجدید کی جائے گی۔

مقامی مواد اور ذائقہ والی قومی درسی کتابیں

4.31۔اسکولی کتابوں کے بوجھ میں کمی، بڑھی ہوئی لچک اور رٹ کر سیکھنے کے بجائے تخلیقی طریقے سے سیکھنے پر نئے سرے سے زور کے ساتھ ساتھ اسکول کی درسی کتابوں میں بھی تبدیلی ہونی چاہئے۔سبھی درسی کتابوں میں قومی سطح پر اہم مانے جانے والے لازمی بنیادی مواد (مذاکرہ، تجزیہ، مثال اور تجربہ کے ساتھ) کو شامل کرنا ہوگا۔لیکن اس کے ساتھ ہی مقامی سیاق وسباق اور ضرورتوں کے مطابق مطلوبہ باریکیوں اور اضافی مواد کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ممکن ہے کہ اساتذہ کے پاس بھی طے شدہ درسی کتابوں میں متعدد متبادل موجود ہوں گے۔ان کے پاس اب ایسی درسی کتابوں کے کئی سیٹ ہوں گے، جسمیں مطلوبہ قومی اور مقامی مواد شامل ہوں گے۔ان کے ذریعہ وہ ایسے طریقے سے پڑھا سکیں گے جو ان کے اپنے طریقۂ تدریس اور ان کے طلبہ اور مقامی آبادیوں کی ضرورت کے مطابق ہو۔

4.32۔طلبہ اور تعلیمی نظام پر درسی کتابوں کی قیمتوں کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے اس طرح کے معیار والی درسی کتابوں کو کم سے کم ممکنہ لاگت/طباعت کی لاگت پر مہیا کرایا جائے گا۔یہ ہدف ایس سی ای آر ٹی کے ساتھ مل کر این سی ای آر ٹی کے ذریعہ تیار کردہ اعلی معیار کی درسی کتاب کا مواد استعمال کر کے پورا کیا جا سکتا ہے۔مزید درسی مواد کے لیے عوامی اہل خیر حضرات کے اشتراک اور کراؤڈ سورسنگ (عوامی چندہ) کے ذریعہ فنڈ فراہم کیا جائے گا، جس کا استعمال کر کے ماہرین کو ایسی اعلیٰ ترین معیار والی درسی کتابوں کو لاگت کی قیمت پر لکھنے کی ترغیب دی جا سکے گی۔ریاست اپنا خود کا نصاب (جو جہاں تک ممکن ہو این سی ای آر ٹی کے ذریعہ تیار کردہ این سی ایف ایس ای پر مبنی ہو سکتے ہیں) تیار کریں گے، جس میں مقامی ذائقے اور مواد کو ضرورت کے مطابق شامل کیا جا سکے گا۔ایسا کرتے وقت یہ دھیان میں رکھنا چاہئے کہ این سی ای آر ٹی کے نصاب کو قومی طور پر منظور شدہ معیار کے حیثیت دی جائے گی۔سبھی مقامی زبانوں میں ایسی درسی کتابوں کی دستیابی اولین ترجیح ہوگی، تاکہ سبھی طلبہ کو اعلیٰ ترین معیاری تعلیم حاصل ہو سکے۔اسکولوں میں درسی کتابوں کی وقت پر دستیابی یقینی بنانے کے لیے سبھی کوششیں کی جائیں گی۔ماحولیات کے تحفظ اور انتظامی بوجھ کو کم کرنے کے مقصد سے سبھی ریاستوں/یونین ٹیریٹریز اور این سی ای آر ٹی کے ذریعہ سبھی نصابی کتابوں کو ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ کرنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

4.33۔نصاب اور تدریسی اصول میں مناسب ترمیم کے ذریعہ اسکول بیگ اور درسی کتابوں کے بوجھ کو مناسب طور پر کم کرنے کے لیے این سی ای آر ٹی، ایس سی ای آر ٹی، اسکولوں اور اساتذہ کے ذریعہ مضبوط اقدامات کیے جائیں گے۔

طلبہ کی نشوونما کے لیے جائزہ (امتحان) میں بنیادی تبدیلی

4.34۔ ہمارے اسکولی تعلیمی نظام کی ثقافت میں جائزہ (امتحان) لینے کے مقصد کو ساعی؛ جو بنیادی طور پر رٹ کر یاد کرنے کی مہارت کو ہی جانچتا ہے سے ہٹا کر باقاعدہ تخلیقی اور تشکیلی جائزے کی طرف لے جانا ہوگا، جو زیادہ مہارت پر مبنی ہے اور ہمارے طلبہ میں خواندگی اور ترقی میں اضافہ کرتا ہے، اور ان کی اعلیٰ ترین صلاحیتوں جیسے کہ تجزیہ، منطقی غور وفکر اور تصوراتی وضاحت کو جانچتا ہے۔جائزہ کا بنیادی مقصد حقیقت میں سیکھنے کے لیے ہوگا۔یہ اساتذہ اور طلبہ اور پورے اسکولی تعلیمی نظام میں مدد کرے گا۔سبھی طلبہ کی خواندگی اور نشوونما کا جائزہ لینے کے لیے تعلیم و اور خواندگی کے عمل کو لگاتار ترمیم کرنے میں مدد کرے گا۔یہ تعلیم کی ہر سطح پر تشخیص کا بنیادی اصول ہوگا۔

4.35۔مجوزہ قومی تشخیصی مرکز، این سی ای آر ٹی اور ایس سی ای آر ٹی کی نگرانی میں ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ذریعہ اسکول پر

مبنی تشخیص کی بنیاد پر تیار ہونے والے اور سرپرستوں کو دیے جانے والے تمام طلبہ کے پروگریس کارڈ کو نئی شکل دی جائے گی۔ یہ پروگریس کارڈ (پیش رفت کارڈ) ایک جامع، 360 ڈگری کثیر جہتی رپورٹ ہوگی، جس میں ہر طالب علم کے علم، نفسیات، اثر انگیزی میں ہونے والی ترقی کا باریکی سے لیے گئے جائزے کا تفصیلی ذکر طالب علم کی انفرادی خصوصیات سمیت کیا جائے گا۔ اس میں خود کا محاسبہ، ساتھیوں کا محاسبہ، پروجیکٹ ورک، اور جستجو پر مبنی مطالعہ میں کارکردگی، کوئز رول پلے، اجتماعی کام، پورٹ فولیو وغیرہ اساتذہ کی تشخیص سمیت شامل ہوگا۔ یہ جامع پروگریس کارڈ (پیش رفت کارڈ) گھر اور اسکول کے بیچ ایک اہم کڑی بنے گا اور یہ والدین اور اساتذہ کی میٹنگوں کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی جامع تعلیم اور ترقی میں والدین کو فعال طریقہ پر شامل کرنے کے لیے ہوگا۔ اس پروگریس کارڈ کے ذریعہ اساتذہ اور بچوں کے والدین کو بچے کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہوگی، جس سے کلاس میں اور کلاس کے باہر طالب علم کی مدد کی جاسکے گی، طلبہ کے ذریعہ اے آئی پر مبنی سافٹ ویر کو ڈیولپ کرنا اور اس کا استعمال، ماں باپ، طالب علموں اور اساتذہ کے لیے خواندگی کے اعداد وشمار اور اثر دار سوال نامے کی بنیاد پر ان کے اسکول کے سالوں کے دوران ان کی ترقی کا جائزہ لینے میں مدد کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے، تاکہ طلبہ کو ان کی اہلیت اور دلچسپی کے شعبوں اور توجہ دینے کے لائق ضروری شعبوں کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کی جاسکے، جس سے انہیں اپنی مرضی کے مطابق کیرئر کا انتخاب کرنے میں مدد مل سکے۔

4.36۔ بورڈ امتحان اور داخلہ امتحان سمیت سکینڈری اسکول امتحانوں کی موجودہ شکل وصورت اور اس کے نتیجے میں آج کا کوچنگ کلچر خاص طور پر سکینڈری اسکول کی سطح پر بہت نقصان دہ ہے۔ اس کی وجہ سے طلبہ اپنا قیمتی وقت حقیقی علم کے بجائے امتحانوں کی تیاری اور امتحان کے لیے زیادہ سے زیادہ کوچنگ کرنے میں خرچ کر رہے ہیں۔ یہ امتحانات طلبہ کو انتخاب کے متبادل میں ایک لچک، جو کہ مستقبل کی شخص پر مبنی تعلیمی نظام میں بہت اہم ہے، دینے کے بجائے انہیں خاص اسٹریم میں بے حد تنگ دائرے میں ہی تیاری کرنے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔

4.37۔ جب کہ گریڈ 10 اور 12 کے لیے بورڈ امتحانات جاری رہیں گے۔ کوچنگ کلاس کے لزوم کو ختم کرنے کے لیے بورڈ اور داخلہ امتحانات کے موجودہ نظام میں اصلاح کی جائیگی، موجودہ تشخیصی نظام کے ان نقصاندہ اثرات کو دور کرنے کے لیے بورڈ امتحانات کو جامع ترقی کی ترغیب دینے کے لیے پھر سے ڈیزائن کیا جائے گا۔ طلبہ اپنے ذاتی مفاد کی بنیاد پر ان مضامین میں سے کوئی مضمون چُن سکتے ہیں جن میں وہ بورڈ امتحان دیتے ہیں، بورڈ امتحانوں کو بھی آسان بنایا جائے گا۔ اس معنی میں کہ وہ کوچنگ اور رٹنے کے بجائے بنیادی طور پر صلاحیتوں اور اہلیتوں کا ہی جائزہ لیں گے۔ کوئی بھی طالب علم جو اسکول کی کلاس میں جاتا ہے، اور اپنی طرف سے ایک بنیادی کوشش کرتا ہے، وہ آسانی سے بغیر کسی اضافی کوشش کے متعلقہ مضمون میں بورڈ امتحان کو پاس کر سکے گا اور اچھا مظاہرہ کر سکے گا۔ بورڈ امتحانوں کے اعلیٰ درجے کے جوکھم والے پہلو کو ختم کرنے کے لیے بھی سبھی طلبہ کو کسی بھی اسکولی سال کے دوران دو بار بورڈ امتحان دینے کی اجازت دی جائے گی، ایک بنیادی امتحان اور اگر چاہے تو ایک بہتری کے لیے۔

4.38۔ زیادہ لچک دار، طلبہ کے لیے انتخاب کے متبادل اور اعلی ترین دو کوششوں والے جائزے جو بنیادی طور پر بنیادی صلاحیتوں کی ہی جانچ کرتے ہیں؛ سبھی بورڈ امتحانوں کے لیے فوری اہم اصلاح کی شکل میں دیکھے جانے چاہئیں۔ اسی بیچ بورڈ اپنے بورڈ امتحانوں کے لیے دیگر مناسب ماڈل بھی تیار کر سکتے ہیں، تاکہ کوچنگ کلچر اور امتحانوں کے دباؤ کو کم کیا جاسکے۔ ایسے کچھ امکانات میں یہ چیزیں شامل ہوسکتی ہیں؛ سالانہ/سیمسٹر وائز/ ماڈیولر بورڈ امتحانوں کا ایک نظام بنایا جاسکتا ہے۔ جس سے کافی کم مواد سے ہی ہر ٹیسٹ لیا جائے اور اسکول میں متعلقہ کورس کے فوراً بعد اسے لیا جائے تاکہ سکینڈری اسکول کی سطح پر امتحان کا دباؤ بہتر طریقہ پر تقسیم ہو جائے، کم دباؤ ہو اور ہر امتحان میں بہت کچھ

داؤ پر نہ لگا ہو۔ حساب سے شروع کر کے سبھی مضامین اور متعلقہ جائزہ دو سطح پر فراہم کرائے جا سکتے ہیں، ایک کلاس کی سطح پر اور ایک کچھ بلند تر سطح پر؛ اور کچھ مضامین میں بورڈ امتحان کو دو حصوں میں تیار کیا جا سکتا ہے، ایک حصہ میں ایک سے زیادہ جواب والے آبجیکٹو ٹائپ سوالات ہوں گے اور دوسرے حصے میں تفصیلی جواب والے سوالات ہوں گے۔

4.39۔ مندرجہ بالا سبھی چیزوں کے متعلق این سی ای آر ٹی کے ذریعہ سبھی اہم شراکت داروں مثلاً ایس سی ای آر ٹی، بورڈ آف اسیسمنٹ (بی او اے)، مجوزہ جدید قومی تشخیصی مرکز (این اے سی ایس ای) وغیرہ اور اساتذہ کے ساتھ صلاح مشورہ کے ذریعہ گائڈ لائن تیار کیا جائے گا۔ تاکہ 2022-23 تعلیمی سال تک این سی ایف 2020-21 کے مروجہ تشخیصی نظام کو پوری طرح بدلا جا سکے۔

4.40۔ سبھی اسکولی سالوں کے دوران نہ کہ صرف گریڈ 10 اور 12 کے آخر میں، ترقی کا جائزہ لینے کے لیے سبھی طلبہ، ان کے سرپرستوں، اساتذہ، پرنسپلوں کے فائدہ کے لیے اور اسکولوں اور پورے اسکولی نظام میں تعلیم و تعلم کے عمل میں اصلاح کے مقصد سے سبھی طلبہ کو ایک مناسب اتھارٹی کے ذریعہ چلائے جا رہے گریڈ 3، گریڈ 5 اور گریڈ 8 میں اسکول کا امتحان دینا ہوگا۔ یہ امتحانات رٹ کر یاد کرنے کے بجائے قومی اور مقامی نصاب سے بنیادی تصورات اور علم کے جائزے کے ساتھ، اعلیٰ نظم وضبط کی مہارت اور حقیقی زندگی کے حالات میں علم کے اطلاق کے ساتھ، بنیادی یادداشت کے حصول کی جانچ پڑتال کریں گے۔ خاص کر گریڈ 3 کے امتحان بنیادی خواندگی، اعداد شماری کا علم اور دیگر بنیادی مہارتوں کا جائزہ لیں گے۔ اسکول کے امتحانوں کے نتائج کا استعمال صرف اسکولی تعلیمی نظام کو ترقی دینے کے مقصد کے لیے کیا جائے گا۔ مثلاً اسکول اپنے سبھی طلبہ کے نتائج کو (طلبہ کا نام لیے بغیر) عام کریں گے، ساتھ ہی اسکولی نظام کی مکمل نگرانی اور اصلاح کے لیے ان نتائج کو استعمال کیا جائے گا۔

4.41۔ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (ایم ایچ آر ڈی) کے تحت پرکھ (PARAKH) (کارکردگی کا اندازہ، جائزہ، اور ہمہ جہت ترقی کے علم کا تجزیہ) Performance Assessment, Review, and Analysis of Knowledge for Holistic Development کے نام سے ایک قومی تشخیصی مرکز قائم کرنے کی تجویز ہے، جو ہندوستان کے سبھی منظور شدہ اسکول بورڈوں کے لیے طلبہ کے جائزے اور تشخیص کا معیار اور گائڈ لائن بنانے سے متعلق کچھ بنیادی مقاصد کو پورا کرے گا۔ ساتھ ہی ساتھ یہ اسٹیٹ اچیومنٹ سروے (ایس اے ایس) کی رہنمائی اور نیشنل اچیومنٹ سروے (این اے ایس) کا نظم و انتظام بھی کرے گا۔ اس کے علاوہ ملک میں خواندگی کے نتائج کی نگرانی کرنا، اس پالیسی کے اعلان کردہ مقاصد کے مطابق اکیسویں صدی کی مہارت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی سمت میں اپنے تشخیصی نمونے کو بدلنے کے لیے اسکول بورڈوں کی مدد کرنا بھی ان کا مقصد ہوگا۔ یہ مرکز نئے تشخیصی نمونے اور جدید ترین تحقیقات کے بارے میں اسکول بورڈوں کو مشورہ بھی دے گا، اسکول بورڈوں کے درمیان تعاون کو بڑھاوا دے گا اور سبھی اسکول بورڈوں کے درمیان اعلیٰ ترین پریکٹس کے اشتراک اور طلبہ کے درمیان تعلیمی معیار کے مساوات کو یقینی بنانے کے لیے سبھی اسکول بورڈوں کے لیے ایک وسیلہ بنے گا۔

4.42۔ یونیورسٹی داخلہ امتحان کے لیے مساوی اصول ہوں گے، قومی جانچ ایجنسی (این ٹی اے) اعلیٰ ترین معیار والے مشترکہ اہلیتی ٹیسٹ، ساتھ ہی سائنس، ہیومنٹیز، زبان، آرٹ، اور پروفیشنل موضوعات میں ہر سال کم سے کم دو بار خصوصی مشترکہ مضمون کا امتحان لینے کا کام کریگی۔ ان امتحانوں میں تصوراتی افہام و تفہیم اور معلومات کو منطبق کرنے کی صلاحیت کی جانچ کی جائے گی، اور ان امتحانوں کے لیے کوچنگ لینے کی ضرورت کو ختم کرنے پر زور رہے گا۔ طلبہ ان مضامین کا انتخاب کر پائیں گے جن میں وہ امتحان دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں، اور ہر یونیورسٹی ہر طالب علم کے انفرادی مضمون کا قلمدان دیکھ سکے گی اور طلبہ کی دلچسپی اور صلاحیتوں کے مطابق انہیں اپنے پروگراموں میں داخلہ دے سکے گی۔

این ٹی اے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں انڈر گریجوئیٹ اور گریجوئیٹ میں داخلے اور فیلوشپ کے لیے داخلہ امتحانات کے انعقاد کے لیے ایک اعلی، ماہر، خودمختار ٹیسٹنگ تنظیم کے طور پر کام کرے گا۔این ٹی اے ٹیسٹنگ خدمات کے اعلیٰ معیار، حد اور لچک کے باعث بیشتر یونیورسٹیاں ان مشترکہ داخلہ امتحانات کو استعمال کرسکتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ سیکڑوں یونیورسٹیاں اپنا اپنا علاحدہ داخلہ امتحان تیار کریں۔اس کی وجہ سے یونیورسٹیوں، کالجوں اور پورے تعلیمی نظام پر بوجھ کو کافی کم کیا جا سکے گا۔یہ فیصلہ یونیورسٹیوں اور کالجوں پر چھوڑ دیا جائے گا کہ کیا وہ اپنے یہاں داخلہ کے لیے این ٹی اے داخلہ امتحانات کو اپنائیں یا نہیں۔

خصوصی صلاحیتوں والے اور ذہین طلبہ کی مدد:

4.43۔ ہر طالب علم میں کچھ پیدائشی صلاحیتیں ہوتی ہیں، جنہیں تلاش کیا جانا چاہئے، ان کی نشو ونما کرنی چاہئے، انہیں بڑھاوا دینا چاہئے، اور انہیں پروان چڑھانا چاہئے۔ یہ صلاحیتیں الگ الگ دلچسپیوں، تجویزوں اور اہلیتوں کی شکل میں خود کو ظاہر کرسکتی ہیں۔ جو طالب علم کسی دیے گئے دائرہ میں کاص دلچسپی اور قابلیتوں کو دکھاتے ہیں، انہیں اس دائرہ کے رسمی اسکولی نصاب سے پرے بھی مطالعہ کرنے کی ترغیب دینی چاہئے۔ اساتذہ کی تعلیم کے عمل میں طلبہ کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کی شناخت اور ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے طریقے شامل ہوں گے۔این سی ای آر ٹی اور این سی ٹی باصلاحیت بچوں کی تعلیم کے لیے گائڈ لائن تیار کریں گے۔بی ایڈ پروگراموں میں بھی ہونہار بچوں کی تعلیم میں مہارت(specialization in the education of gifted children.)حاصل کی جا سکے گی۔

4.44۔اساتذہ کا مقصد طلبہ کو اضافی فروغ کا مواد، رہنمائی اور ترغیب دے کر کلاس میں ان کے ذاتی مفاد/ صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگا۔موضوع پر مرکوز اور پروجیکٹ پر مبنی کلب اور سرکل، اسکول کمپلیکس، ضلعوں اور اس سے آگے کی سطح پر زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی اور تعاون کیا جائے گا۔سائنس سرکل(سائنس کا حلقہ)، میتھ سرکل(حساب کا حلقہ)، میوزک پرفارمنس سرکل(موسیقی کا حلقہ)، چیس سرکل(شطرنج کا حلقہ)، پوئٹری سرکل(شعر و شاعری کا حلقہ)، لینگویج سرکل(زبان کا حلقہ)، ڈراما سرکل(ڈراما کا حلقہ)، ڈبیٹ سرکل(مناظرہ کا حلقہ)،اسپورٹس سرکل(کھیل کا حلقہ)، ایکو کلب(ماحول دوست کلب)، حفظان صحت وفلاح کا حلقہ، یوگا کلب وغیرہ اس طرح کی کچھ مثالیں ہیں، اسی طرز پر مختلف مضامین میں سیکنڈری اسکول کے بچوں کے لیے اعلیٰ معیار والے قومی رہائشی موسم گرما کے پروگراموں کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔جن میں پورے ملک میں بہت اچھے طلبہ اور اساتذہ خاص طور پر معاشرتی ومعاشی طور پر محروم طبقات کے طلبہ اور اساتذہ کو راغب کرنے کے لیے مکمل طور پر میرٹ(قابلیت) کی بنیاد پر لیکن مساوی داخلہ کی کارروائی ہوگی۔

4.45۔ پورے ملک میں مختلف مضامین میں اولمپیاڈ اور مقابلوں کا انعقاد کیا جائے گا، جن میں اسکول سے لے کر مقامی اور قومی سطح پر ضروری ہم آہنگی اور پیش رفت کے ساتھ یہ یقینی بنایا جائے گا کہ سبھی طلبہ ہر سطح پر جس میں وہ اہل ثابت ہوئے ہوئے ہیں حصہ لے سکیں۔وسیع پیانے پر حصہ داری کو یقینی بنانے کے لیے دیہی علاقوں اور علاقائی زبانوں میں اولمپیاڈ فراہم کرانے کی کوشش کی جائے گی، عوامی اور نجی یونیورسٹیوں کو، جن میں آئی آئی ٹی اور این آئی ٹی جیسے اہم ادارے شامل ہیں ملکی اور بین الاقوامی اولمپیاڈ کے نتائج اور دیگر متعلقہ قومی پروگراموں کے نتائج کا استعمال داخلہ سے متعلق معیارات کے جز کی شکل میں ان کے انڈر گریجوئیٹ پروگراموں میں داخلہ کے لیے کیا جائے گا۔

4.46۔ایک بار جب انٹرنیٹ سے جڑے اسمارٹ فون یا ٹیبلیٹ سبھی گھروں اور اسکولوں میں دستیاب ہوں گے، تو کوئز، مقابلوں، جائزوں، افزودگی کے مواد والے آن لائن ایپس اور مشترکہ مفاد کے لیے آن لائن گروپ تیار کیے جائیں گے، اور یہ مذکورہ بالا تمام اقدامات کو بڑھانے کے لیے کام کریں گے۔ جیسے ماں باپ اور اساتذہ کی مناسب نگرانی میں طلبہ کے لیے اجتماعی سرگرمیاں، اسکول مرحلہ وار طریقے سے اسمارٹ

کلاسز تیار کریں گے تاکہ ڈجیٹل درس وتدریس کا استعمال ہو سکے اور اس کے ذریعہ وسائل اور تعاون کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے عمل کو تقویت دی جا سکے۔

5۔استاذ

5.1۔استاذ حقیقت میں بچوں کے مستقبل کی تشکیل کرتے ہیں۔اس لیے ہمارے ملک کے مستقبل کی بھی تعمیر کرتے ہیں،ان کے اس نیک کردار کی وجہ سے ہی ہندوستان میں اساتذہ سماج کے سب سے محترم ارکان تھے،اور صرف سب سے اچھے اور صاحب علم لوگ ہی استاذ بنتے تھے۔طلبہ کو مطلوبہ علم وفن،مہارت اور اخلاقی اقدار عطا کرنے کے لیے سماج اساتذہ یا گروؤں کو ان کی ضرورت کی سبھی چیزیں فراہم کرتا تھا۔اساتذہ کی تعلیم،بھرتی،تعیناتی،خدمات کی شرائط،اور اساتذہ کو بااختیار بنانے کا معیار جیسا ہونا چاہیئے ویسا نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں اساتذہ کا معیار اور حوصلہ مطلوبہ معیار تک نہیں پہونچ پاتا ہے۔اساتذہ کے لیے اعلی درجہ اور ان کے تئیں احترام اور عزت کے جذبے کو دوبارہ زندہ کرنا ہوگا،تاکہ تدریس کے پیشے میں بہتر لوگوں کو شامل کرنے کے لیے ان کو ترغیب دی جا سکے۔اس لیے اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور ان کو بااختیار بنانا ضروری ہے تاکہ اپنے بچوں اور اپنی قوم کے بہترین مستقبل کو یقینی بنا سکیں۔

بحالی اور تقرری

5.1۔ہونہار طلبہ ہی خاص کر دیہی علاقوں سے تدریس کے پیشے میں داخل ہو پائیں،اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک معیاری چار سالہ انٹگریٹیڈ بی ایڈ پروگرام میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بڑی تعداد میں میرٹ (قابلیت) پر مبنی اسکالرشپ پورے ملک میں قائم کی جائے گی۔دیہی علاقوں میں کچھ خصوصی میرٹ پر مبنی اسکالرشپ کو قائم کیا جائے گا۔جس کے تحت چار سالہ بی ایڈ ڈگری کامیابی کے ساتھ پورا کرنے کے بعد مقامی علاقوں میں یقینی روزگار بھی شامل ہوگا۔اس طرح کا اسکالرشپ طلبہ (خاص کر طالبات) کے لیے مقامی نوکریوں کے مواقع فراہم کرے گا،جس سے یہ طلبہ وطالبات مقامی علاقہ کے رول ماڈل کے طور پر اور اعلیٰ صلاحیت کے حامل ایسے استاذ کے طور پر خدمت کر سکیں گے جو مقامی زبان بولتے ہوں۔ماہر اساتذہ کو دیہی علاقوں میں تدریسی کام کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔خاص کر ایسے علاقوں میں جو حال میں سب سے زیادہ اساتذہ کی کمی کا سامنا کر رہے ہیں،اور جہاں ماہر اساتذہ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔دیہی اسکولوں میں درس و تدریس کے لیے حوصلہ افزائی کے طور پر اسکول کے احاطہ میں یا اس کے آس پاس رہائش کا انتظام کیا جائے گا یا دیہی علاقوں میں مقامی رہائش اختیار کرنے میں مدد کے طور پر رہائشی الاؤنس میں اضافہ کیا جائے گا۔

5.3۔اساتذہ اور سماج کے درمیان تعلقات قائم ہو اور وہ اپنے سماج سے جڑا رہے،جس سے طلبہ کو رول ماڈل اور تعلیمی ماحول مل سکے،اس کو یقینی بنانے کے لیے اساتذہ کے بہت زیادہ ٹرانسفر کے نقصاندہ عمل پر روک لگائی جائے گی،ریاست/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کے ذریعہ متعینہ طریقے سے ٹرانسفر بہت ہی ناگزیر حالات میں کیے جائیں گے،اس کے علاوہ شفافیت بنائے رکھنے کے لیے ٹرانسفر کے لیے ایک آن لائن سافٹ ویر پر مبنی نظام بنایا جائے گا۔

5.4۔اساتذہ کے اہلیتی امتحان (ٹی ای ٹی) کو تقویت دی جائے گی،تاکہ مواد اور تعلیمی درسگاہ کے لحاظ سے بہتر جانچ پڑتال کے مواد کو فروغ دیا جا سکے، ٹی ای ٹی میں بھی توسیع کی جائے گی تاکہ اسکولی تعلیم کے ہر سطح (بنیادی،ابتدائی،مڈل اور سکینڈری) کے اساتذہ کا احاطہ کیا جا سکے۔ہر مضمون کے استاذ کی بحالی کے عمل میں متعلقہ مضمون میں ٹی ای ٹی یا این ٹی اے امتحان میں حاصل شدہ نمبرات کو بھی شامل کیا جائیگا۔تدریس کے تئیں جوش اور جذبہ کو جانچنے کے لیے انٹرویو یا کلاس میں پڑھانے کا مظاہرہ،اسکول یا اسکول کے احاطہ میں اساتذہ کی

بحالی کے عمل کا لازمی جزو ہوگا۔ اس طرح کے انٹرویو کا استعمال مقامی زبان میں درس دینے کی اہلیت اور مہارت کا جائزہ لینے کے لیے کیا جائے گا۔ جس سے ہر اسکول/ اسکول کے احاطہ میں کم سے کم کچھ اساتذہ ایسے ہوں جو مقامی زبان اور طلبہ کی مروجہ گھریلو زبانوں میں ان کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔ نجی اسکولوں کے اساتذہ کی اہلیت کا جائزہ بھی اسی طرح مساوی طریقہ پر ٹی ای ٹی، کلاس میں پڑھانے کا مظاہرہ/ انٹرویو اور مقامی زبان کے علم کے ذریعہ لیا جائے گا۔

5.5۔ ہر مضمون میں اساتذہ کی مناسب تعداد یقینی بنانے کے لیے خاص طور پر آرٹ، جسمانی تعلیم، پروفیشنل تعلیم اور زبانوں کی تعلیم جیسے مضامین کے اساتذہ کو ایک اسکول یا اسکول کمپلیکس میں بحال کیا جا سکتا ہے؛ اسکولوں میں اساتذہ کی حصہ داری کو ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاروں کے ذریعہ اختیار کی گئی گروپنگ آف اسکول کے مطابق طے کیا جا سکتا ہے۔

5.6۔ اسکولوں/ اسکول کمپلیکس میں مختلف مضامین جیسے روایتی مقامی فنون، پیشہ وارانہ دستکاری، کاروباری صلاحیت، زراعت یا کسی دوسرے مضمون میں جہاں مقامی امتیاز مہارت موجود ہے طلبہ کو فائدہ پہنچانے اور مقامی علم اور پیشوں کو محفوظ رکھنے اور فروغ دینے میں مدد کرنے کے لیے مشہور و معروف مقامی افراد یا ماہرین کو خصوصی تربیت دینے والے کے طور پر رکھا جائے گا۔

5.7۔ اگلی دو دہائیوں میں امید ہے کہ مضمون واساتذہ کی خالی جگہوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک تکنیک پر مبنی جامع ضرورت اساتذہ منصوبہ بنانے اور پیش آئیند ضرورتوں کے اندازہ کا کام ہر صوبے کے ذریعہ انجام دیا جائے جائے گا۔ بحالی اور تقرری میں مذکورہ بالا سبھی جدید اقدامات کو موقع اور ضرورت کے مطابق بڑھایا جائے گا، جس کا مقصد مندرجہ ذیل کیریر مینجمنٹ اور مناسب مراعات کے ساتھ سبھی خالی جگہوں کو مقامی اساتذہ سمیت باصلاحیت اساتذہ کے ذریعہ پُر کرنا ہوگا۔ اساتذہ کے تعلیمی پروگرام اور پیش کش بھی اس طرح کی آسامیوں کے مطابق ہو جائیں گے۔

مدت کار کے دوران کام کرنے کا سازگار ماحول اور کلچر

5.8۔ اسکولوں کے کام کرنے کے ماحول اور کلچر میں بنیادی تبدیلی لانے کا ابتدائی ہدف اساتذہ کی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ حد تک بڑھانا ہوگا تاکہ وہ اپنا کام مؤثر طریقہ پر کر سکیں اور وہ اساتذہ، طلبہ، طلبہ کے سرپرستوں، پرنسپلوں اور دوسرے معاون ملازموں کے ایک مشترک گروپ کا حصہ بن سکیں۔ جن کا ایک مشترکہ ہدف یہ یقینی بنانا ہوگا کہ سبھی بچے سیکھ رہے ہیں۔

5.9۔ اس سمت میں پہلی ضرورت اسکولوں میں مناسب اور خوشگوار خدمات کے حالات کو یقینی بنانا ہوگی۔ بیت الخلاء، پینے کا صاف پانی، سیکھنے کے لیے صاف اور پر کشش مقامات، بجلی، کمپیوٹنگ ڈیوائسز، انٹرنیٹ، لائبریری، کھیلوں اور تفریح کے وسائل سمیت مناسب اور محفوظ بنیادی ڈھانچے کو تمام اسکولوں کو مہیا کرنا ہوگا تاکہ سبھی اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ، سبھی صنفوں کے طلبہ اور معذور بچوں سمیت ایک محفوظ، جامع، اور موثر سیکھنے کا ماحول حاصل کر سکیں اور اپنے اسکولوں میں پڑھانے اور سیکھنے کے لئے سہولت اور حوصلہ پا سکیں۔ دوران خدمت ٹریننگ میں اسکولوں میں کام کی جگہ پر تحفظ، صحت اور ماحولیات کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تمام اساتذہ ان ضروریات کے مطابق حساس ہیں۔

5.10۔ اسکولوں کی موثر انتظامیہ، وسائل کے اشتراک اور معاشرتی تعمیر کے لیے ریاست/ مرکز کے زیر انتظام علاقہ کی حکومتیں، اسکولوں تک رسائی کو کم کیے بغیر اسکولوں یا اسکول کمپلیکس کی عقلیت سازی جیسی جدید شکلیں اختیار کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر اسکول کمپلیکسوں کی تعمیر متحرک اساتذہ کی جماعتوں کی تعمیر کی سمت میں ایک لمبا راستہ طے کر سکتی ہے۔ اسکول کے احاطہ میں اساتذہ کو کام پر رکھنے سے اسکول کے

احاطہ میں اسکولوں کے مابین تعلقات آسانی سے پیدا ہو سکتے ہیں۔اس سے اساتذہ کی عمدہ طریقہ پر مضمون وار تقسیم کو یقینی بنانے میں بھی مدد ملے گی ،جس سے ایک زیادہ متحرک اساتذہ کی علمی اساس تشکیل پائے گی۔ بہت چھوٹے اسکولوں میں اساتذہ اب مزید الگ تھلگ نہیں رہیں گے۔اور وہ اسکول کی بڑی کمپلیکس برادریوں کا حصہ بن سکتے ہیں اور ان کے ساتھ کام کر سکتے ہیں،ایک دوسرے کے ساتھ بہترین طریقوں کا اشتراک کر سکتے ہیں اور باہمی تعاون کے ساتھ کام کر سکتے ہیں،تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ سبھی بچے سیکھ رہے ہیں۔اسکول احاطے میں اساتذہ کی مزید مدد کرنے اور سیکھنے کا ایک موثر ماحول بنانے میں مدد کرنے کے لئے مشیران،تربیت یافتہ سماجی کارکنان،تکنیکی اور نگرانی کے عملہ وغیرہ کو بھی شریک کیا جاسکتا ہے۔

5.11۔طلبہ کے سرپرستوں اور دیگر کلیدی مقامی اسٹیک ہولڈرس کے اشتراک سے اساتذہ بھی اسکول/اسکول کمپلیکس کے مینجمنٹ میں، اسکول منجمنٹ کمیٹی/اسکول کمپلیکس منجمنٹ کمیٹی کے ممبر کے طور پر زیادہ سے زیادہ شامل ہوں گے۔

5.12۔اساتذہ کا زیادہ تر وقت غیر تدریسی سرگرمیوں میں گزارنے سے روکنے کے لیے اساتذہ کو ایسے کاموں کو کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، جن کا سیدھا تعلق درس و تدریس سے نہیں ہے۔خاص طور پر،اساتذہ کو سخت انتظامی کاموں میں اور مڈ ڈے میل سے متعلق کام کے لئے معقول حد تک کم سے کم وقت سے زیادہ شامل نہیں کیا جائے گا،تاکہ وہ اپنے درس و تدریس کے فرائض پر پوری توجہ مرکوز کر سکیں۔

5.13۔اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ اسکولوں میں سیکھنے کا مثبت ماحول موجود ہے، پرنسپلز اور اساتذہ کے متوقع کردار میں یہ واضح طور پر شامل ہوگا کہ وہ اپنے اسکولوں میں مؤثر تعلیم اور تمام اسٹیک ہولڈرز کے فائدے کے لئے ایک حساس اور جامع ثقافت کی تشکیل کریں۔

5.14۔اساتذہ کو نصاب اور تعلیم کے ان پہلوؤں کا انتخاب کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ خودمختاری دی جائے گی جس سے وہ ان طریقوں سے پڑھا سکیں جو ان کی کلاسوں اور مقامی برادریوں کے طلبہ کے لیے زیادہ اثر دار ہوں۔اساتذہ سماجی وجذباتی پہلوؤں پر بھی توجہ دیں گے، جو کہ کسی بھی طالب علم کی مجموعی ترقی کے نظریہ سے سب سے ضروری پہلو ہے۔اساتذہ کو ایسے طریقۂ تدریس کو اپنانے کے لیے انعامات سے نوازا جائے گا جس سے ان کے کلاس روموں میں سیکھنے کے نتائج میں بہتری ہو۔

مسلسل پیشہ ورانہ ترقی (سی پی ڈی)

5.15۔اساتذہ کو خود میں اصلاح کرنے کے لیے اور پیشے سے متعلق جدید افکار و نظریات اور تجربات کو سیکھنے کے لیے مسلسل مواقع دیے جائیں گے۔انہیں مقامی،علاقائی،ریاستی،قومی اور بین الاقوامی ورک شاپ کے ساتھ ساتھ آن لائن ٹیچر ڈیولپمنٹ ماڈیول کی شکل میں کئی طریقوں سے پیش کیا جائے گا۔ایسے پلیٹ فارم (خاص کر آن لائن پلیٹ فارم) تیار کیے جائیں گے جن کے ذریعہ اساتذہ اپنے خیالات اور اعلیٰ رواجوں کا ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کر سکیں گے۔ ہر استاذ سے یہ توقع ہوگی کہ وہ خود کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے اپنی خوشی سے ہر سال تقریباً پچاس گھنٹوں کے سی پی ڈی پروگرام میں حصہ لیں۔سی پی ڈی کے موقع پر خاص طور پر بنیادی خواندگی اور اعداد شماری کا جدید طریقۂ تدریس،تعلیمی نتائج کا تخلیقی اور مناسب جائزہ،قابلیت پر مبنی تعلیم اور متعلق طریقۂ تدریس جیسے تجرباتی تعلیم،آرٹس سے مربوط،کھیلوں سے مربوط،اور کہانی سنانے کی بنیاد پر نقطہ نظر وغیرہ کو سلسلہ وار طریقہ پر شامل کیا جائے گا۔

5.16۔اسکول کے پرنسپل اور اسکول کمپلیکس کے عہدے داروں کے لیے اپنے لیڈرشپ اور مینجمنٹ کے ہنر کو لگاتار پروان چڑھانے کے کے ایک مساوی ماڈیولر لیڈرشپ/مینجمنٹ ورک شاپ اور آن لائن فروغ دینے کے لیے مواقع حاصل ہونگے۔تاکہ وہ اپنی اعلیٰ کارکردگی کا ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کر سکیں،ان اداروں کے ذمہ داروں سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی ہر سال پچاس گھنٹوں کے سی پی ڈی

پروگراموں میں حصہ لیں گے، اس میں صلاحیت اور نتائج پر مبنی تعلیم کی بنیاد پر تعلیمی منصوبوں کو تیار کرنے اور نافذ کرنے کو مرکوز کرتے ہوئے لیڈرشپ اور مینجمنٹ کے ساتھ ساتھ مضامین اور طریقۂ تدریس سے متعلق پروگرام شامل ہوں گے۔

کیریئر مینجمنٹ اینڈ پروگریس (سی ایم پی)

5.17۔ بہترین مظاہرہ کررہے اساتذہ کی شناخت ہونی چاہئے۔ اور ان کے عہدے میں ترقی اور تنخواہ میں اضافہ کرنا چاہئے، جس سے کہ سبھی اساتذہ کو اپنی بہترین کارکردگی دکھانے کی ترغیب مل سکے۔ چنانچہ ایک مضبوط قابلیت پر مبنی مدت کار، عہدہ میں ترقی، اور تنخواہ کا نظام بنایا جائے گا۔ جس میں اساتذہ کی ہرسطح کثیر جہتی ہوگی، جس سے بہترین ساتذہ کی حوصلہ افزائی ہوگی اور انہیں امتیازی پہچان ملے گی۔ اساتذہ کی کارکردگی کے صحیح جائزے کے لیے ریاستی/ مرکز کے زیرانتظام علاقوں کی حکومتوں کے ذریعہ ایک سے زیادہ پیرامیٹرز کا ایک نظام قائم کیا جائے گا۔ جو ساتھ میں کام کرنے والوں کے ذریعہ کیے گئے جائزے، حاضری، سپردگی، سی پی ڈی کے گھنٹے اور اسکول وسماج میں کی گئی دوسری خدمات یا پیراگراف 5.20 میں ذکر کردہ این پی ایس ٹی پر مبنی ہوگا۔ اس پالیسی میں، کیریئر کے تناظر میں ''مدت کار'' (Tenure) سے مراد مستقل ملازمت کی توثیق، کارکردگی اور شراکت کے مستقل ہونے کے بعد ہے، جب کہ ''مدت ملازمت کے ٹریک'' (tenure track) سے مراد استقلال سے پہلے کی جانچ پڑتال کی مدت ہوتی ہے۔

5.18۔ اس کے علاوہ یہ یقینی بنایا جائے گا کہ کیریئر میں اضافہ (مدت ملازمت، عہدہ میں ترقی، تنخواہ میں اضافہ وغیرہ کے حوالہ سے) ایک ہی اسکول کی سطح پر (یعنی بنیادی، ابتدائی، مڈل یا سکینڈری کے اندر) اساتذہ کو حاصل ہوگا، اور ابتدائی پوزیشن کے بعد کے مرحلوں میں اساتذہ کے لیے یا اس کے برخلاف کیریئر کی ترقی سے متعلق کوئی حوصلہ افزائی نہیں ہوگی (حالانکہ ان مراحل میں کیریئر سے متعلق اس طرح کے قدم اٹھانے کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ استاذ کے پاس اس طرح کے قدم اٹھانے کی خواہش اور قابلیت ہو) یہ اس حقیقت کی تائید کے لیے ہے کہ اسکولی تعلیم کے سبھی مرحلوں میں اعلیٰ معیار والے اساتذہ کی ضرورت ہوگی، اور کسی بھی مرحلہ کو کسی دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ اہم نہیں مانا جائے گا۔

5.19۔ قابلیت کی بنیاد پر اساتذہ کی عمودی نقل وحرکت بھی بہت اہم ہوگی، ماہر اساتذہ جنہوں نے لیڈرشپ اور مینجمنٹ کے ہنر کا مظاہرہ کیا ہوگا، ان کو وقت کے ساتھ تربیت دی جائے گی، جس سے وہ آگے چل کر اسکول، اسکول کیمپس، بی آر سی، سی آر سی، بی آئی ٹی ای، ڈی آئی ٹی ای کے ساتھ ساتھ سرکاری شعبوں اور وزارت میں تعلیمی قیادت کریں گے۔

اساتذہ کے لیے پیشہ ورانہ معیار

5.20۔ قومی کاؤنسل برائے ٹیچرس ایجوکیشن (National Council for Teacher Education) کے ذریعہ این سی ای آر ٹی، ایس سی ای آر ٹی، ہرسطح اور علاقوں کے اساتذہ، اساتذہ کی تربیت اور ان کی ترقی سے متعلق اداروں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے مشورہ سے جنرل ایجوکیشن کاؤنسل (GEC) کے تحت پروفیشنل اسٹینڈرڈ سیٹنگ باڈی (PSSB) کی ازسرنوتشکیل کی جائے گی۔ اپنی جدید شکل میں یہ باڈی اساتذہ کے لیے نیشنل پروفیشنل اسٹینڈرڈ (NPST) کا ایک عمومی گائڈ لائن سیٹ 2022 تک تیار کرے گی۔ ان اسٹینڈرڈ (معیارات) میں تخصصات/ رینک کی مختلف سطح پر اساتذہ کا رول اور اس رینک کے لیے لازمی مہارتوں کی توقعات کو شامل کیا جائیگا۔ اس میں ہر رینک میں کی گئی کارکردگی کے جائزہ کے لیے بھی معیار متعین کیا جائے گا۔ جو کہ موقع بہ موقع بنایا جائے گا۔ این پی ایس ٹی خدمت سے پہلے اساتذہ کے تعلیمی پروگراموں کے ڈیزائن کو بھی بتائے گا، اس کے بعد اس کو صوبوں کے ذریعہ اپنایا جاسکتا ہے۔ اور ان معیارات کی بنیاد پر

اساتذہ کا کیریئر مینجمنٹ ہوگا، جس میں مدت ملازمت، پیشہ ورانہ ترقی کی کوشش، تنخواہ میں اضافہ، عہدہ میں ترقی اور دیگر شناخت شامل ہوں گے۔عہدہ میں ترقی اور تنخواہوں میں اضافہ مدت ملازمت یا سینئرٹی کی بنیاد پر نہیں ہوگا، بلکہ صرف ان معیاروں پر کھرے اترنے کی بنیاد پر ہوگا۔2030 میں قومی سطح پر پیشہ ورانہ معیارات(Professional standaard) کا جائزہ لیا جائے گا اور اس پر نظر ثانی کی جائیگی، اوراس کے بعد ہر دس سال پر نظام کی افادیت کا سخت تجرباتی تجزیہ کیا جائے گا۔

خصوصی معلمین

5.21۔اسکولی تعلیم کے کچھ شعبوں میں اضافی تخصصات والے معلمین کی سخت ضرورت ہے۔ان خصوصی ضرورتوں کی کچھ مثالوں میں مڈل اور سیکنڈری سطح پر معذور/ دِویانگ بچوں کی تعلیم، ایسے طلبہ کی تعلیم جنھیں سیکھنے میں دشواری (learning disabilities) ہوتی ہے، ایسے بچوں کی تعلیم کے لیے خصوصی معلمین (Special educators) کی ضرورت ہے۔ان معلمین کے اندر صرف مضمون کو پڑھانے کی واقفیت اور مضمون سے متعلق مقاصد کی سمجھ ہی نہیں بلکہ ایسے طلبہ کی خاص ضرورتوں کو سمجھنے کے لیے مناسب مہارت بھی ہونی چاہئے۔اس لیے ان شعبوں میں سبجیکٹ وار اساتذہ اور عام اساتذہ کے اندران کے شروعاتی دور میں یا پھر خدمت سے پہلے کی ٹریننگ پوری ہونے کے بعد ثانوی تخصص کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اس کے لیے معلمین کو یا تو ملازمت سے پہلے یا ملازمت کے دوران کل وقتی یا جز وقتی مخلوط کورسز کثیر الشعبہ کالجوں اور یونیورسٹی میں مہیا کرائے جائیں گے۔قابل خصوصی معلمین جو مضامین کی تعلیم کو بھی سنبھال سکتے ہوں کی دستیابی یقینی بنانے کے لیے این سی ٹی ای اور آر سی آئی کے نصاب کے مابین بڑے پیمانے پر ہم آہنگی پیدا کی جائے گی۔

ٹیچر ایجوکیشن تک رسائی

5.22۔یہ مانتے ہوئے کہ اساتذہ کو اعلیٰ معیار کے تدریسی مواد کے ساتھ ساتھ درس و تدریس میں ٹریننگ کی ضرورت ہوگی، ٹیچر ایجوکیشن کو رفتہ رفتہ 2030 تک کثیر الشعبہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں شامل کیا جائے گا۔رفتہ رفتہ سبھی کالج اور یونیورسٹیاں کثیر الشعبہ بننے کی سمت میں آگے بڑھیں گی اور ان کا ہدف ایسے عمدہ تعلیمی شعبہ کو قائم کرنا ہوگا جو ایجوکیشن میں بی ایڈ، ایم ایڈ اور پی ایچ ڈی کی ڈگری دے سکیں۔

5.23۔سال 2030 تک تدریس کے لیے کم از کم اہلیت چار سالہ انٹگریٹڈ بی ایڈ ڈگری ہوگی۔جس میں علم کے متعدد مواد اور درس تدریس کے مواد کے ذریعہ تعلیم دی جائے گی۔اس میں مقامی اسکولوں میں طلبہ کی تعلیم کی شکل میں عملی پر تربیت بھی شامل ہوگی۔چار سالہ انٹگریٹڈ بی ایڈ ڈگری دینے والے انہیں کثیر الشعبہ اداروں کے ذریعہ ہی دو سالہ بی ایڈ کورس بھی کرایا جائے گا اور یہ صرف ان لوگوں کے ذریعہ ضروری ہوگا جو پہلے سے ہی دیگر خصوصی مضامین میں گریجوئیشن کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ان بی ایڈ پروگراموں کو ایک سالہ بی ایڈ پروگرام کی شکل میں بھی مناسب طور پر تیار کیا جاسکتا ہے یہ صرف ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا جنھوں نے چار سالہ کثیر الشباتاتی بیچلر ڈگری مکمل کی ہو یا کسی خاص سبجیکٹ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہو اور اس خاص سبجیکٹ میں سبجیکٹ ٹیچر بننے کے خواہاں ہوں۔اس طرح کی سبھی بی ایڈ ڈگریاں صرف چار سالہ انٹگریٹڈ بی ایڈ ڈگری دینے والے منظور شدہ کثیر الشعبہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ ہی دی جاسکتی ہیں۔چار سالہ انٹگریٹڈ بی ایڈ کورس کرانے والے یہ کثیر الشعبہ اعلیٰ تعلیمی ادارے جن کے پاس آزاد فاصلاتی تعلیم یعنی اوپن ڈسٹانس لرننگ (ODL) کی منظوری بھی ہو دور دراز اور ناقابل رسائی جغرافیائی محل وقوع کے طلبہ کے لیے اور اپنی صلاحیت کو بڑھانے کی خواہش رکھنے والے تدریس میں لگے ہوئے اساتذہ کے لیے مخلوط یا او ڈی ایل کی شکل میں بھی اعلیٰ معیار والے بی ایڈ کورس چلا سکتے ہیں۔جس کے لیے وہ پروگرام کی عملی تربیت اور طلبہ کی رہنمائی و تعلیم کے لئے موزوں مضبوط انتظامات کریں گے۔

5.24۔سبھی بی ایڈ پروگراموں میں درس وتدریس کی جانچی پرکھی تکنیکوں کے ساتھ ساتھ حال ہی میں سامنے آئی جدید ترین تکنیکوں کے ذریعہ تربیت دی جائے گی۔جس میں بنیادی خواندگی اور اعداد شماری کے علم کے متعلق طریقۂ تدریس، کثیر سطحی تدریس اور جائزہ، معذور بچوں کو پڑھانا، خاص دلچسپی یا صلاحیت والے بچوں کو پڑھانا، تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال، طلبہ پر مرکوز اور باہمی تعاون کے ساتھ تعلیم شامل ہے۔سبھی بی ایڈ پروگراموں میں مقامی اسکولوں میں جاکر کلاس روم میں تعلیم دینے کو عملی تربیت کی شکل میں شامل کیا جائے گا۔سبھی بی ایڈ پروگرام کسی بھی مضمون کو پڑھانے یا کسی بھی سرگرمی کو کرنے کے دوران آئین ہند کے بنیادی فرائض (دفعہ 51A) اور دیگر آئینی ضابطوں پر عمل کرنے پر زور دیا جائے گا۔اس میں ماحولیات کے تئیں بیداری، اور اسکے تحفظ و ہمہ جہت ترقی کے تئیں حساسیت کو بھی مناسب طریقہ سے ضم کیا جائیگا۔ تاکہ ماحولیات کی تعلیم اسکولی نصاب کا ایک لازمی جزو بن سکے۔

5.25۔ٹیچر ایجوکیشن کے کچھ مقامی قلیل مدتی پروگرام جیسے بی آئی ٹی ای، ڈی آئی ٹی ای بھی کرائیں جائیں گے، یہ پروگرام اسکول کے احاطہ میں بھی دستیاب کرائے جائیں گے جس سے کہ مقامی پیشوں، علوم ومہارتوں جیسے مقامی فنون، موسیقی، زراعت، صنعت، کھیل، بڑھئی گیری اور دیگر پیشہ ورانہ دستکاری کو فروغ دینے کے لیے مقصد سے نامور مقامی افراد کو اسکولوں یا اسکول کے احاطوں میں ماسٹر ٹرینز کے طور پر پڑھانے کے لیے مقرر کیا جائے گا۔

5.26۔کثیر الشعبہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایسے معلمین کو بی ایڈ کے بعد کچھ قلیل مدتی سرٹفکیٹ کورس بھی بڑے پیمانے پر فراہم کرائے جائیں گے، جو تعلیم کے خصوصی شعبوں جیسے کہ خاص ضرورت والے طلبہ کی تعلیم یا اسکولی نظام تعلیم میں قیادت اور نظم ونسق کے عہدوں پر تقرری یا بنیادی، تیاری، درمیانی اور ثانوی مرحلے کے درمیان ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جانے کے خواہش مند ہوں۔

5.27۔یہ مسلّم ہے کہ خاص مضامین کی تعلیم کے لیے بین الاقوامی سطح پر متعدد طریقہائے تدریس ہوسکتے ہیں۔این سی ای آر ٹی مختلف مضامین کی تعلیم کے مختلف بین الاقوامی تعلیمی اصولوں کا مطالعہ اور تحقیق کر کے دستاویز تیار کرے گا اور مرتب کرے گا اور اس بارے میں سفارشات پیش کرے گا کہ ان طریقوں میں سے کیا سیکھا جاسکتا ہے اور ہندوستان میں رائج تدریسی طریقوں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

5.28۔سال 2021 تک این سی ٹی ای کے ذریعہ این سی آر ٹی کے مشورہ سے نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے اصولوں کی بنیاد پر اساتذہ تعلیم کے لئے ایک نیا اور جامع قومی نصاب فریم ورک، این سی ایف ٹی ای 2021 تیار کیا جائے گا۔اس فریم ورک کو ریاستی حکومتوں، متعلقہ وزارتوں/ مرکزی حکومت کے محکموں اور مختلف ماہر اداروں سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کے بعد تیار کیا جائے گا، اور تمام علاقائی زبانوں میں دستیاب کیا جائے گا۔این سی ایف ٹی 2021 میں پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے ٹیچر ایجوکیشن کے نصاب کی توقعات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔اس کے بعد ترمیم شدہ این سی ایف میں تبدیلی اور ٹیچر ایجوکیشن کے بڑھتے ہوئے توقعات کو ظاہر کرتے ہوئے این سی ایف ٹی ای میں ہر 10-5 سالوں میں ترمیم کی جائے گی۔

5.29۔آخر میں، اساتذہ کی تعلیم کے نظام کی سالمیت کو مکمل طور پر بحال کرنے کے لئے، ملک میں چلائے جارہے غیر معیاری اساتذہ کی تعلیم کے اداروں (ٹی ای آئی) کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، اگر ضرورت ہو تو انہیں بند بھی کیا جاسکتا ہے۔

6۔مساوی اور جامع تعلیم :تعلیم سب کے لیے

6.1۔تعلیم، سماجی انصاف اور مساوات کے حصول کا واحد اور سب سے اثر دار وسیلہ ہے۔مساوی اور جامع تعلیم نہ صرف بذات خود ایک ضروری ہدف ہے بلکہ مساوی اور جامع معاشرہ کی تشکیل کے لیے بھی لازمی قدم ہے، جس میں ہر شہری کو خواب دیکھنے، ترقی کرنے اور قومی

مفاد میں حصہ لینے کا موقع دستیاب ہو۔ یہ تعلیمی پالیسی ایسے اہداف کو لے کر آگے بڑھتی ہے، جس سے ملک ہندوستان کے کسی بھی بچے کے سیکھنے اور آگے بڑھنے کے مواقع میں اس کی پیدائش یا پس منظر سے متعلق حالات رکاوٹ نہ بن پائیں۔ یہ پالیسی اس بات کی دوبارہ تصدیق کرتی ہے کہ اسکولی تعلیم میں رسائی، حصہ داری اور تعلیمی نتائج میں سماجی زمرے کی تفریق کو ختم کرنا سبھی تعلیمی شعبوں کے ترقیاتی پروگراموں کا بنیادی مقصد ہوگا۔ اس باب کو باب۔14 کے ساتھ پڑھا جائے، جس میں اعلیٰ تعلیم میں مساوات اور جامعیت کے معاملوں پر تبادلۂ خیال کیا گیا ہے۔

6.2۔ اگرچہ ہندوستانی نظام تعلیم اور سرکاری ترقیاتی پالیسیوں نے اسکولی نظام تعلیم کے ہر سطح میں صنفی اور سماجی زمرات کی تفریق کو کم کرنے کی سمت میں لگاتار پیش قدمی کی ہے، لیکن عدم مساوات آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر سکینڈری سطح پر ہم سماجی اور معاشی طور پر محروم ایسے طبقات کو دیکھ سکتے ہیں جو تعلیم کے میدان میں زمانہ ماضی سے ہی پیچھے رہ رہے ہیں، معاشرتی ومعاشی طور پر محروم ان طبقات (ایس ای ڈی جی) کو صنف (خاص کر خواتین اور مخنث افراد)، خصوصی سماجی اور ثقافتی شناخت (جیسے درج فہرست قبائل، درج فہرست ذات، او بی سی اور لسانی ومذہبی اقلیتیں)، جغرافیائی شناخت (جیسے گاؤں، قصبے اور پسماندہ اضلاع کے طلبہ)، خاص ضرورتوں والے طلبہ (جنہیں سیکھنے میں دشواری ہوتی ہے)، خاص سماجی ومعاشی حالات سے دوچار طلبہ (جیسے مہاجر طبقات، معمولی آمدنی والے خاندان، بے بسی کی صورت حال میں رہنے والے طلبہ، اسمگلنگ کے شکار بچے یا اسمگلنگ کے شکار بچوں کے بچے، یتیم بچے، جن میں شہروں میں بھیک مانگنے والے اور شہری غریب بچے بھی شامل ہیں) کی بنیاد پر مختلف زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اب جب کہ اسکولوں میں درجہ اول سے لے کر بارہویں درجہ تک لگاتار داخلہ گھٹ رہا ہے، داخلہ میں یہ گراوٹ سماجی اور معاشی طور پر محروم طبقات (ایس ای ڈی جی) میں زیادہ ہے، اور خاص کر ایس ای ڈی جی کی طالبات کے تئیں یہ اور زیادہ واضح ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں ایس ای ڈی جی کے داخلہ میں یہ گراوٹ اور زیادہ ہے۔ سماجی و معاشی شناخت میں آنے والے ایس ای ڈی جی کی مختصر صورت حال ذیلی ابواب میں بیان کی گئی ہے۔

6.2.1۔ یو ڈی آئی ایس ای 17-2016 کے اعداد وشمار کے مطابق ابتدائی سطح پر تقریباً 19.6% طلبہ درج فہرست ذات کے ہیں۔ لیکن ہائر سکینڈری سطح پر یہ فیصد کم ہو کر 17.3% رہ گیا ہے۔ داخلوں میں یہ گراوٹ درج فہرست قبائل کے طلبہ (10.6% سے 6.8%) اور معذور بچوں (1.1% سے 0.25%) کے لیے زیادہ سنگین ہے۔ ان میں سے ہر زمرے میں طالبات کے لیے ان داخلوں میں زیادہ گراوٹ آئی ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں داخلوں میں گراوٹ تو اور بھی زیادہ ہے۔

6.2.2۔ معیاری اسکولوں تک رسائی حاصل کرنے میں کمی، غریبی، سماجی وسائل اور رسوم ورواج اور زبان سمیت دیگر مختلف وجوہات کی بنا پر درج فہرست ذاتوں کے درمیان داخلہ اور تعلیم میں برقرار رہنے کی شرحوں پر نقصاندہ اثر پڑا ہے۔ درج فہرست ذات کے بچوں کی رسائی اور حصہ داری اور تعلیمی نتائج میں ان فرقوں کو پورا کرنا اہم اہداف میں سے ایک ہوگا۔ ساتھ ہی دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) جنہیں پہلے سے ہی سماجی اور تعلیمی طور پر پچھڑے ہونے کی بنیاد پر پہچانا جاتا ہے، ان پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

6.2.3۔ مختلف تاریخی اور جغرافیائی عوامل کی وجہ سے قبائلی برادری اور درج فہرست قبائل (شیڈول ٹرائب) کے بچوں کو متعدد سطح پر نقصانات اور مخالف حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آدیواسی قبائل کے بچے اکثر اپنی اسکولی تعلیم کو ثقافتی اور تعلیمی طور پر غیر متعلق اور غیر ملکی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ موجودہ وقت میں آدیواسی قبائل کے بچوں کی ترقی کے لیے کئی پروگرام شروع کیے جا رہے ہیں، اور آگے بھی کیے جاتے رہیں گے۔ یہ یہ یقینی بنانے کے لیے خصوصی نظام بنانے کی ضرورت ہے تا کہ قبائلی برادریوں کے بچوں کو ان پروگراموں کا فائدہ مل سکے۔

6.2.4۔اسکول اوراعلیٰ تعلیم میں اقلیتی طبقات کی نمائندگی بھی توقع سے کم ہے، یہ پالیسی سبھی اقلیتی طبقات اورخاص کران طبقات کے بچوں کی تعلیم کوفروغ دینے کے لیے دخل اندازی کی اہمیت کوقبول کرتی ہے،جن کی تعلیمی طور پرنمائندگی کم ہے۔

6.2.5۔ یہ پالیسی خاص ضرورت والے بچوں (Children With Special Needds)یامعذور بچوں کوکسی بھی دیگر بچوں کے برابر معیاری تعلیم حاصل کرنے کا مساوی موقع فراہم کرنے کے لیے موثر نظام بنانے کی اہمیت کوبھی تسلیم کرتی ہے۔

6.2.6۔اسکولی تعلیم میں معاشرتی طبقات کی تفریق کوکم کرنے پرتوجہ مرکوز کرنے کے لیے الگ حکمت عملی تیار کی جائے گی،جیسا کہ مندرجہ ذیل ذیلی ابواب میں بیان کیا گیا ہے۔

6.3۔ای سی سی ای، بنیادی خواندگی/ اعداد شماری کا علم اوراسکول تک رسائی/ داخلہ/ حاضری وغیرہ سے متعلق مسائل وسفارشیں، جنکا ذکر باب 1 سے 3 میں کیا گیا ہے،خاص طور پر کم نمائندگی والے اور فائدوں سے محروم طبقات کے لیے اہم اور مناسب ہیں۔اس لیے ایس ای ڈی جی کے تعلق سے باب 3-1 میں ذکر کردہ طریقوں کومضبوطی سے نافذ کیا جائے گا۔

6.4۔اس کے علاوہ،متعدد کامیاب پالیسیاں اوراسکیمیں شروع کی گئی ہیں جیسے ٹارگٹ اسکالرشپ، والدین کو اپنے بچوں کواسکول بھیجنے کے لئے حوصلہ افزائی کے طور پرشرط کے ساتھ نقد رقم کی فراہمی،ٹرانسپورٹ کے لئے سائکل مہیا کرنا وغیرہ۔جس سے کچھ علاقوں میں ایس ای ڈی جی کی حصہ داری اسکولی تعلیم نظام میں کافی بڑھی ہے۔ان کامیاب پالیسیوں اور منصوبوں کو پورے ملک میں اور زیادہ مضبوط کیا جانا چاہئے۔

6.5۔ یہ بھی دھیان میں رکھنا ضروری ہوگا کہ یہ پتہ لگایا جائے کہ کون سے طریقے خاص طور پرکچھ ایس ای ڈی جی کے لیے موثر ہیں۔مثال کے طور پر سائکل مہیا کرانا اوراسکول تک پہونچنے کے لیے سائکل سے و پیدل چلنے والی جماعتیں تیار کرنا طالبات کی حصہ داری کے معاملہ میں خاص طور پرمضبوط طریقہ کی شکل میں سامنے آیا ہے۔یہاں تک کہ کم دوری والے مقامات پربھی تحفظ کے نظریہ سے والدین کوملنیوالے تحفظ کے احساس کی وجہ سے یہ کافی موثر طریقہ رہا ہے۔معذور بچوں کی رسائی یقینی بنانے کے نظریہ سے ایک بچے کے ساتھ ایک استاذ،ایک ساتھی کی تعلیم،اوپن اسکول ایجوکیشن،مناسب بنیادی ڈھانچہ اور مناسب تکنیک کا استعمال خاص طور سے اثردار ہوسکتا ہے۔جو اسکول معیاری طریقہ پربچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم مہیا کرتے ہیں وہ معاشی طور پرمحروم خاندانوں سے آنے والے بچوں کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ہیں۔اس درمیان یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شہری اورغریب علاقوں میں کاؤنسلر یا تربیت یافتہ سماجی کارکنان جو کہ طلبہ،سرپرستوں،اسکولوں اوراساتذہ کے ساتھ مل کرکام کرتے ہیں ان کو کام پر رکھنا حاضری اور تعلیمی نتائج کوبہتر بنانے کے نظریہ سے خاص طور پراثردار ہے۔

6.6۔اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ جغرافیائی علاقوں میں ایس ای ڈی جی کا کافی بڑا تناسب ہے،اس کے علاوہ ایسے جغرافیائی مقامات بھی ہیں،جن کی پہچان پسماندہ اضلاع (Aspirational Districts) کے طور پر کی گئی ہے اورجنہیں اپنی تعلیمی ترقی کومزید وسعت دینے کے لیے خصوصی دخل اندازی کی ضرورت ہے۔اس لیے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ ملک کے تعلیمی اعتبار سے پسماندہ ایس ای ڈی جی کی بڑی آبادی والے کچھ علاقوں کوخصوصی تعلیمی علاقہ (Special Education Zones) قرار دیا جانا چاہئے، جہاں مرکز و ریاستی سرکاریں صحیح معنوں میں ان علاقوں کے تعلیمی پس منظر کو بدلنے کے لیے اضافی کوششوں کے ذریعہ مندرجہ بالا سبھی اسکیموں اور پالیسیوں کو پوری طرح سے نافذ کریں۔

6.7۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ قلیل نمائندگی والے سبھی طبقات میں نصف تعداد خواتین کی ہے، بدقسمتی سے ایس ای ڈی جی کے ساتھ ہونے والی نا

انصافیوں کا سامنا اوروں سے زیادہ ان طبقات کی خواتین کو کرنا پڑتا ہے، یہ پالیسی سماج میں خواتین کے خاص اور اہم کردار، موجودہ اور آنے والی نسل کے افکار و کردار کی تشکیل میں ان کی حصہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تسلیم کرتی ہے کہ ایس ای ڈی جی کی لڑکیوں کے لیے معیاری تعلیم کا انتظام ان کی موجودہ اور آنے والی نسلوں کے تعلیمی سطح کو اوپر اٹھانے کا سب سے عمدہ طریقہ ہوگا۔ چنانچہ یہ پالیسی اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ ایس ای ڈی جی کے طلبہ و طالبات کے لیے بنائی جا رہی پالیسیوں اور اسکیموں کو خاص طور پر ان طبقات کی لڑکیوں پر مرکوز ہونا چاہئے۔

6.8۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت سبھی لڑکیوں اور ساتھ ہی مخنث طلبہ کو معیاری اور مساوی تعلیم فراہم کرنے کی سمت میں ملک کے وسائل کو فروغ دینے کے لیے ایک صنفی شمولیت فنڈ (Gender-Inclusion Fund) کی تشکیل دے گی، مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر کردہ ترجیحات کو نافذ کرنے کی غرض سے ریاستوں کو یہ سہولت فراہم کرانے کے لیے ایک فنڈ دستیاب ہوگا۔ لڑکیوں اور مخنث بچوں تک تعلیم کی رسائی یقینی بنانے کے نظریہ سے اس فنڈ کی فراہمی بہت اہم ہے۔ (جیسے صفائی اور بیت الخلاء سے متعلق سہولیات، سائکل اور مشروط نقد تعاون وغیرہ) یہ فنڈ ریاستوں کو طبقات پر مبنی پروگراموں کو موثر بنانے اور اسے بلند سطح تک لے جانے کے قابل بنائے گا، اور لڑکیوں اور مخنث بچوں تک معیاری تعلیم کی رسائی یقینی بنانے کی سمت میں حالات کی پیدا کردہ دشواریوں کا حل پیش کرے گا۔ دیگر ایس ای ڈی جی کی تعلیم تک رسائی سے متعلق مساوی دشواریوں کے حل کے لیے اسی طرح کے جامع فنڈ کا انتظام کیا جائے گا۔ مختصراً اس پالیسی کا مقصد کسی بھی صنف یا دیگر سماجی اور اقتصادی طور پر محروم طبقات کے بچوں کے لیے تعلیم (پیشہ ورانہ تعلیم سمیت) تک رسائی میں باقی عدم مساوات کو ختم کرنا ہے۔

6.9۔ ایسے مقامات جہاں اسکول تک آنے کے لیے طلبہ کو زیادہ دوری طے کرنی پڑتی ہے، وہاں جواہر نوودے ودیالیہ کے طرز پر مفت ہاسٹلوں کی تعمیر کی جائے گی، خاص طور پر ایسے بچوں کے لیے جو سماجی و اقتصادی طور پر محروم پس منظر سے آتے ہیں۔ ان ہاسٹلوں میں سبھی بچوں خاص کر لڑکیوں کے تحفظ کا مناسب انتظام کیا جائے گا۔ کستوربا گاندھی گرلس اسکولوں کو اور مضبوط بنایا جائے گا اور سماجی و اقتصادی طور پر پسماندہ طبقات کی لڑکیوں کی حصہ داری معیاری تعلیم والے اسکولوں میں (بارہویں درجہ تک) بڑھانے کے مدنظر ان اسکولوں کو مزید وسعت دی جائے گی۔ ہندوستان کے ہر کونے میں اعلی معیار کی تعلیم کا موقع دینے کی غرض سے خاص کر پسماندہ اضلاع، خصوصی تعلیمی علاقوں اور محروم علاقوں میں اضافی جواہر نوودے ودیالیہ و کیندر یہ ودیالیہ کھولے جائیں گے۔ کم سے کم ایک سال کی بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم کو شامل کرتے ہوئے کیندر یہ ودیالیوں میں اور ملک کے دیگر پرائمری اسکولوں میں خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں پری اسکول درجہ کو جوڑا جائیگا۔

6.10۔ ای سی ای میں معذور/ دِویانگ بچوں کو شامل کرنا اور ان کی مساوی حصہ داری کو یقینی بنانا بھی اس پالیسی کی اولین ترجیح ہوگی۔ معذور بچوں کو ابتدائی سطح سے اعلیٰ سطح تک کے تعلیمی عمل میں شامل ہونے کے قابل بنایا جائے گا۔ معذور افراد کے حقوق ایکٹ 2016(RPWD) (The Rights of Persons with Disabilities Act 2016) جامع تعلیم کی ایک ایسے نظام کے طور پر تشریح کرتا ہے جہاں عام اور معذور سبھی بچے ایک ساتھ سیکھتے ہیں اور درس و تدریس کے اصولوں کو اس طرح ڈھالا جاتا ہے کہ وہ ہر بچے کی سبھی عمومی و خصوصی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہوں۔ یہ پالیسی آر پی ڈبلیو ڈی (RPWD) ایکٹ 2016 کے سبھی ضابطوں کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہے، اور اسکولی تعلیم کے تعلق سے اس کے ذریعہ پیش کردہ سبھی سفارشوں کو پورا کرتی ہے۔

قومی نصابی فریم ورک (National Curriculum Framework) تیار کرتے وقت این سی ای آر ٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ معذور افراد کے قومی اداروں کی طرح کے خصوصی اداروں سے مشاورت کی جائے۔

6.11۔اس کے لیے معذور بچوں انضمام کو نظر میں رکھتے ہوئے اسکول اور اسکول کمپلیکس کی مالی مدد کے پیش نظر واضح اور موثر دفعات کا بندوبست کیا جائے گا۔اس کے ساتھ اس پر بھی توجہ دی جائے گی کہ اسکول اور اسکول کمپلیکس میں معذور بچوں کی ضرورت سے متعلق تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری کی جائے ، ساتھ ہی سنگین معذوری والے یا متعدد اعذار والے بچوں کے لیے جہاں بھی ضرورت ہو، وسائل مرکز (Resource centres) قائم کیا جائے گا۔آر پی ڈبلیو ڈی قانون کے مطابق معذور بچوں کے لیے بغیر رکاوٹ کے رسائی یقینی بنائی جائے گی۔خصوصی ضرورت والے بچوں کے مختلف زمروں کے مطابق اسکول یا اسکول کمپلیکس کام کریں گے، جس سے ہر بچے کی ضرورت کے مطابق مدد کو یقینی بنانے کے لیے مناسب طریقہ سے منصوبہ بندی کی جائے گی، تا کہ کلاس روم میں ان کی مکمل حصہ داری اور شمولیت یقینی ہو سکے۔کلاس روم میں اساتذہ و دوسرے ساتھیوں کے ساتھ آسانی سے جڑنے کے لیے خصوصی ضرورت والے بچوں کو کچھ مددگار آلات، مناسب تکنیک پر مبنی آلات، زبان، مناسب تدریسی مواد (جیسے بڑے پرنٹ اور بریل کی شکل میں درسی کتابیں) کافی مقدار میں دستیاب کرائے جائیں گے۔ یہ آرٹ، کھیل اور پیشہ ورانہ تعلیم سمیت سبھی اسکولی سرگرمیوں پر بھی نافذ ہوگا۔این آئی او ایس، ہندوستانی اشاراتی زبان (Indian sign language) سکھانے کے لیے اور ہندوستانی اشاراتی زبان کا استعمال کر کے دیگر بنیادی مضامین کو سکھانے کے لیے اعلیٰ معیار والے ماڈیول تیار کرے گا، ساتھ ہی معذور بچوں کے تحفظ پر بھی مناسب دھیان دیا جائے گا۔

6.12۔آر پی ڈبلیو ڈی قانون 2016 کے مطابق بنیادی معذوری والے بچوں کے پاس باقاعدہ یا خصوصی اسکولی تعلیم کا متبادل ہوگا۔خصوصی معلمین کے ذریعہ سے قائم وسائل مراکز، سنگین یا ایک سے زیادہ خاص ضرورتوں والے بچوں کی بازآبادکاری و تعلیم سے متعلق ضرورتوں میں مدد کریں گے، اور ساتھ ہی اعلیٰ معیاری تعلیم گھر میں دستیاب کرانے (ہوم اسکولنگ) اور مہارت کو فروغ دینے کی سمت میں ان کے والدین/ سرپرستوں کی بھی مدد کریں گے۔اسکولوں جانے سے معذور سنگین اور گہرے اعذار والے بچوں کے لیے گھر پر مبنی تعلیم کی شکل میں ایک متبادل موجود ہوگا۔گھر پر مبنی تعلیم کے تحت تعلیم حاصل کر رہے بچوں کو دیگر عمومی نظام کے تحت تعلیم حاصل کر رہے کسی بھی دوسرے بچے کے مساوی مانا جائے گا۔گھر پر مبنی تعلیم کی کارکردگی اور تاثیر کو جانچنے کے لیے مساوات اور مواقع کی برابری کے اصولوں پر مبنی آڈٹ کرایا جائے گا۔آر پی ڈبلیو ڈی قانون 2016 کے مطابق اس آڈٹ کی بنیاد پر گھر پر مبنی اسکولی تعلیم کے لیے گائڈ لائن اور معیار متعین کیے جائیں گے حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ معذور بچوں کی تعلیم ریاست کی ذمہ داری ہے، اس کے لیے ماں باپ/ دیکھ بھال کرنے والوں کی واقفیت سے لے کر بڑے پیمانے پر ترجیح کے ساتھ تعلیمی مواد کی نشر و اشاعت کے تکنیکی اقدامات کیے جائیں گے، جن کے ذریعہ سے ماں باپ/ دیکھ ریکھ کرنے والے اپنے بچوں کی ضرورت کے مطابق مدد کر پائیں۔

6.13۔زیادہ تر کلاسوں میں ایسے بچے ہوتے ہیں، جن میں سیکھنے کے نظریہ سے کچھ خاص معذوری ہوتی ہے، جنہیں لگاتار مدد کی ضرورت ہوتی ہے، تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایسے معاملوں میں جتنی جلدی مدد شروع کی جاتی ہے، آگے ترقی کی امیدیں اتنی بہتر نظر آتی ہیں۔اساتذہ کو سیکھنے سے متعلق اس طرح کی معذوری کی شناخت کرنے اور ان کو دور کرنے کے لیے منصوبہ بنانے میں خاص طور پر تعاون ملنا چاہیے۔اس کے لیے کیے جانے والے خاص کاموں، جن میں مناسب تکنیک کی مدد سے کی جانے والی کوششیں بھی شامل ہوں گی۔بچوں کو اپنی رفتار کے مطابق کام کرنے کی آزادی دینا، ہر بچے کی صلاحیت کا فائدہ اٹھانے کے نظریہ سے نصاب کو ہر ایک کے قابل اور لچکدار بنانا اور ساتھ ہی مناسب جائزہ اور سند کے لیے ایک مناسب ماحولیاتی نظام بنانا، پرکھ (PARAKH) کے نام سے مجوزہ جدید قومی تشخیصی مرکز سمیت جائزہ اور سند دینے کی ایجنسیاں گائڈ لائن بنائیں گی اور بنیادی سطح سے لے کر اعلیٰ تعلیم (داخلہ امتحانوں سمیت) کی سطح تک اس

طرح کے جائزہ کے انعقاد کے لیے مناسب طریقوں کی سفارش کریں گی جس سے سیکھنے میں معذور سبھی طلبہ کے لیے مساوی پہونچ اور مواقع کو یقینی بنایا جاسکے۔

6.14۔ خاص معذوری والے بچوں (سیکھنے سے متعلق معذوری سمیت) کو کیسے پڑھایا جایے، اس کے بارے میں بیداری اور واقفیت کو سبھی اساتذہ کی تربیت کے پروگرام کا لازمی جزو ہونا چاہئے۔ ساتھ ہی صنفی حساسیت اور کم نمائندگی والے طبقات کے تئیں حساسیت پیدا کی جانی چاہئے، جس سے ان کی حصہ داری کی صورت حال کو بہتر کیا جاسکے۔

6.15۔ اسکولوں کی متبادل شکلوں کو یا تدریسی طرز کے متبادل انداز کو اپنی روایات کو برقرار اور محفوظ رکھنے کی ترغیب دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے مضامین، تعلیم کے شعبوں اور نصاب کو قومی نصاب کے مطابق جمع کرنے میں مدد دی جائے گی، تاکہ اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں ان کے طلبہ کی کم حصہ داری کو رفتہ رفتہ بڑھایا جاسکے۔ ایسے اسکولوں کو سائنس، حساب، مطالعۂ سماج، ہندی، انگریزی، ریاستی زبانوں یا دیگر متعلقہ مضامین کو اپنے نصاب میں شامل کرنے کے لیے مالی اعانت فراہم کی جائے گی۔ جیسا کہ ان اسکولوں کی خواہش ہو سکتی ہے۔ یہ روایتی ثقافتی یا مذہبی اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کو درجہ اول سے بارہویں تک کے لیے متعارف کیے گئے تعلیمی نتائج کو حاصل کرنے کے قابل بنائے گا۔ اس کے علاوہ ایسے اسکولوں میں طلبہ کو این ٹی اے کے ذریعہ ریاستی یا دیگر بورڈ امتحانوں اور جائزے کے لیے حاضر ہونے کی ترغیب دی جائے گی۔ اور اس طرح اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ لیا جائے گا، سائنس، حساب، زبان اور مطالعۂ سماج کی تعلیم میں اساتذہ کی صلاحیتوں کو جدید تعلیمی مشقوں کے لیے واقفیت پیدا کرنے نیز دیگر طریقوں سے بڑھایا جائے گا۔ لائبریریوں اور تجربہ گاہوں کو مضبوط کیا جائے گا اور کتابوں، میگزینز وغیرہ جیسے پڑھنے کے لیے کافی مواد اور دیگر درس وتدریس کے مواد فراہم کرائے جائیں گے۔

6.16۔ ایس ای ڈی جی کے تحت اور اوپر ذکر کیے گئے پالیسی کے نکات کے تناظر میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی تعلیمی ترقی میں عدم مساوات کو دور کرنے پر خاص توجہ دی جائے گی، اسکولی تعلیم میں حصہ داری بڑھانے کی کوششوں کے تحت سبھی ایس ای ڈی جی سے ہونہار اور باصلاحیت طلبہ کے لیے بڑے پیمانے پر پسماندہ علاقوں میں خصوصی ہاسٹل، برج کورس اور فیس معاف کرنے نیز اسکالرشپ کے ذریعہ سے مالی مدد خاص کر کے سکینڈری سطح پر فراہم کی جائے گی، تاکہ اعلیٰ تعلیم میں ان کے داخلہ کو آسان بنایا جاسکے۔

6.17۔ وزارت دفاع کے زیر اہتمام، ریاستی حکومتیں اپنے سکینڈری اور ہائر سکینڈری اسکولوں میں جو قبائلی اکثریتی علاقوں میں واقع ہیں این سی سی کے ونگ کھولنے کی حوصلہ افزائی کر سکتی ہیں۔ اس سے طلبہ کی فطری صلاحیت اور انفرادی قابلیت کا استعمال کیا جاسکے گا، جس کے نتیجے میں وہ دفاعی افواج میں کامیاب کیریئر تلاش کرنے کی طرف راغب ہوں گے۔

6.18۔ ایس ای ڈی جی طلبہ وطالبات کے لیے دستیاب اسکالرشپ، مواقع اور اسکیموں میں حصہ لینے کے نظریہ سے اور مساوات کو بڑھانے کے لیے کچھ آسان طریقے رائج کیے جائیں گے، جیسے کسی ایک ایسی ایجنسی یا ویب سائٹ کے ذریعہ سے درخواستیں لینا جو سبھی طلبہ تک ان اسکیموں، اسکالرشپ یا مواقع کی رسائی یقینی بنائے اور سنگل ونڈو سسٹم کے ذریعہ ان کی درخواست یقینی بنائے۔

6.19۔ مذکورہ بالا ساری پالیسیاں اور اقدامات تمام ایس ای ڈی جی (SEDGs) کے لئے مکمل شمولیت اور مساوات کے حصول کے لئے قطعی ناگزیر ہیں؛ لیکن وہ کافی نہیں ہیں۔ اس کے لیے اسکول کے کلچر میں تبدیلی بھی ضروری ہے، اسکول کے نظام تعلیم میں شامل تمام شرکاء؛ بشمول معلمین، صدر مدرسین، منتظمین، مشیران، اور طلبہ، تمام طلبہ کی ضروریات، شمولیت اور مساوات کے تصورات، اور تمام افراد کی عزت، وقار، اور راز داری کے بارے میں حساس ہوں گے۔ اس طرح کا تعلیمی ماحول طلبہ کو مضبوط فرد بننے میں مدد کرنے کا سب اچھا ذریعہ ہوگا۔ جو

اس کے نتیجے میں ایسا سماج بنانے کے قابل ہوں گے جو اپنے سب سے کمزور شہریوں کے لیے بھی جواب دہ ہے۔شمولیت اور مساوات اساتذہ کی تعلیم کا ایک اہم پہلو بن جائے گا، (اور اسکولوں میں ہر طرح کی ٹریننگ کے لیے بھی مثلاً لیڈرشپ، انتظامی و دیگر عہدوں کی ٹریننگ) ساتھ ہی تمام طلبہ کے لیے بہترین رول ماڈلز لانے کی سمت میں یہ کوشش کی جائے گی کہ ایس ای ڈی جی (SEDGs) کے اعلی معیار کے اساتذہ اور رہنماؤں کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقرری کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

6.20۔طلبہ کو اساتذہ اور اسکول کے دوسرے ملازمین (جیسے تربیت یافتہ سماجی کارکن اور مشیر کار) وغیرہ کے ذریعہ لائی گئی اس نئی اسکولی ثقافت و نصاب میں آئی تبدیلیوں کے ذریعہ سے حساس بنایا جائے گا۔اسکولی نصاب میں ابتدائی تعلیم اور انسانی اقدار کے بارے میں مواد شامل ہوگا مثلاً سبھی لوگوں کا احترام، ہمدردی، رواداری، انسانی حقوق، صنفی مساوات، عدم تشدد، عالمی شہریت، شمولیت اور مساوات نصاب میں شامل ہوں گے۔اس میں مختلف تہذیبوں، ثقافتوں، مذاہب، زبانوں اور صنفوں پر مبنی شناخت وغیرہ کے بارے میں زیادہ تفصیلی معلومات شامل ہوگی جو تنوع کے تئیں احترام اور حساسیت کو پیدا کرے گی۔کسی بھی اسکول کے نصاب تعلیم میں کسی بھی قسم کے تعصب اور دقیانوسی تصورات کو ختم کر دیا جائے گا، اور ایسے مواد زیادہ مقدار میں شامل کیے جائیں گے جو تمام برادریوں سے متعلق اور مربوط ہیں۔

7۔اسکول کمپلیکس/کلسٹرز کے ذریعہ موثر ریسورسنگ اور موثر گورننس

7.1۔اب جامع تعلیمی نظام پر مشتمل سروشکشا ابھیان (ایس ایس اے) کے زیر انتظام ملک کے تمام صوبوں میں ہونے والی اہم کوششوں کے ذریعہ ہر بستی میں پرائمری اسکولوں کے قیام نے پرائمری اسکولوں تک عالمی سطح پر رسائی کو یقینی بنانے میں مدد فراہم کی ہے۔لیکن اس سے کئی ایسے اسکول بھی وجود میں آئے ہیں جہاں طلبہ کی تعداد کافی کم ہے۔یو ڈائز 17-2016 کے اعداد و شمار کے مطابق ہندوستان کے 28% سرکاری پرائمری اسکولوں اور 14.8% اپر پرائمری اسکوں میں 30 سے بھی کم طلبہ پڑھتے ہیں۔درجہ 1 سے 8 تک کے اسکولوں میں ہر کلاس میں اوسطاً 14 طلبہ ہیں، جب کہ بہت سے اسکولوں میں تو یہ اوسط 6 سے بھی کم ہے۔سال 17-2016 میں 1,08,017 اسکول ایک ہی استاذ والے اسکول تھے۔اس میں سے زیادہ تر (85743) درجہ اول سے پنجم والے پرائمری اسکول تھے۔

7.2۔ان کم تعداد والے اسکولوں کی وجہ سے اساتذہ کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ معاشی وسائل کی فراہمی کے تناظر میں اچھے اسکولوں کو چلانے میں پیچیدگی آئی ہے اور ان کو چلانا دشوار ہو گیا ہے۔اساتذہ کو اکثر ایک ساتھ کئی کلاسوں میں پڑھانا پڑتا ہے، اور کئی مضامین کو پڑھانا پڑتا ہے، جس میں وہ مضمون بھی شامل ہو سکتے ہیں جن میں ان کا پہلے سے کوئی بیک گراؤنڈ نہیں ہے، مثلاً موسیقی، آرٹ، کھیل جیسے اہم شعبوں کی تعلیم بہت مرتبہ نہیں ہو پاتی ہے، اور جسمانی وسائل، جیسے لیب اور کھیلوں کے ساز و سامان اور لائبریری کی کتابیں، اسکولوں میں دستیاب نہیں ہوتی ہیں۔

7.3۔چھوٹے اسکولوں کو الگ تھلگ کرنے کا بھی تعلیم اور درس و تدریس کے عمل پر منفی اثر پڑتا ہے۔اساتذہ جماعتوں اور ٹیموں میں بہترین کام کرتے ہیں، اور اسی طرح طلبہ بھی گروپ میں اچھا کام کرتے ہیں۔چھوٹے اسکول گورننس اور نظم و نسق کے لئے انتظامی اعتبار سے بھی چیلنج پیش کرتے ہیں۔جغرافیائی وسعت، رسائی کی چیلنجنگ صورت حال اور اسکولوں کی بہت بڑی تعداد تمام اسکولوں تک یکساں طور پر پہنچنے کو مشکل بنا دیتی ہے۔انتظامی ڈھانچوں کو اسکول کی تعداد میں اضافے یا جامع تعلیمی منصوبہ کے مشترکہ ڈھانچہ میں نہیں جوڑا گیا ہے۔

7.4۔اگرچہ اسکولوں کا استحکام ایک آپشن ہے جس پر اکثر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے، لیکن اسے بہت ہی سوچ سمجھ کر انجام دیا جانا چاہئے، اور صرف اسی صورت میں جب یہ یقینی ہو کہ اس کی رسائی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔اس کے باوجود اس طرح کے اقدامات کے نتیجہ میں صرف

محدود استحکام کا امکان ہے، اوراس سے چھوٹے اسکولوں کی بڑی تعداد کے سامنے پیش آئندہ مجموعی ساختی مسئلہ اور چیلنجوں کا حل نہیں ہوگا۔

7.5۔ ان چیلنجوں کو ریاستی/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کے ذریعہ 2025 تک اسکولوں کا گروپ بنانے یا ان کی تعداد کو ایک مشترکہ شکل دینے کے لیے جدید طریقے اپنا کر اقدامات کیے جائیں گے۔ اس طرح کے اقدامات کا مقصد یہ یقینی بنانا ہوگا کہ (الف) ہر اسکول میں آرٹ، موسیقی، سائنس، کھیل، زبان، پیشہ ورانہ مضامین وغیرہ سمیت سبھی مضامین کو پڑھانے کے لیے کافی تعداد میں مشیران (کاؤنسلر)/تربیت یافتہ سماجی کارکن اور استاذ (مشترکہ یا دوسری صورت میں) موجود ہوں (ب) ہر اسکول میں کافی وسائل (مشترکہ یا دوسری صورت میں) موجود ہوں، جیسے کہ ایک لائبریری، سائنس لیبوریٹری، کمپیوٹر لیب، ہنر لیب، کھیل کا میدان، کھیل کے ساز و سامان جیسی سہولتیں وغیرہ (ج) اساتذہ، طلبہ اور اسکولوں کی علاحدگی کو دور کرنے کے لیے سماج کے ساتھ ایک مشترکہ فکر پیدا کر کے مشترکہ پیشہ ورانہ ترقی کے پروگراموں، درس و تدریس کے مواد کا اشتراک، مشترکہ طور پر مواد کی تیاری، آرٹ اور سائنس کی نمائش، کھیل سرگرمیاں، کوئیز اور ڈبیٹ اور میلے جیسی مشترکہ سرگرمیوں کا انعقاد اور (د) معذور بچوں کی تعلیم کے لیے اسکول میں تعاون اور مدد (ہ) اسکولی نظام کے گورننس میں اصلاح کے لیے عمل درآمد سے متعلق باریکیوں کے فیصلے اسکولی گروپ کی سطح پر چھوڑ دیا جائے، جہاں اس طرح کے فیصلے مقامی سطح پر پرنسپل، استاذ یا دیگر اسٹیک ہولڈروں کے ذریعہ ہی لیے جائیں۔ اور بنیادی سطح سے سیکنڈری سطح تک کے ایسے اسکولوں کے گروپ کو ایک ایک مربوط نیم خودمختار یونٹ کے طور پر دیکھا جائے گا۔

7.6۔ مندرجہ بالا کاموں کی تکمیل کے لیے ایک ممکنہ طریقہ کار کے طور پر اسکول کمپلیکس کے نام سے ایک اجتماعی ڈھانچے کا قیام ہوگا، جس میں ایک سیکنڈری اسکول شامل ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ پانچ سے دس کلومیٹر کے دائرے میں موجود اپنے آس پاس کے علاقوں میں نچلے درجات کی تعلیم دینے والے دیگر تمام اسکول بشمول آنگن باڑی مراکز بھی شامل ہوں گے۔ یہ مشورہ سب سے پہلے تعلیمی کمیشن کے ذریعہ (66-1964) میں دیا گیا تھا، لیکن اس پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ پالیسی جہاں بھی ممکن ہو اسکول کے کمپلیکس/کلسٹر کے خیال کی مضبوطی کے ساتھ تائید کرتی ہے۔ اسکول کمپلیکس/کلسٹر کا مقصد وسائل کی زیادہ سے زیادہ کارکردگی اور زیادہ موثر کام کرنا، تعاون باہمی، قیادت، حکمرانی، اور کلسٹر میں اسکولوں کا نظم و نسق ہوگا۔

7.7۔ اسکول کمپلیکس/کلسٹر بننے سے اور کلسٹر میں وسائل کے مشترکہ استعمال سے دوسرے بھی بہت سے فائدے ہوں گے، جیسے معذور بچوں بہتر تعاون، زیادہ متنوع مضامین پر مبنی اسٹوڈنٹ کلب اور اسکول کے احاطہ میں تعلیم/کھیل/ دستکاری پر مبنی پروگراموں کا انعقاد؛ آرٹ، موسیقی، زبان اور جسمانی تعلیم کے اساتذہ کے مشترکہ استعمال سے کلاس روم میں ورچوئل کلاس روم (آن لائن کلاس روم) کے انعقاد کے لیے آئی سی ٹی ٹولس کے استعمال سمیت ان سرگرمیوں کو زیادہ جامع بنایا جاسکتا ہے، ان میں سماجی کارکن اور مشیروں (کاؤنسلر) کی مدد سے طلبہ کے لیے بہتر تعاون کی دستیابی، بہتر داخلہ، حاضری اور حصولیابیوں میں بہتری لانے اور اسکول کمپلیکس انتظامی کمیٹیوں (صرف اسکول کی انتظامی کمیٹیوں کے بجائے) کے ذریعہ سے بہتر اور مضبوط گورننس، جائزہ، نگرانی، جدیدکاری اور مقامی اسٹیک ہولڈروں کے ذریعہ کیے جانے والے اقدامات شامل ہیں۔ اسکولوں، اسکولوں کے ذمہ داروں، اساتذہ، طلبہ، معاون ملازمین، بچوں کے ماں باپ اور مقامی شہریوں کی بڑی اور فعال جماعتوں کی بنیاد پر وسائل کا عمدہ استعمال کرتے ہوئے پورے تعلیمی نظام کو توانائی بخش اور قابل بنایا جائے گا۔

7.8۔ اسکول کمپلیکس/کلسٹر نظام سے اسکولوں کا گورننس بھی بہتر اور زیادہ کارآمد بنے گا، پہلے، ڈی ایس ای اسکول کمپلیکس/کلسٹر کو اختیار منتقل کرے گا، جو نیم خودمختار یونٹ کے طور پر کام کرے گا۔ ضلع تعلیمی افسر (ڈی ای او) اور بلاک تعلیمی افسر (بی ای او) ہر اسکول

کمپلیکس/کلسٹر کو ایک یونٹ مان کر اس کے ساتھ کام کریں گے۔ یہ کمپلیکس خود ڈی ایس ای کے سپرد کردہ کچھ کاموں کو انجام دے گا اور اس کے اندر موجود انفرادی اسکولوں کے ساتھ معاملہ کرے گا۔ ڈی ایس ای کے ذریعہ اسکول کمپلیکس/کلسٹر کو کافی خودمختاری دی جائے گی، جس کی بنیاد پر وہ قومی نصاب فریم ورک (این سی ایف) اور ریاستی نصاب فریم ورک (ایس سی ایف) کی پاسداری کرتے ہوئے مربوط تعلیم کی فراہمی کی سمت میں ضروری تخلیقی اقدام کریں گے اور تعلیمی درسگاہوں، نصاب وغیرہ کے ساتھ تجربہ کرنے کے لئے خودمختار ہو پائیں گے۔ اس تنظیم کے تحت، اسکول مضبوط ہوں گے، زیادہ آزادی کے ساتھ کام کرسکیں گے، اور اس سے کمپلیکس زیادہ تخلیقی اور ذمہ دار بنیں گے، دریں اثناء ڈی ایس ای اعلیٰ اہداف پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل ہو جائے گا، جن کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ نظام کی مجموعی تاثیر کو بہتر بنایا جاسکے۔

7.9۔ ان کمپلیکس/کلسٹر کے ذریعہ کثیر مدتی اور قلیل مدتی دونوں طریقہ سے ایک منصوبہ بند طور پر کام کرنے کا ماحول پروان چڑھے گا۔ اسکول ایس ایم سی کی مدد سے اپنی اسکیمیں (ایس ڈی پی) بنائیں گے، اسکولوں کے منصوبوں کی بنیاد پر اسکول کمپلیکس/کلسٹر کے لیے ترقیاتی منصوبہ بنایا جائے گا، ایس سی ڈی پی میں کمپلیکس سے متعلق دیگر سبھی اداروں، جیسے پیشہ ور تعلیمی اداروں کے منصوبے شامل ہوں گے اور انہیں کمپلیکس کے پرنسپل اور اساتذہ ایس سی ایم سی کی مدد سے تیار کریں گے۔ اور اس منصوبہ کو عمومی طور پر دستیاب کرایا جائے گا۔ منصوبوں میں انسانی وسائل، تعلیمی و تدریسی وسائل، جسمانی وسائل اور بنیادی ڈھانچہ، بہتری کے اقدامات، مالی وسائل، اسکول ثقافت سے متعلق اقدامات، اساتذہ کی ترقی کے منصوبے، اور تعلیمی نتائج سے متعلق اہداف شامل ہوں گے۔ اس میں سیکھنے والی فعال و متحرک جماعتوں کو تیار کرنے کے لئے اسکول کمپلیکس میں اساتذہ اور طلبہ کا فائدہ اٹھانے کی کوششوں کی تفصیل ہوگی۔ ایس ڈی پی اور ایس سی ڈی پی وہ ذرائع ہوں گے جن سے ڈی ایس ای سمیت سبھی اسٹیک ہولڈر رابطہ بنائے رکھیں گے۔ ایس ایم سی اور ایس سی ایم سی، ایس ڈی پی اور ایس سی ڈی پی کا استعمال اسکولوں کے طریقۂ کار اور سمت پر نظر رکھنے کے لیے کیا جائے گا اور ان کے ذریعہ منصوبوں پر عمل آوری میں مدد ملے گی۔ ڈی ایس ای، بی ای او جیسے مناسب افسران کے ذریعہ ہر اسکول کمپلیکس کے ایس سی ڈی پی کو منظوری حاصل ہوگی، اس کے بعد ڈی یس ای ان منصوبوں کی کامیابی کے لیے قلیل مدتی (ایک سال) اور کثیر مدتی (5-3 سال) وسائل (مالی، انسانی اور جسمانی وسائل وغیرہ) مہیا کرائیں گے۔ تعلیمی نتائج کو حاصل کرنے کے لیے دیگر تمام متعلقہ مدد بھی اس کے ذریعہ فراہم کی جائے گی۔ ڈی ایس ای اور ایس سی ای آر ٹی سبھی اسکولوں کے ساتھ ایس ڈی پی اور ایس سی ڈی پی کی ترقی کے لئے مخصوص اصول (جیسے، مالی، عملہ، عمل سے متعلق) اور فریم ورک دستیاب کرائے گی، جن پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی اور ترمیم کی جائیگی۔

7.10۔ پرائیوٹ اور سرکاری اسکولوں سمیت سبھی اسکولوں کے بیچ باہمی تعاون اور مثبت تال میل بڑھانے کے لیے پورے ملک میں ایک پرائیوٹ اور ایک سرکاری اسکول کو آپس میں ملحق کیا جائے گا، جس سے ایسے ملحق اسکول ایک دوسرے مل/سیکھ سکیں۔ اور ممکن ہو تو ایک دوسرے کے وسائل سے بھی فائدہ اٹھاسکیں۔ جہاں ممکن ہو پرائیوٹ اسکولوں کے بہترین طریقہ کار کا دستاویز تیار کیا جائے گا اور اس اسرکاری اسکولوں کے ساتھ اشتراک کیا جائے گا اور سرکاری اسکولوں کے مروجہ طریقہ کار میں اس کو شامل کیا جائے گا۔

7.11۔ ہر صوبے/ضلع کو ترغیب دی جائے گی کہ وہ ''بال بھون'' قائم کرے، جہاں ہر عمر کے بچے ہفتہ میں ایک یا ایک سے زیادہ بار (مثلاً ہفتہ کے آخر میں) جاسکیں، اور آرٹ، کھیل اور کیریر سے متعلق سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں، ایسے بال بھون جہاں ممکن ہو اسکول کمپلیکس ☆ کلسٹر کے حصے بھی ہو سکتے ہیں۔

7.12۔اسکول پورے سماج کے لیےجشن اوراعزاز کا مرکز ہونا چاہئے ، ایک ادارہ کے طور پر اسکول کی شان کو دوبارہ قائم کرنا چاہئے اور اسکول کا یوم تاسیس جیسے اہم دن کو سماج کے ساتھ مل کر منایا جانا چاہئے ۔اس دن اسکول کے اہم سابق طلبہ کی فہرست آویزاں کی جانی چاہئے اوران کا اعزاز ہونا چاہئے ۔مزید برآں ،اسکول کے بنیادی ڈھانچے کی غیر استعمال شدہ سہولیات کا استعمال اسکول کے غیر تدریسی اوقات میں سماج کے لئے سماجی ،فکری ،اور رضا کارانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے اور معاشرتی ہم آہنگی کوفروغ دینے کے لئے کیا جانا چاہئے جس سے اسکول ''سماجی چیتنا مرکز'' کے طور پر اپنا کردار نبھائے ۔

8۔اسکول کی تعلیم کے لئے معیاری ترتیب اور منظوری:

8.1۔اسکول ایجوکیشن ریگولیٹری نظام کا ہدف لازمی طور پر تعلیمی نتائج کو مسلسل بہتر بنانا ہے ۔یہ اسکولوں پر حد سے زیادہ پابندی نہیں لگائے گا، اختراعی سرگرمیں سے نہیں روکے گا، یا اساتذہ، پرنسپلز یا طلبہ کے جذبے او ہمت میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔ بہر حال، ضابطے کا مقصد اسکولوں اوراساتذہ کواعتماد کے ساتھ بااختیار بنانا ہے، تاکہ ان کو اس قابل بنایا جاسکے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں اور اپنی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں، جبکہ نظام کی سلمیت تمام مالیات، طریقہ کار اور تعلیمی نتائج کو مکمل شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کرنے کے ذریعہ یقینی بنائی جائے گی۔

8.2۔اس وقت اسکول کے نظام تعلیم کے نظم ونسق کے تمام اہم فرائض یعنی عوام کو تعلیم کی فراہمی ،تعلیمی اداروں کا نظم ونسق ،اور پالیسی سازی - ایک ہی ادارہ ، یعنی محکمہ اسکول ایجوکیشن یا اس کے ذیلی ادارے سنبھال رہے ہیں ۔اس کے نتیجہ میں مفادات کا ٹکراؤ اور طاقت کا حد سے زیادہ مضبوط ارتکاز ہوتا ہے ۔اس کا ایک اور نتیجہ اسکول کے نظام کے غیر موثر انتظام کی شکل میں بھی سامنے آتا ہے، کیوں کہ معیاری تعلیم کی فراہمی کی سمت میں ہورہی کوششیں اسکول ایجوکیشن کے محکمے کے ذریعہ لازمی طور پر عمل میں لائے جارہے ضابطوں اور دوسرے کرداروں کی وجہ سے اکثر اپنی سمت سے انحراف کر لیتی ہیں ۔

8.3۔موجودہ انضباطی نظام جہاں ایک طرف منافع بخش نجی اسکولوں کے ذریعہ بڑے پیمانے پر تعلیم کو کاروبار بنانے کے عمل اور گارجینز کے معاشی استحصال پر قابو نہیں پا سکا ہے ۔ وہیں دوسری طرف یہ غیر ارادی طور پر عوامی مفادات کے لیے وقف پرائیوٹ/مخیّر اسکولوں کی حوصلہ شکنی بھی کرتا ہے ۔سرکاری اور نجی اسکولوں کے ضوابط کے سلسلہ میں بہت زیادہ عدم توازن رہا ہے، حالانکہ دونوں قسم کے اسکولوں کے مقاصد ایک جیسے ہونے چاہئیں ؛ یعنی معیاری تعلیم فراہم کرنا۔

8.4۔ پبلک ایجوکیشن سسٹم ایک متحرک جمہوری معاشرے کی بنیاد ہے، اور ملک کے لیے اعلیٰ ترین سطح کے تعلیمی نتائج حاصل کرنے کے لیے اس کے نظم ونسق کے طریقہ کو تبدیل کرنا اور مضبوط بنانا اشد ضروری ہے ۔ساتھ ہی نجی/مخیّر اسکولوں کی بھی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور انہیں ایک اہم اور فائدہ مند کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جانا چاہئے ۔

8.5۔اسکولی تعلیمی نظام سے متعلق ذمہ داریاں اور اس کے ضابطۂ اخلاق سے متعلق اس پالیسی کے کلیدی اصول اور خاص سفارشیں مندرجہ ذیل ہیں ۔

(الف) اسکول ایجوکیشن کا محکمہ جو اسکولی تعلیم میں ریاستی سطح کا سب سے اعلیٰ ادارہ ہے، وہ پبلک ایجوکیشن سسٹم کی مستقل بہتری کے لئے مجموعی طور پر نگرانی اور پالیسی سازی کا ذمہ دار ہوگا۔ یہ سرکاری اسکولوں کی بہتری اور مفادات کے تصادم کو کم کرنے پر خاطر خواہ توجہ کو یقینی بنانے کے لئے اسکولوں کے ضابطوں اور اس کے عمل میں یا اسکولوں کے نظم وضبط میں شامل نہیں ہوگا۔

(ب) پورے ریاست کے سرکاری اسکولوں کے نظام تعلیم کے لئے تعلیمی کاموں اور خدمات کی فراہمی کا ذمہ دار ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن (جن میں ڈی ای او اور بی ای او وغیرہ شامل ہیں) ہوگا۔ یہ تعلیمی نظم وضبط اور ضابطوں سے متعلق پالیسیوں کو نافذ کرنے کا کام آزادانہ طریقہ پر کرے گا۔

(ج) اسکول سے پہلے کی تعلیم میں لازمی معیار کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لئے نجی، عوامی، اور مخیر سبھی طرح کے تعلیمی اداروں میں تعلیم کے تمام مراحل کے لئے ایک موثر کوالٹی ریگولیشن یا منظوری کا نظام قائم کیا جائے گا۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ سبھی اسکول پیشہ ورا ور اصولوں سے متعلق مقرر کردہ کم سے کم معیارات کی پابندی کرتے ہیں، ریاست/ مرکز کے زیر انتظام علاقے ریاست بھر میں ایک آزاد، اسٹیٹ اسکول اسٹینڈرڈز اتھارٹی (State School Standards Authority) یعنی SSSA کے نام سے ایک ریاستی سطح کا ادارہ قائم کریں گے۔ ایس ایس ایس اے کچھ بنیادی معیارات (مثلاً بچاؤ، حفاظت، بنیادی ڈھانچہ، مضامین اور درجات کے اساتذہ کی تعداد، مالی امکانات، اور نظم وضبط کا عمدہ طریقۂ کار) کے متعلق کم سے کم لازمی معیارات قائم کریں گے، جسکی پابندی سبھی اسکولوں کو کرنی ہوگی۔ ایس سی ای آر ٹی کے ذریعہ مختلف اسٹیک ہولڈروں، خاص طور پر اساتذہ اور اسکولوں سے صلاح مشورہ کے ذریعہ ہر ریاست کے لیے ان اصولوں کا خاکہ تیار کیا جائے گا۔

عمومی نگرانی اور جواب دہی کے لیے ایس ایس ایس اے کے ذریعہ مقرر کردہ سبھی بنیادی انضباطی معلومات کو شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جن بنیادیوں پر معلومات کو عام کیا جانا ہے اس کا خاکہ ایس ایس ایس اے کے ذریعہ اسکولوں کے لیے معیارات طے کرنے کی پوری دنیا میں کی جا رہی بہترین پہلوں کے مطابق طے کیا جائے گا۔ یہ معلومات سبھی اسکولوں کے ذریعہ اپ ڈیٹ کی جائیں گی، اور اپنی سرکاری ویب سائٹوں پر جنھیں ایس ایس ایس اے کے ذریعہ چلایا جاتا ہے مہیا کروانی ہوگی۔ سرکاری ڈومین میں اٹھائی گئی یا پھر عوامی زندگی سے جڑے ہوئے اسٹیک ہولڈروں یا دیگر لوگوں کی کسی بھی شکایت کو ایس ایس ایس اے کے ذریعہ حل کیا جائے گا، باقاعدگی سے وقفے وقفے پر کچھ منتخب طلبہ سے آن لائن فیڈ بیک (تبصرے) منگوائے جائیں گے، تاکہ وقت وقت پر اہم مشورے مل سکیں۔ ایس ایس ایس اے کے سبھی کاموں میں مہارت اور شفافیت یقینی بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا مناسب طریقہ پر استعمال کیا جائے گا۔ اس سے اسکولوں کے ذریعہ اس وقت اٹھائے جانے والے ریگولیٹری مینڈیٹ کا بہت حد تک بوجھ کم ہوگا۔

(د) ریاست میں تعلیمی معیارات اور نصاب سمیت تعلیمی معاملات، ایس سی ای آر ٹی (این سی ای آر ٹی کے ساتھ قریبی مشاورت اور تعاون کے ساتھ) کی قیادت میں انجام دیے جائیں گے، جس کو ایک ادارہ کے طور پر مضبوط کیا جائے گا۔ ایس سی ای آر ٹی سبھی اسٹیک ہولڈروں کے ساتھ وسیع مشاورت کے ذریعہ اسکول کوالٹی اسسمنٹ اینڈ ایکریڈیشن فریم ورک (ایس کیو اے ایف School Quality Assessment and Accreditation Framework (SQAAF) تیار کرے گا۔ سی آر سی، بی آر سی اور ڈی آئی ای ٹی جیسے اداروں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے ایس سی ای آر ٹی ایک ''انتظامیہ کو تبدیل کرنے کی کارروائی'' کے تحت کام کرے گا، جو کہ تین سالوں کے اندر یقینی طور پر ان کی صلاحیتوں اور کاموں کے ماحول کو بدل کر انہیں ترقی کے متحرک اداروں کے طور پر قائم کرے گا۔ دریں اثنا اسکول چھوڑنے والے مرحلے پر طلبہ کی صلاحیتوں کی سند دینے کا کام ہر ریاست میں تشخیص/ امتحانات بورڈ کے ذریعہ کیا جائے گا۔

8.6۔ اسکولوں، اداروں، اساتذہ، افسران، برادریوں اور دیگر اسٹیک ہولڈروں کو مضبوط بنانے اور انہیں وسائل سے پُر کرنے والی ثقافت، ڈھانچوں اور سسٹم کے تئیں جوابدہی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ ہر ایک اسٹیک ہولڈر اور تعلیمی نظام میں شریک افراد اعلیٰ سطح کی ایمانداری، مکمل

عزم اور قابل تقلید طریقہ کار کے ساتھ اپنا کردار نبھانے کے لیے جواب دہ ہوں گے۔اس نظام کے ہر کردار سے کیا توقعات ہیں یہ بھی واضح انداز میں ظاہر کیا جائے گا اور ان توقعات کے پیش نظر اسٹیک ہولڈروں کے کام کی تشخیص اور جائزہ سختی کے ساتھ ہوگا۔احتساب کو یقینی بنانے کے لیے جائزہ کا نظام ایک با مقصد اور معروضی طریقۂ کار کے طور پر سامنے آئے گا۔اس میں کارکردگی کے بارے میں پوری معلومات یقینی بنانے کے لیے ردعمل اور جائزہ کے کئی ذرائع ہوں گے،(اس کو طلبہ کے نمبرات کے ساتھ محض معمولی طور پر نہیں منسلک کیا جائے گا)۔جائزہ سے یہ پتہ چلے گا کہ طلبہ کی تعلیمی حصولیابی جیسے نتائج میں دخل اندازی کرنے والے کون سے داخلی یا خارجی عوامل ہیں۔اس سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ تعلیم کے لیے خاص کر اسکول کی سطح پر ٹیم ورک کی ضرورت پڑتی ہے۔سبھی لوگوں کے عہدہ کی ترقی،شناخت اور جوابدہی اسی طرح کے کارکردگی کے جائزہ پر مبنی ہوں گے۔سبھی افسران یہ یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہوں گے کہ یہ ترقی،کارکردگی اور جوابدہی کا نظام مکمل انضباط کے ساتھ اور انتظامی طور پر ان کے کنٹرول میں رہتے ہوئے مناسب طریقہ پر اپنا کام کر رہا ہے۔

8.7۔سرکاری اور پرائیوٹ اسکولوں (مرکزی سرکار کے ذریعہ چلائے جا رہے/ امداد یافتہ/ کنٹرول کیے جانے والے اسکولوں کو چھوڑ کر) کا جائزہ اور سند دینے کا کام مساوی معیار، بنچ مارکوں اور طریقہ کار کی بنیاد پر کیا جائے گا،جو آن لائن اور آف لائن دونوں طرح سے عام انکشاف اور شفافیت پر زور دیتے ہیں،تاکہ عوامی مفاد والے پرائیوٹ اسکولوں کی حوصلہ افزائی کو یقینی بنایا جائے اور کسی طرح کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔معیاری تعلیم کے لیے پرائیوٹ مخیّر کوششوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔جس سے تعلیم جو کہ ایک عوامی خدمت ہے،سب کو حاصل ہو سکے، بچوں کے والدین اور سماج کو ٹیوشن فیس میں من مانے طریقہ پر اضافہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔اسکول کی ویب سائٹ اور ایس ایس اے کی ویب سائٹ پر سرکاری اور پرائیوٹ دنوں اسکولوں کی معلومات کو عام کیا جائے گا۔جس میں (کم از کم) درجات،طلبہ اور اساتذہ کی تعداد کے بارے میں معلومات، پڑھائے جانے والے مضامین، فیس،اور این ایس اور ایس ایس جیسے معیاری تشخیص و جائزہ کی بنیاد پر طلبہ کے تمام نتائج شامل کیے جائیں گے، مرکزی حکومت کے ذریعہ کنٹرول کیے جانے والے/ چلائے جانے والے یا امداد یافتہ اسکولوں کے لیے سی بی ایس ای ایم ایچ آر ڈی کے مشورہ سے ایک فریم ورک تیار کرے گا،سبھی تعلیمی اداروں کو غیر منافع بخش(Not For Profit)ادارہ کے طور پر مساوی معیار اور آڈٹ کے مطابق مانا جائے گا،اگر کوئی منافع باقی بچے تو اس کی سرمایہ کاری دوبارہ تعلیمی شعبہ میں ہی کر دی جائے گی۔

اسکول کے ضابطے سند اور نظم وضبط کے لیے طے شدہ معیار/ انضباطی ڈھانچے اور سہولت کاری کے نظام کی جانچ کی جائے گی،تاکہ گذشتہ دہائی میں حاصل کیے گئے سبق اور تجربات کی بنیاد پر اصلاح کی جا سکے۔اس جانچ کا مقصد یہ یقینی بنانا ہوگا کہ سبھی طلبہ خاص طور پر سہولیات سے محروم طبقات کے طلبہ کے لیے اعلیٰ معیار والی مساوی اسکولی تعلیم بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم (تین سال کی عمر سے) سے لے کر ہائر سکینڈری تعلیم (یعنی بارہویں درجہ تک) لازمی اور مفت ہو۔نتائج پر زور دیا جائے گا اور ان کے ضابطوں کی میکانیکی نوعیت،اور بنیادی وجسمانی ڈھانچوں کو تبدیل کر دیا جائے گا۔اور تقاضوں کو زمین حقائق کے لیے زیادہ موزوں بنایا گیا ہے۔مثال کے طور زمین کا رقبہ،کمروں کا سائز اور شہری علاقوں میں کھیل کے میدانوں کی دستیابی وغیرہ کے بارے میں۔ایسے انتظامات کو ایڈجسٹ اور ڈھیلا کیا جائے گا۔ جس سے ایک محفوظ، مامون،خوشگوار اور نتیجہ خیز جائے تعلیم کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ہر اسکول کو مقامی تقاضوں اور دشواریوں کی بنیاد پر اپنے فیصلے کرنے کے لیے مناسب لچک حاصل ہوگی۔تعلیمی نتائج اور تمام مالی،تعلیمی اور عملیاتی امور کے شفاف انکشاف کو مناسب اہمیت دی جائے گی، اور اسکولوں کے جائزے میں ان کو مناسب طریقے سے شامل کیا جائے گا۔اس سے تمام بچوں کے لیے مفت،مساوی اور معیاری بنیادی اور

ثانوی تعلیم کو یقینی بنانے کے ''**پائیدار ترقیاتی مقصد 4**'' (SDG4) کے حصول کی طرف ہندوستان کی پیش رفت میں مزید بہتری آئے گی۔

8.9۔سرکاری اسکولی نظام تعلیم کا مقصد اعلیٰ ترین معیاری تعلم کا حصول ہوگا، تاکہ اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے والدین کے لئے یہ سب سے پُرکشش پسند بن جائے۔

8.10۔وقتاً فوقتاً پورے نظام کی جانچ کے لیے طلبہ کی خواندگی کے مختلف سطح کے نمونہ کا جائزہ نیشنل اچیومنٹ سروے (این اے ایس) کے ذریعہ لیا جائے گا، جائزہ کے اس کام میں مجوزہ نئے قومی تشخیصی مرکز (PARAKH)، دیگر سرکاری اداروں جیسے کہ این سی ای آر ٹی وغیرہ کے ذریعہ مناسب تعاون کیا جائے گا۔یہ ادارے مختلف کاموں مثلاً اعداد و شمار کے تجزیے کے ساتھ کے ساتھ تشخیصی عمل میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔تشخیص و جائزہ میں سرکاری کے ساتھ ساتھ نجی اسکول کے طلبہ کو بھی شامل کیا جائے گا۔ریاستوں کو بھی مردم شماری پر مبنی اسٹیٹ اسسمنٹ سروے (ایس اے ایس) کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔جس کے نتائج کا استعمال صرف ترقی کے مقاصد کے لیے کیا جائے گا۔اسکولی نظام تعلیم میں متواتر اصلاح کے لیے ان کی مجموعی شناخت اور طلبہ کی پہچان کو ظاہر کیے بغیر ان کے نتائج کو اسکولوں کے ذریعہ عام کیا جائے گا۔مجوزہ نئے قومی تشخیصی مرکز (PARAKH) کے قیام تک این سی ای آر ٹی این اے ایس (National Achievement Survey) کو جاری رکھ سکتا ہے۔

8.11۔آخر میں اسکولوں میں داخل شدہ بچوں اور نوعمروں کو اس پورے عمل میں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ آخر کار اسکول کا نظام ان کے لیے تیار کیا گیا ہے، ان کے تحفظ اور ان کے حقوق پر توجہ دینی چاہئے؛ خاص طور پر لڑکیوں کے تحفظ پر، نوعمروں کے ذریعہ سامنا کیے جانے والے مختلف سنگین معاملوں جیسے منشیات کا استعمال، کئی طرح کی تفریق اور بھید بھاؤ اور استحصال کی رپورٹنگ، بچوں اور نوعمروں کے حقوق یا تحفظ کے خلاف کسی بھی طرح کی خلاف ورزی ہونے پر کارروائی کے لیے واضح محفوظ اور بہتر میکانزم وغیرہ کو اس نظام میں سب سے زیادہ اہمیت دی جانی چاہئے۔ایسے طریقۂ کار کو فروغ دیا جائے گا جو سبھی طلبہ کے لیے موثر، کارآمد، بروقت، معروف اور اولین ترجیح والا ہوگا۔

حصہ دوم: اعلیٰ تعلیم

9۔معیاری یونیورسٹیاں اور کالج: ہندوستان کے ہائر ایجوکیشن سسٹم کے لئے ایک نیا اور دوررس نظریہ

9.1۔اعلیٰ تعلیم انسانی ترقی اور ساتھ ہی معاشرتی فلاح کو فروغ دینے میں بہت ہی ضروری کردار نبھاتی ہے۔جیسا کہ ہمارے آئین میں بھارت کو ایک جمہوری، انصاف پسند، معاشرتی طور پر باشعور، مہذب اور انسانیت پسند قوم کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے اور اس کو ایک ایسے ملک کے طور پر فروغ دینے کا تصور کیا گیا ہے جہاں آزادی، مساوات، بھائی چارہ، اور سب کے لئے انصاف کا جذبہ ہو۔ایک ملک کی اقتصادی ترقی اور روزگار کو قائم کرنے میں بھی اعلیٰ تعلیم ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔جیسے جیسے بھارت تعلیم پر مبنی اقتصادی نظام اور سماج کی طرف بڑھتا جائے گا، ویسے ویسے اور زیادہ ہندوستانی نوجوان اعلیٰ تعلیم کی طرف بڑھیں گے۔

9.1.1۔اکیسویں صدی کی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے معیاری اعلیٰ تعلیم کا لازمی ہدف اچھے، صاحب فکر، ہمہ جہت اور تخلیقی صلاحیتوں کے حامل لوگوں کی ترقی ہونی چاہئے۔یہ ایک فرد کو ایک یا ایک سے زیادہ مخصوص شعبے میں گہرائی کے ساتھ تحقیق و مطالعہ کرنے کا اہل بناتی ہے، اور ساتھ ہی کردار، اخلاقیات اور آئینی اقدار، علمی جستجو، سائنسی رویہ، تخلیقی ہنر، خدمت کا جذبہ، سائنس، معاشرتی علوم، آرٹ، ہیومنٹیز، زبان نیز پیشہ ورانہ اور تکنیکی مضامین سمیت مختلف مضامین میں اکیسویں صدی کی قابلیتوں کو فروغ دیتی ہے۔ایک اعلی معیاری تعلیم کو لازمی طور پر ذاتی کامیابی، روشن خیالی، تعمیری عوامی مشغولیت، اور معاشرے میں نتیجہ خیز شراکت کا اہل بنانا ہوگا۔اس کے ذریعہ طلبہ کو زیادہ معنی بخش اور قابل

اطمینان زندگی اور کام کے کرداروں کے لیے تیار کرنا چاہیئے اور معاشی آزادی کے قابل بنانا چاہیئے۔

9.1.2۔افراد کی جامع نشوونما کے مقصد کے لیے یہ ضروری ہے کہ ماقبل اسکول سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک، سیکھنے کے ہر مرحلے میں مہارت اور اقدار کا ایک متعینہ سیٹ شامل کیا جائے۔

9.1.3۔معاشرتی سطح پر اعلیٰ تعلیم کا مقصد ملک کو روشن خیال، معاشرتی طور پر باشعور، باخبر اور قابل بنانا ہے جو اپنے شہریوں کو ترقی دے سکے اور اپنے مسائل کا مضبوط حل تلاش کر سکے اور ان پر عمل درآمد کر سکے۔اعلیٰ تعلیم ملک میں علم کی تخلیق اور جدت کی اساس بھی بناتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ قومی معیشت کی ترقی میں ایک اہم کردار نبھاتی ہے۔اس لیے اعلیٰ تعلیم کا مقصد صرف ذاتی روزگار کے مواقع کو پیدا کرنا ہی نہیں بلکہ زیادہ متحرک اور سماجی طور پر مربوط کوآپریٹو برادریوں کے ساتھ مل کر ایک خوشحال، مربوط، متمدن، نتیجہ خیز، جدید، ترقی پسند، اور خوشحال قوم کی کلید کی نمائندگی کرنا بھی ہے۔

9.2۔ ہندوستان میں اس وقت اعلیٰ تعلیم کے نظام کو درپیش کچھ بڑی دشواریاں مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) بری طرح سے بکھرا ہوا اعلیٰ تعلیمی ماحولیاتی نظام

(ب) علمی مہارت کے فروغ اور سیکھنے کے نتائج پر کم زور

(ج) مضامین کی سخت تفریق، طلبہ کو بہت پہلے ہی تخصص اور مطالعہ کے تنگ شعبوں کی طرف دھکیل دینا

(د) خاص طور پر معاشرتی اور معاشی طور پر پسماندہ علاقوں میں محدود رسائی، جہاں کچھ ہی ایسی یونیورسٹیاں اور کالج ہیں جو مقامی زبانوں میں تعلیم دیتے ہیں۔

(ہ) اساتذہ اور اداروں کی محدود خودمختاری

(و) میرٹ پرمبنی کیریئر مینجمنٹ، فیکلٹی اور ادارہ جاتی رہنماؤں کی ترقی کے لئے ناکافی طریقہ کار۔

(ز) زیادہ تر یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تحقیق پر کم زور اور تمام شعبوں میں مسابقتی جائزہ لینے والے تحقیقی فنڈز کی کمی؛

(ح) اعلیٰ تعلیمی اداروں میں گورننس اور قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان

(ط) ایک غیر مؤثر ریگولیٹری نظام

(ی) بہت ساری ملحقہ یونیورسٹیاں جن کے نتیجہ میں انڈر گریجویٹ تعلیم کا معیار کم ہے۔

9.3۔ یہ پالیسی اعلیٰ تعلیم کے نظام میں بنیادی تبدیلی اور نئی توانائی دینے کے لیے اس میں پیدا ہونے والے چیلنجوں پر قابو پانے کے لئے کہتی ہے جس سے سبھی نوجوانوں کو ان کے توقعات کے مطابق اعلیٰ معیاری کی مساوی اعلیٰ تعلیم کی فراہمی ہو سکے۔ پالیسی کے وژن میں موجودہ نظام میں درج ذیل کلیدی تبدیلیاں شامل ہیں:

(الف) ایسے تعلیمی نظام کی طرف بڑھنا جس میں بڑے پیمانے پر کثیر موضوعاتی یونیورسٹیاں اور کالج ہوں، کم از کم ہر ضلع میں ایک، اور پورے بھارت میں زیادہ تر اعلیٰ تعلیمی ادارے ایسے ہی ہوں جو مقامی/ ہندوستانی زبانوں میں ذریعہ تعلیم یا پروگرام پیش کرتے ہوں۔

(ب) اور زیادہ کثیر موضوعاتی انڈر گریجویٹ تعلیم کی طرف بڑھنا

(ج) اساتذہ اور اداروں کی خودمختاری کی طرف بڑھنا

(د) طلبہ کے تجربات میں اضافہ کے لیے بہتر تعلیمی نصاب، درس وتدریس، تشخیص، اور طلبہ کو دیے جانے والے تعاون میں بنیادی ترمیم کرنا۔

(ہ) تعلیم، تحقیق، اور خدمت کی بنیاد پر باصلاحیت افراد کی تقرری اور کیریئر میں ترقی کے ذریعے فیکلٹی اور ادارہ جاتی قیادت کی صورت حال کی سالمیت کو برقرار رکھنا۔

(و) ہم مرتبہ لوگوں کے ذریعہ کی گئی نظر ثانی شدہ تحقیق اور یونیورسٹیوں اور کالجوں میں فعال طریقہ پر تحقیق کی بنیاد رکھنے کے لیےایک نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن (این آر ایف) کا قیام

(ز) تعلیمی اور انتظامی خودمختاری والے اعلیٰ ترین قابل آزاد بورڈوں کے ذریعہ اعلیٰ تعلیمی اداروں (HEI) کا گورننس

(ح) پیشہ ورانہ تعلیم سمیت اعلیٰ تعلیم کے سبھی شعبوں کے لیے کسی ایک ریگولیٹر کے ذریعہ ''لچکدار لیکن سخت'' ضابطہ

(ط) متعدد اقدامات کے ذریعہ رسائی، مساوات اور شمولیت میں اضافہ اس کے ساتھ ہی قابل رسائی عوامی تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع، محروم اور نادار طلبہ کے لیے پرائیوٹ/ خیراتی یونیورسٹیوں کے ذریعہ اسکالرشپ میں مناسب اضافہ، اوپن اسکولنگ، آن لائن تعلیم، اور آزاد فاصلاتی تعلیم (اوڈی ایل)؛ معذور طلبہ کے لیے سبھی بنیادی ڈھانچوں اور تدریسی مواد کی فراہمی اور اس تک ان کی رسائی۔

10۔اداروں کا تنظیم نو اور استحکام

10.1۔اعلیٰ تعلیم کے بارے میں اس پالیسی کا بنیادی زور اعلیٰ تعلیمی اداروں کو بڑے اور کثیر موضوعاتی یونیورسٹیوں، کالجوں اور ایچ ای آئی کلسٹروں/تعلیمی مراکز میں تبدیل کرکے اعلیٰ تعلیم کے بکھراؤ کو ختم کرنے پر ہے۔ جس میں ہر تعلیمی ادارے کا ہدف 3000 یا اس سے بھی زیادہ طلبہ کو ترقی دینا ہوگا۔ اس سے اسکالرز اور ہم عمر افراد کی متحرک کمیونٹیاں بنانے، مضامین کے درمیان پیدا شدہ خلیج کو پاٹنے، طلبہ کو ان کی مکمل ذہنی اور شش جہتی ترقی (تخلیقی اور تجزیاتی مضامین اور کھیل سمیت) نیز دیگر مضامین میں اچھی طرح متحرک ہونے میں مدد ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ متعدد مضامین میں فعال تحقیقی برادریوں کو تیار کرنے، نظم وضبط کی اندرونی تحقیق کو فروغ دینے، وسائل، تعلیمی مواد اور افراد کی کارکردگی میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔

10.2۔اعلیٰ تعلیم کے ڈھانچے کے بارے میں یہ پالیسی سب سے بڑی سفارش بڑے اور کثیر موضوعای یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ائی آئی) کلسٹر وں کے متعلق کرتی ہے۔ ہندوستانی قدیم یونیورسٹیوں؛ تکش شیلا، نالندہ، ولّبھی اور وکرم شیلا، جن میں ہندوستان اور دنیا کے ہزاروں طلبہ متحرک کثیر موضوعاتی ماحول میں تعلیم حاصل کرتے تھے، ان یونیورسیوں نے مختلف شعبوں میں بڑی کامیابی کا مظاہرہ کیا جو اس طرح کی بڑی اور کثیر موضوعاتی تحقیقی اور تدریسی یونیورسٹیاں ہی کرسکتی تھیں۔ ہندوستان کو کثیر جہتی صلاحیتوں والے قابل اور جدید افراد پیدا کرنے کے لئے فوری طور پر اس عظیم ہندوستانی روایت کو واپس لانے کی ضرورت ہے، جو پہلے سے ہی دوسرے ممالک کو تعلیمی اور معاشی طور پر تبدیل کررہا ہے۔

10.3۔اعلیٰ تعلیم کے اس نظریہ کے لیے خاص طور پر ایک نئے نظریاتی تاثر/تفہیم کی ضرورت ہوگی، جس کے لیے اعلیٰ تعلیمی ادارہ (ایچ ای آئی) یعنی ایک یونیورسٹی یا کالج کی تشکیل ہوگی۔ یونیورسٹی کا مطلب ہے ایک ایسا کثیر موضوعاتی ادارہ جو اعلیٰ سطح کی تعلیم کے لیے اعلیٰ درجہ کی تدریس، تحقیق اور سماجی حصہ داری کے ساتھ انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجوئیٹ پروگرام چلاتا ہے۔ اس لیے اگر یونیورسٹی کی تعریف کریں تو کئی طرح کے ادارے ہوں گے جو تدریس اور تحقیق کو برابر اہمیت دینے والے ہوں گے، جیسے تحقیق سے متعلق یونیورسٹیاں، اور ایسے ادارے جو معیاری تعلیم پر زیادہ زور دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی نمایاں تحقیق کا انتظام کرتے ہیں یعنی درس وتدریس سے متعلق یونیورسٹیاں۔ ابتدائی طور پر اعلیٰ تعلیم کے ایک بڑے کثیر موضوعاتی تعلیمی ادارے کی تعریف ایک خودمختار ڈگری دینے والے کالج (Autonomous

(degree-granting College) کے طور پر کی جائے گی، جو انڈر گریجویٹ (بیچلر) کی ڈگری دیتا ہے اور بنیادی طور پر انڈر گریجویٹ تعلیم پر مرکوز ہے۔ حالانکہ یہ اسی تک محدود نہیں رہے گا اور اسے اس تک محدود کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے، اور یہ عام طور پر ایک مخصوص یونیورسٹی سے چھوٹا ہوگا۔

10.4۔ درجہ وار منظوری کے ایک شفاف طریقہ کار کے ذریعہ کالجوں کو گریڈڈ خودمختاری دینے کے لیے ایک مرحلہ وار نظام قائم کیا جائے گا۔ منظوری حاصل کرنے کے لیے ہر سطح پر کم سے کم معیار کو پورا کرنے کے لیے کالجوں کی حوصلہ افزائی، رہنمائی اور مدد کی جائے گی، اور انہیں ترغیب دی جائے گی۔ رفتہ رفتہ کچھ عرصہ کے دوران سبھی کالج یا تو ڈگری دینے والے خودمختار کالج بن جائیں گے یا کسی یونیورسٹی کا جزو بن جائیں گے۔ یونیورسٹی کے جزو کے طور پر وہ مکمل طور پر اس یونیورسٹی کا حصہ ہوں گے، اگر وہ چاہیں تو مطلوبہ منظوری کے ساتھ خودمختار ڈگری کالج، تحقیقی یا تدریسی یونیوسٹی کی شکل میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

10.5۔ واضح طور پر یہ ذہن میں رہے کہ ان تینوں طرح کے اداروں کی درجہ بندی علاحدہ علاحدہ نہیں ہے بلکہ ایک تسلسل کے ساتھ ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کو اپنے منصوبوں، اقدامات اور تاثیر کی بنیاد پر ایک زمرے سے دوسرے زمرے میں جانے کی خودمختاری اور آزادی حاصل ہوگی۔ ان اداروں کو نشانزد کرنے کے لیے سب اہم کام ان کے مقاصد اور کاموں پر توجہ دینا ہوگا۔ منظوری کا نظام اس طرح کے اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کے لیے مناسب طریقہ پر مختلف اور متعلقہ اصولوں کو تیار کرے گا اور ان کا استعمال کرے گا۔ تاہم سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) میں اعلیٰ معیار کی تعلیم اور درس وتدریس کی توقعات ایک جیسی ہوں گی۔

10.6۔ تدریس اور تحقیق کے علاوہ اعلیٰ تعلیمی ادارے (ایچ ای آئی) دیگر اہم ذمہ داریاں بھی نبھائیں گے؛ جیسے دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کے فروغ اور قیام میں تعاون، سماجی حصہ داری اور خدمت، طریقۂ کار کے مختلف شعبوں میں شراکت، اعلیٰ تعلیم کے نظام کے لیے پرنسپلوں کی صلاحیت کو پروان چڑھانا اور اسکولی تعلیم میں حصہ داری، جنہیں وہ مناسب وسائل، مراعات اور ڈھانچوں کو مہیا کرانے کے ذریعہ انجام دیں گے۔

10.7۔ 2040 تک سبھی موجودہ اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کا مقصد اپنے آپ کو کثیر موضوعاتی اداروں کی شکل میں قائم کرنا ہوگا۔ بنیادی ڈھانچوں اور وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال اور متحرک کثیر جہتی سماج کی تشکیل کے لیے ہزاروں کی تعداد میں طلبہ کا داخلہ کرانا ہوگا، چونکہ اس کام میں وقت لگے گا، اس لیے سب سے پہلے تمام ادارے 2030 تک کثیر موضوعاتی ادارے بننے کا منصوبہ بنائیں گے اور پھر دھیرے دھیرے طلبہ کے داخلہ کی تعداد مطلوبہ سطح تک بڑھائیں گے۔

10.8۔ پسماندہ علاقوں میں مکمل دستیابی، مساوات اور شمولیت کے لیے مناسب تعداد میں اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کیے جائیں گے اور ان کو فروغ دیا جائے گا۔ 2030 تک ہر ضلع میں یا اس کے قرب وجوار میں کم سے کم ایک بڑا کثیر موضوعاتی اعلیٰ تعلیمی ادارہ (HEI) ہوگا۔ اعلیٰ معیار کے تعلیمی اداروں سرکاری اور پرائیوٹ دونوں کو فروغ دینے کے سمت میں ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے، جن کے اندر ذریعہ تعلیم مقامی/ ہندوستانی زبانیں یا دولسانی ہوں گی۔ اس کا مقصد داخلہ کی مجموعی شرح جو 2018 میں 26.3% تھی اس کو بڑھا کر 2035 تک 50% کرنا ہوگا۔ اگرچہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کئی نئے اداروں کو فروغ دیا جا سکتا ہے، لیکن استعداد کی تخلیق کا ایک بہت بڑا حصہ موجودہ اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کو مستحکم، کافی حد تک وسیع اور بہتر بنانے کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔

10.9۔ بڑی تعداد میں عمدہ عوامی اداروں کی ترقی پر زور دینے کے ساتھ، عوامی اور نجی دونوں طرح کے اداروں کو ترقی دی جائے گی، معیاری

عوامی اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کے لیےعوامی فنڈنگ سپورٹ کی سطح کو بڑھانے کی غرض سے ایک غیر جانبدار اور شفاف نظام ہوگا۔ یہ نظام سبھی عوامی اداروں کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرے گا۔ یہ نظام منظوری کے ضابطوں جیسے شفافیت اور پہلے سے رائج شدہ کسوٹیوں پر مبنی ہوگا۔اس پالیسی کے ضابطوں کے مطابق جو اعلیٰ تعلیمی ادارے (ایچ ای آئی) سب سے بہتر کارکردگی دکھائیں گے انہیں اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ترغیب دی جائے گی۔

10.10۔اداروں کو اپنے پروگراموں کی سیٹوں، رسائی اور مجموعی شرح داخلہ کو بڑھانے اور عمر بھر تعلیم کے مواقع مہیا کرانے (ایس ڈی جی 4) کے لیے آزاد فاصلاتی تعلیم اور آن لائن کورس کو چلانے کا موقع ہوگا۔ بشرطیکہ انہیں ایسا کرنے کے لیے منظوری حاصل ہو۔سبھی آزاد فاصلاتی تعلیمی پروگراموں (ODL) اور (ان کے اجزاء) کے کسی بھی ڈپلوما یا ڈگری کورس کا معیار اور خصوصیات ایچ ای آئی کے کیمپس میں چلائے جارہے اعلیٰ ترین معیار والے پروگراموں کے برابر ہوں گے،اوڈی ایل کے لیے منظور شدہ بہترین اداروں کو اعلیٰ معیار والے آن لائن کورس چلانے کی ترغیب دی جائے گی اوران کی مدد کی جائے گی،ایسے معیاری آن لائن کورسوں کو ایچ آئی ای کے نصاب کے ساتھ مربوط کیا جائے گا اور اس طرح نصابوں کی مشترک شکلوں کو ترجیح دی جائے گی۔

10.11۔ایک ہی اسٹریم والے اداروں (ایچ ای آئی) کو وقت کے ساتھ متحرک کثیر موضوعاتی اداروں یا کثیر موضوعاتی ایچ ای آئی کلسٹر کے جزو کی شکل میں مرحلہ وار طریقہ سے تبدیل کر دیا جائے گا،جنہیں اعلیٰ معیار والے کثیر موضوعاتی اور بین موضوعاتی تدریس وتحقیق کے لیے اہل بنایا جائے گا اوران کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ایک اسٹریم والے ایچ ای آئی میں مختلف مضامین کے فیکلٹیز کو جوڑا جائے گا،جس سے وہ مضبوط ہوں گے۔مناسب منظوری کے حصول کے ذریعے،تمام اعلیٰ تعلیمی ادارے (ایچ ای آئی) رفتہ رفتہ مکمل تعلیمی اور انتظامی خودمختاری کی طرف بڑھیں گے۔تاکہ ایک متحرک ماحول پیدا ہو سکے۔عوامی اداروں کی خودمختاری کو مناسب عوامی فنڈ سپورٹ سے استحکام اور مضبوطی ملیگی۔ایسے نجی ادارے جو عوامی مفاد کے لیے اعلیٰ معیار کی مساوی تعلیم کے لیے پرعزم ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

10.12۔اس پالیسی کے ذریعہ متصور نیا ریگولیٹری نظام درجہ بندی شدہ خودمختاری کے نظام کے ذریعہ اوراسے ایک چیلنج کے طور پر قبول کرتے ہوئے مجموعی طور سے اس کلچر کو مضبوط کرنے،اس کی خودمختاری اور تجدید کی طرف قدم بڑھائے گا اور پندرہ سالوں کے اندر رفتہ رفتہ منظور شدہ کالج (Affiliated College) کا نظام ختم ہو جائے گا۔ ہر ملحق یونیورسٹی اپنے سے وابستہ کالجوں کی رہنمائی کے لیے جوابدہ ہوگی تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھا سکیں، نیز تعلیم اور نصاب سے متعلق معاملات میں کم ازکم لازمی معیار،تعلیم اور تشخیص؛نظم ونسق میں اصلاح، مالی استحکام اور انتظامی مہارت وغیرہ کو حاصل کرسکیں۔فی الوقت کسی یونیورسٹی سے وابستہ سبھی کالج منظوری حاصل کرنے اور خودمختار ڈگری دینے والا کالج بننے کے لیے مقررہ معیار ایک متعینہ مدت میں حاصل کریں گے، یہ ایک مستحکم قومی کوشش کے ذریعے حاصل کیا جائے گا جس میں مناسب رہنمائی اوراس کے لئے حکومت کی مدد شامل ہوگی۔

10.13۔مجموعی طور پر اعلیٰ تعلیم کے شعبہ کا مقصد ایک مربوط اعلیٰ تعلیمی نظام کی تشکیل ہوگی،جس میں صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم شامل ہے۔ یہ پالیسی اوراس کا نقطۂ نظر تمام حالیہ سلسلوں میں شامل سبھی ایچ ای آئیز (اعلیٰ تعلیمی اداروں) پر یکساں طور پر نافذ ہوگا، جو بالآخر اعلیٰ تعلیم کے ایک مربوط ماحولیاتی نظام میں ضم ہو جائے گا۔

10.14۔عالمی طور پر یونیورسٹی کا مطلب اعلی تعلیم کا ایک ایسا کثیر الشعبہ ادارہ ہے جو انڈر گریجویٹ، گریجویٹ،اور پی ایچ ڈی پروگرام پیش کرتا ہے،اور اعلی معیار کی تعلیم اور تحقیق میں مصروف ہے۔ فی الوقت ملک میں موجود اعلی تعلیمی اداروں کے مختلف پیچیدہ نام ہیں، جیسے

''مساوی یا ڈیم یونیورسٹی''(Deemed to be University',)،''وابستہ یونیورسٹی''(Affiliating University',)،''وابستہ ٹیکنیکل یونیورسٹی''(Affiliating Technical University)،''یونٹ یونیورسٹی''(Unitary University)اب ان سب کو معیار کے مطابق لازمی شرائط کو پورا کرنے پر یونیورسٹی کے نام سے بدل دیا جائے گا۔

11۔جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کی جانب

بھارت میں جامع اور کثیر موضوعاتی طریقہ تعلیم کی ایک قدیم روایت رہی ہے، تکش شیلا اور نالندہ جیسی یونیورسٹیوں سے لے کر ایسے کئی جامع ادب ہیں جو مختلف شعبوں میں مضامین کے مجموعہ کو ظاہر کرتے ہیں۔قدیم ہندوستانی ادب جیسے بان بھٹ کی کادمبری تعلیم کو ۶۴ رفنون کے علم کے طور پر متعارف کرتی ہے/ بیان کرتی ہے، اور ان ۶۴ رفنون میں نہ صرف موسیقی اور مصوری جیسے مضامین شامل ہیں بلکہ سائنسی شعبہ جات جیسے کیمسٹری اور حساب، پیشہ ورانہ شعبہ جات جیسے بڑھئی کا کام اور کپڑے سلنے کا کام، صنعت وحرفت جیسے دوائیں بنانا، انجینئرنگ اور ساتھ ہی ساتھ مواصلات، مذاکرات اور مناظرہ اور بحث ومباحثہ کی عملی مہارت (سافٹ اسکلز) بھی شامل ہیں۔انسان کی تخلیقی کوششوں کی تمام شاخوں؛ بشمول ریاضی، سائنس، پیشہ ور مضامین، صنعتی مضامین، اور عملی مہارتوں کو''فنون'' کی مختلف شکلوں میں شامل کرنا واضح طور پر ہندوستانی افکار کی دین ہے۔مختلف فنون کے اس نظریہ کو یا جیسا کہ موجودہ زمانہ میں جن کو لبرل آرٹس (فنون لطیفہ) کہا جاتا ہے ان کو ہندوستانی تعلیم میں پھر سے شامل کرنا ہی ہوگا، چونکہ یہ وہی تعلیم ہے جس کی اکیسویں صدی میں ضرورت ہوگی۔

11.2۔جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ انڈر گریجویٹ تعلیم کے دوران ایسے تدریسی طریقے جو ایس ٹی ای ایم (سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور میتھ میٹکس) کے ساتھ ہیومنٹیز اور آرٹ کی تعلیم کو اکٹھا کرتے ہیں، نیز ان میں تخلیق وجدیدیت، تنقیدی فکر، اعلیٰ درجہ کی فکری صلاحیت، مسائل کے حل کی قابلیت، اجتماعی کام میں مہارت، اظہار خیال کی مہارت، تعلیم میں گہرائی، اور نصاب کے سبھی مضامین پر پکڑ، معاشرت واخلاقیات کے تئیں بیداری ہوتی ہے، ان سے مثبت تعلیمی نتائج حاصل ہوتے ہیں، ساتھ ہی جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کے نقطۂ نظر سے تحقیق کے شعبہ بھی اصلاح اور اضافہ ہوا ہے۔

11.3۔ایک جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کا مقصد انسان کی تمام صلاحیتوں مثلاً علمی، جمالیاتی، معاشرتی، جسمانی، نفسیاتی اور اخلاقی صلاحیتوں کو مجموعی طور پر فروغ دینا ہے۔ایسی تعلیم انسان کی ہمہ جہت ترقی مثلاً آرٹ، ہیومنٹیز، زبان، سائنس معاشرتی علوم، پیشہ وانہ، تکنیکی اور صنعتی شعبوں میں ترقی میں مدد کرے گی، نیز پیشہ ورانہ شعبوں میں اکیسویں صدی کی اہم مہارت، معاشرتی مشغولیت کی اخلاقیات، عملی مہارتوں (سافٹ اسکلز) جیسے مواصلات، مذاکرات، مناظرہ اور بحث ومباحثہ، کسی ایک منتخب شعبہ یا کئی منتخب شعبوں میں بہتر تخصص کے حصول میں بھی مدد کرے گی۔اس طرح کی ایک جامع تعلیم کا حصول سبھی طرح کے طویل المیعاد پیشہ ور، تکنیکی اور صنعتی مضامین سمیت تمام انڈر گریجوئیٹ پروگراموں کا نقطۂ نظر ہوگا۔

11.4۔ایک جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم جو کہ بھارت کی تاریخ میں خوبصورتی کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔حقیقت میں آج اسکولوں کی ضرورت ہے۔تاکہ ہم اکیسویں صدی اور چوتھے صنعتی انقلاب کی قیادت کر سکیں۔یہاں تک کہ انجینئرنگ کے ادارے جیسے آئی آئی ٹی بھی آرٹ اور ہیومنٹیز کے ساتھ جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کی طرف بڑھیں گے۔آرٹ اور ہیومنٹیز کے طلبہ بھی سائنس سیکھیں گے، کوشش یہی ہوگی کہ سبھی پیشہ ور مضامین اور عملی مہارتوں (سافٹ اسکلز) کو وہ حاصل کر سکیں۔آرٹ، سائنس اور دوسرے شعبوں میں بھارت کی خاص وراثت اس طرح کی تعلیم کی طرف بڑھنے میں مددگار ہوگی۔

11.5۔تحیلاتی اور لچک دار نصابی ڈھانچے مطالعے کے لئے مضامین کے تخلیقی امتزاج کو قابل بنائیں گے، اور متعدد داخلی اور خارجی نکات پیش کریں گے، اس طرح موجودہ حد سے زیادہ سخت حدود کو ختم کرنے اور زندگی بھر سیکھنے کے لئے نئے امکانات پیدا کریں گے۔ بڑے کثیر الشعبہ یونیورسٹیوں میں گریجوئیٹ لیول (ماسٹر اور ڈاکٹریٹ) کی تعلیم سخت تحقیق پر مبنی تخصص کے حصول کے ساتھ ساتھ اکیڈمک (تعلیمی میدان)، سرکار اور صنعت سمیت کئی کثیر موضوعاتی کام کا موقع بھی فراہم کرے گی۔

11.6۔ بڑی کثیر الشعبہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اعلیٰ معیار کی جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کی سمت میں قدم بڑھائے جائیں گے۔ مضامین میں سخت مہارت کے علاوہ طلبہ کو نصاب میں لچکدار، نئے اور پرکشش کورسز کے متبادل فراہم کیے جائیں گے۔ اس سے نصاب ترتیب دینے میں فیکلٹی اور اداروں کی خود مختاری میں اضافہ ہوگا۔ تدریسی شعبے میں مواصلات، مذاکرات، بحث و مباحثہ، تحقیق، تقابلی مطالعہ اور بین السطعی سوچ کے مواقع پر زیادہ زور دیا جائے گا۔

11.7۔ ملک کے مختلف اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) میں زبان وادب، موسیقی، فلسفہ، ہندوستانی علوم، آرٹ، رقص، تھیٹر، تعلیم، ریاضی، شماریات، اصولی اور اپلائیڈ سائنسز، ساجیات، معاشیات، کھیل، ترجمہ اور ترجمانی کے شعبے اور اس طرح کے دیگر مضامین کے شعبے ایک کثیر الثبا تاتی ہندوستانی تعلیم اور ماحول کو فروغ دینے کے لئے قائم کیے جائیں گے اور ان کو تقویت دی جائے گی۔ ان مضامین کے لئے تمام بیچلر ڈگری پروگراموں میں کریڈٹ دیئے جائیں گے اگر وہ اس طرح کے شعبوں سے یا ODL موڈ کے ذریعہ سے کئے جاتے ہیں جب انہیں ایچ ای آئی کی کلاسوں میں پیش نہیں کیا جاتا ہے۔

11.8۔ ایسی جامع کثیر الثبا تاتی تعلیم کے خیال کو زمین پر اتارنے کے لیے سبھی ایچ ای آئی کے لچکدار اور جدید نصاب میں کریڈٹ پر مبنی نصاب، سماجی رابطہ اور خدمت، ماحولیاتی تعلیم اور اقدار پر مبنی تعلیم کے شعبے شامل ہوں گے۔ ماحولیات کی تعلیم میں آب و ہوا کی تبدیلی، آلودگی، فضلات (کچرے) کا انتظام، صفائی، حیاتیاتی تنوع کا تحفظ، حیاتیاتی وسائل اور حیاتیاتی تنوع کا انتظام، جنگلات اور جنگلی جانوروں کی زندگی کا تحفظ اور ان کی پائیدار ترقی اور زندگی گزارنے جیسے شعبے شامل ہوں گے۔ اقدار پر مبنی تعلیم میں انسانیت پسندی، اخلاقی، آئینی، اور آفاقی انسانی اقدار جیسے سچائی (ستیہ)، نیک سلوک (دھرم)، امن (شانتی)، محبت (پریم)، عدم تشدد، احسان، سائنسی مزاج، شہریت کی ترقی شامل ہوگی۔ اقدار اور زندگی کی مہارت، خدمت/ خدمت کے اسباق اور معاشرتی خدمت کے پروگراموں میں شرکت کو ایک جامع تعلیم کا لازمی حصہ سمجھا جائے گا۔ جیسے جیسے دنیا تیزی سے باہم جُڑتی جارہی ہے، عالمی شہریت کی تعلیم (گلوبل سٹیزن شپ ایجوکیشن) یعنی جی سی ای ڈی اور معاصر عالمی چیلنجوں کا ردعمل طلبہ کو عالمی مسائل سے آگاہ ہونے اور انہیں اور سمجھنے کے لئے اور زیادہ پر امن، روادار، شمولیت پسند، محفوظ اور پائیدار معاشرے کو فروغ دینے کے لئے بااختیار بنائے گا، آخر میں ایک جامع تعلیم کے حصے کے طور پر، تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کے طلبہ کو مقامی صنعت، کاروبار، فنکاروں، دستکاری والے افراد، نیز فیکلٹی اور محققین کے ساتھ اپنے یا دوسرے ایچ ائی آئی/تحقیقی اداروں میں ریسرچ انٹرن شپ کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ تاکہ طلبہ اپنے سیکھنے کے عملی پہلو کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہوسکیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی خود کے روزگار کے مواقع کو بڑھا سکیں۔

11.9۔ ڈگری پروگراموں کی مدت اور اس کے ڈھانچے میں اس کے مطابق تبدیلی کی جائے گی۔ گریجوئیٹ ڈگری تین یا چار سالوں کی ہوگی، جس میں مناسب ڈگری کے ساتھ نکلنے کے کئی متبادل ہوں گے۔ مثال کے طور پر صنعتی اور پیشہ ورانہ شعبہ سمیت کسی بھی موضوع یا شعبہ میں ایک سال پورا کرنے پر سرٹیفکٹ یا دو سال پورا کرنے پر ڈپلوما یا تین سال کے پروگرام کے بعد گریجویشن کی ڈگری ملے گی۔ چار سالہ

انڈر گریجویٹ پروگرام میں کثیر موضوعاتی تعلیم کو فروغ دیا جائے گا، کیوں کہ اس دوران یہ طالب علم کی دلچسپی کے مطابق منتخب کی ہوئی تمام چھوٹی بڑی جزئیات پر توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کا تجربہ حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ایک اکیڈمک کریڈٹ بینک (اے بی سی) بھی قائم کیا جائے گا جو الگ الگ منظور شدہ اعلیٰ تعلیمی اداروں سے حاصل شدہ کریڈٹ کو ڈیجیٹل شکل میں جمع کرے گا تاکہ حاصل شدہ کریڈٹ کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ ڈگری دی جا سکے۔اگر طالب علم ایچ ای آئی کے ذریعہ مخصوص تعلیم کے اپنے بنیادی شعبہ/شعبوں میں ایک سخت تحقیقی پروجیکٹ کو پورا کرتا ہے تو اسے چار سالہ پروگرام میں تحقیق سمیت ڈگری بھی دی جا سکتی ہے۔

11.10۔اعلیٰ تعلیمی اداروں (ایچ ای آئی) کو مختلف شکلوں میں ماسٹر پروگرام پیش کرنے کی آزادی ہوگی۔(الف) ایسے طلبہ کے لیے جنہوں نے تین سال کا گریجویشن پروگرام پورا کرلیا ہے، انہیں دو سالہ ماسٹر پروگرام پیش کیے جا سکتے ہیں، جس میں دوسرا سال پوری طرح تحقیق پر مبنی ہو۔(ب) وہ طلبہ جنھوں نے چار سال کا گریجویشن پروگرام تحقیق کے ساتھ پورا کیا ہے، ان کے لیے ایک سال کا ماسٹر پروگرام ہوسکتا ہے اور (ج) پانچ سالوں کا ایک مربوط بیچلر/ ماسٹر پروگرام بھی ہوسکتا ہے۔پی ایچ ڈی کے لیے یا تو ماسٹر ڈگری یا تحقیق کے ساتھ چار سالہ بیچلر ڈگری لازمی ہوگی۔ایم فل پروگرام کو بند کر دیا جائے گا۔

11.11۔ جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم کے لیے آئی آئی ٹی ، آئی آئی ایم وغیرہ کی طرز پر ایم ای آر یو(Multidisciplinary Education and Research Universities) کے نام سے ایک ماڈل عوامی یونیورسٹی قائم کی جائے گی ، ان یونیورسٹیوں کا مقصد معیاری تعلیم میں اعلیٰ ترین عالمی پیمانوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔ یہ یونیورسٹیاں پورے ملک میں کثیر موضوعاتی تعلیم کے اعلیٰ پیمانے بھی قائم کریں گی۔

11.12۔اعلیٰ تعلیمی ادارے؛ اسٹارٹ اپ، انکیوبیشن سنٹر، ٹیکنالوجی کی ترقی کے مراکز، تحقیق کے مختلف شعبوں کے مراکز، زیادہ سے زیادہ تعلیم کی صنعت سے وابستگی، اور بین الموضوعاتی تحقیق بشمول ہیومنٹیز اور سماجی علوم کی تحقیق کے مراکز قائم کرنے کے ذریعہ ریسرچ اور جدت پر توجہ دیں گے۔ وبائی امراض اور عالمی وبائی امراض کے نظارے کو دیکھتے ہوئے یہ بات اہم ہے کہ ایچ ای آئی متعدی بیماریوں، وبائی امراض، وائرولوجی، تشخیص، آلہ سازی، ویکسینولوجی اور دیگر متعلقہ شعبوں میں تحقیق کرنے کی پیش کش کرے۔طلبہ برادریوں میں جدت کو فروغ دینے کے لیے اعلیٰ تعلیمی ادارے خصوصی ہینڈ ہولڈنگ میکانزم تیار کریں گے۔ این آر ایف اعلیٰ تعلیمی اداروں، تحقیقی تجربہ گاہوں (ریسرچ لیبز) اور دیگر تحقیقی تنظیموں میں اس طرح کے متحرک تحقیق اور جدت طرازی کی ثقافت کو مضبوط کرنے اور ان کی مدد کرنے کے لئے کام کرے گا۔

12۔سیکھنے کے لیے بہترین ماحول اور طلبہ کا تعاون

موثر طریقہ پر سیکھنے کے لیے ایک وسیع نظریہ کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں مناسب نصاب، پر کشش تدریس، پائدار تخلیقی جائزہ اور طلبہ کا مناسب تعاون شامل ہوتا ہے۔ نصاب دلچسپ اور مربوط ہونا چاہئے ، اور اس میں وقتاً فوقتاً تجدید ہونی چاہئے ، جس سے تعلیم کی جدید ضروریات اور تعلیم کے مطلوبہ نتائج کو حاصل کیا جا سکے۔اعلیٰ معیار کا تدریسی علم طلبہ تک درسی مواد کی کامیاب رسائی کے لیے لازم ہے، تدریس کے ان طریقوں سے طلبہ کے سیکھنے کے تجربات طے ہوتے ہیں، جو سیدھے طور پر سیکھنے کے نتائج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جائزے کے طریقوں کو سائنٹفک ہونا چاہئے جو مستقل طور پر سیکھنے کو بہتر بنانے اور علم کے اطلاق کو جانچنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہو۔آخر میں کچھ ایسی

صلاحیتیں جوطلبہ کی فلاح و بہبود کے لیےضروری ہیں جیسے فٹنیس ،اچھی صحت ،نفسیاتی معاشرتی بہبود،بہتر اخلاقی اقدار کی بنیاد وغیرہ کی بھی نشو ونما معیاری طریقہ پر سیکھنے کے لیے اہم ہیں۔

چنانچہ نصاب،تدریس، مستقل تشخیص اور طلبہ کی مدد معیاری تعلیم کے لئے بنیادی اصول ہیں۔ان ضروری نکات کو یقینی بنانے کے لیے مناسب بنیادی ڈھانچہ، وسائل (جیسے بہترین لائبریری، کلاس روم، لیبوریٹری، ٹیکنالوجی، کھیل/تفریح کے مقام،طلبہ کے مذاکرے کے لیے جگہ اور کھانے کی جگہ)وغیرہ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان معاملوں پر کوئی پہل کرنے کی ضرورت ہوگی ،جس میں سیکھنے کے ماحول کو پرکشش اور مددگار بنایا جاسکے اور سبھی طلبہ کو کامیاب ہونے کے قابل بنایا جا سکے۔

12.2۔ پہلا کام: اعلیٰ تعلیم کے وسیع ڈھانچے میں تخلیقیت کو یقینی بنانے کے لیے اداروں اور فیکلٹیز کو نصاب، تدریسی اصول اور تشخیص وغیرہ میں جدت پیدا کرنے کی آزادی دینی ہوگی، جو کہ سبھی اداروں، پروگراموں، سبھی آزاد فاصلاتی تعلیم (او ڈی ایل)،آن لائن اور روایتی کلاس روم کی تدریس میں مساوی طور پر یقینی بن سکے۔طلبہ کو ایک بہتر اور پرکشش تعلیمی تجربہ فراہم کرنے کے لیے اداروں اور حوصلہ مند فیکلٹیز کے ذریعہ اس کے مناسب نصاب تدریسی اصول تیار کیے جائیں گے۔اور ہر پروگرام کو اس کے ہدف تک پہونچانے کے لیے تخلیقی تشخیص کا استعمال کیا جائے گا۔اعلیٰ تعلیمی ادراروں کے ذریعہ سبھی تشخیصی اصول بھی طے کیے جائیں گے جن میں حتمی سرٹیفکٹ بھی شامل ہے۔جدت اور لچک پیدا کرنے کے لیے متبادل پر مبنی کریڈٹ کے نظام یعنی Choice Based Credit System(CBCS) میں ترمیم کی جائیگی۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے ایک معیار پر مبنی گریڈنگ سسٹم قائم کریں گے جو ہر پروگرام کے لیے سیکھنے کے اہداف پر مبنی طالب علم کی کامیابی کا اندازہ لگاتے ہوئے نظام کو بہتر اور نتائج کو مزید تقابل بخش بنائے گا۔اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی ہائی اسٹیک امتحانات سے زیادہ جامع اور وسیع جائزہ کی طرف بڑھیں گے۔

12.3۔دوسرا کام: ہرادارہ اپنے تعلیمی منصوبوں کو نصاب میں بہتری سے لے کر کلاس روم کے لین دین کے معیار تک- اپنے بڑے ادارہ جاتی ترقیاتی منصوبے (IDP) میں ضم کرے گا۔ ہرادارہ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے پرعزم ہوگا،اس کے لیے ایک ایسا اندرونی نظام بنایا جائے گا جو کہ مختلف طرح کی طلبہ برادریوں کو تعلیمی و معاشرتی شعبہ میں تعاون کرے گا۔اس کے لیے کلاس روم کے اندر اور باہر رسمی علمی گفتگو کو یقینی بنایا جائے گا،مثال کے طور پر سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طلبہ کے ذریعہ فیکلٹیز اور دیگر ماہرین کی مدد سے موضوع پر مبنی کلب اور سرگرمیوں مثلاً سائنس، ریاضی، شاعری، زبان، ادب، بحث و مباحثہ، موسیقی، کھیل وغیرہ کے لیے مخصوص کلب اور پروگرام کے انعقاد کے لیے مواقع اور فنڈ کا انتظام ہوگا۔ وقت کے ساتھ ساتھ جب ان سرگرمیوں کے لیے طلبہ کا مطالبہ اور پورا ہو جائے اور فیکلٹیز کی مہارت حاصل ہو جائے تو انہیں نصاب میں شامل کیا جا سکتا ہے،فیکلٹیز میں اس سطح کی تربیت اور مہارت ہونی چاہئے کہ وہ نہ صرف استاذ کی شکل میں بلکہ سرپرست اور رہنما کی شکل میں طلبہ سے جڑ سکیں۔

12.4۔تیسرا کام: معاشرتی معاشی طور پر پسماندہ طبقات کے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم تک کامیابی کے ساتھ پہونچانے کے لیے خصوصی حوصلہ افزاء اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے،اس کے لیے یونیورسٹیوں اور کالجوں کو اعلیٰ معیار کے تعاون کے مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہوگی اور اسے موثر انداز سے پورا کرنے کے لیے انہیں مناسب رقم اور تعلیمی وسائل فراہم کیے جائیں گے،سبھی طلبہ کے لیے پیشہ وارانہ، تعلیمی اور کیریئر سے متعلق مشورے دستیاب ہوں گے،ساتھ ہی ساتھ ان کے جسمانی ،نفسیاتی اور ذہنی نشو و نما کو یقینی بنانے کے لیے بھی مشیر دستیاب ہوں گے۔

12.5۔ چوتھا کام: او ڈی ایل اور آن لائن تعلیم کا نظام،اعلیٰ معیار کی اعلیٰ تعلیم تک رسائی یقینی بنانے کے لیے ایک قدرتی راستہ فراہم کرتا ہے،

اس کی صلاحیت سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے کے لیے اوڈی ایل کی توسیع کی سمت میں ٹھوس، ثبوت پر مبنی کوششوں کے ذریعے تجدید کی جائیگی، ساتھ ہی اس کے لیے متعین واضح معیارات پر عمل پیرا ہونے کو یقینی بنایا جائے گا۔ اوڈی ایل پروگرام اعلیٰ معیار والے کلاس روم پروگراموں کے مساوی ہونے کا ہدف رکھیں گے۔ اوڈی ایل کی منظّم ترقی، اصول وضوابط اور منظوری کے لیے پیمانہ، معیار اور رہنما اصول تیار کیے جائیں گے اور اوڈی ایل کے معیار کے لیے ایک فریم ورک (خاکہ) تیار کیا جائے گا، جس کی سفارش سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لیے کی جائے گی۔

12.6۔ آخر میں سبھی پروگراموں، نصاب، تدریسی اصول، مضامین میں طریقۂ تدریس، کلاس روم تعلیم، آن لائن تعلیم، اوڈی ایل اور طلبہ کے تعاون جیسے سبھی پروگراموں کا مقصد ہوگا کہ وہ معیار کے عالمی پیمانوں کو حاصل کر سکیں۔

عالم گیریت

12.7۔ مذکورہ بالا مختلف اقدامات سے بھارت میں پڑھنے والے غیر ملکی طلبہ کی تعداد بڑھے گی اور یہ بھارت میں مقیم ان طلبہ کو ایسے اور مواقع دلائے گی جو بیرون ملک کے اداروں میں تحقیق کرنے، کریڈٹ منتقل کرنے یا اس کے باہر تحقیق کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور یہی سب غیر ملکی طلبہ کے لیے بھارت میں بھی ممکن ہے، انڈولوجی (ہندوستانی تاریخ، ثقافت، فلسفہ اور ادب کا مطالعہ)، ہندوستانی زبانوں، آیوش علاج و معالجہ، یوگا، آرٹ، موسیقی، تاریخ، ثقافت اور جدید بھارت جیسے مضامین میں نصاب اور پروگرام، سائنس، سماجیات اور اس کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر متعلقہ نصاب، سماجی رابطہ، معیاری رہائشی سہولیات، کیمپس میں سیکھنے کے قابل مواقع وغیرہ کو عالمی معیار کے ہدف کو حاصل کرنے کی سمت میں فروغ دیا جائے گا ساتھ ہی غیر ملکی طلبہ کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو راغب کرنے کے لیے اور ملک میں عالمگیریت کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

12.8۔ بھارت کو سستی قیمت پر اعلیٰ تعلیم مہیا کرنے والے ''عالمی تعلیمی منزل'' کے طور پر ترقی دی جائے گی اور اس طرح اس کو ''وشو گرو'' کے طور پر اپنے کردار کو بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ بیرون ملک سے آنے والے طلبہ کے استقبال اور ان کی تائید سے متعلق سبھی معاملوں کو جمع کرنے کے لیے غیر ملکی طلبہ کی میزبانی کرنے والے ہر ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے میں ایک ''بین الاقوامی طلبہ کا دفتر'' قائم کیا جائے گا۔ اعلیٰ معیار والے غیر ملکی اداروں کے ساتھ تحقیق/ تدریس تعاون اور فیکلٹی/ طلبہ تبادلہ کی سہولت کو بڑھایا جائے گا، ساتھ ہی بیرون ممالک کے ساتھ متعلقہ باہمی طور پر مفید معاہدہ (ایم او یو) یعنی memorandum of understanding پر دستخط کیے جائیں گے۔ اعلی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ہندوستانی یونیورسٹیوں کو دوسرے ممالک میں کیمپس قائم کرنے کی ترغیب دی جائے گی، اور اسی طرح منتخب یونیورسٹیوں کو بھی، (جیسے دنیا کی ٹاپ 100 یونیورسٹیوں میں سے ایک کو) ہندوستان میں کام کرنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ اس طرح کی سہولت کو یقینی بنانے کے لیے ایک قانون سازی فریم ورک تیار کیا جائے گا۔ اور ایسی یونیورسٹیوں کو ہندوستان کے دیگر خود مختار اداروں کے مقابلہ میں انضباطی، نظم ونسق اور معیارات کی سطح پر کچھ ڈھیل دی جائے گی۔ مزید برآں، خصوصی کوششوں کے ذریعے ہندوستانی اداروں اور عالمی اداروں کے مابین تحقیقی تعاون اور طلبہ کے تبادلے کو فروغ دیا جائے گا۔ غیر ملکی یونیورسٹیوں میں حاصل کردہ کریڈٹ یہاں قبول کیے جائیں گے، اور اگر وہ اس اعلیٰ تعلیمی ادارہ (ایچ ای آئی) کی ضروریات کے مطابق ہوں تو انہیں ڈگری دینے کے لیے بھی قبول کیا جائے گا۔

طلبہ کی سرگرمی اور حصہ داری

12.9۔ تعلیمی نظام میں طلبہ اول اسٹیک ہولڈر ہیں۔ اعلی معیار کی تعلیم و تدریس کے عمل کے لئے متحرک کیمپس ضروری ہے۔ اس سمت میں

طلبہ کو کھیل، ثقافت/آرٹس کلب، ماحولیات کلب، سرگرمی کلب، سماجی خدمت پروجیکٹ وغیرہ میں شامل ہونے کے لیے بھر پور مواقع دیے جائیں گے۔ ہر تعلیمی ادارے میں، تناؤ پر قابو پانے اور جذباتی ہم آہنگی بنانے کے لئے مشاورت (کاؤنسلنگ) کا نظام موجود ہوگا۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں کے طلبہ کو متوقع تعاون فراہم کرنے کے لیے ایک بہتر نظام بنایا جائے گا، جس میں ضرورت کے مطابق ہاسٹل کی سہولیات بڑھانا شامل ہے، سبھی اعلیٰ تعلیمی ادارے اپنے اداروں میں تمام طلبہ کے لیے معیاری طبی سہولیات کو بھی یقینی بنائیں گے۔

طلبہ کی مالی مدد

12.10۔ طلبہ کو مختلف ذرائع سے مالی مدد بھی فراہم کرائی جائے گی، شیڈول کاسٹ (درج فہرست ذات)، شیڈول ٹرائب (درج فہرست قبائل)، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) اور معاشی طور پر کمزور طبقات کے دیگر طلبہ کی صلاحیت کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جائے گی، ان طلبہ کی ترقی کی رفتار بڑھانے اور ان کی نگرانی کرنے کے لیے نیشنل اسکالرشپ پورٹل (National Scholarship Portal) میں توسیع کی جائے گی، پرائیوٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں کو اپنے طلبہ کو کافی تعداد میں فری شپ اور اسکالرشپ مہیا کرانے کے لیے ترغیب دی جائے گی۔

13۔ حوصلہ مند، فعال اور قابل فیکلٹی

13.1۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں کی کامیابی کا سب سے اہم عامل وہاں کام کر رہے فیکلٹی ممبران کی صلاحیت اور انہماک ہے۔ اعلیٰ تعلیم سے متعلق اہداف کو حاصل کرنے میں فیکلٹی ممبران کے اہم کردار کو دھیان میں رکھتے ہوئے ان کی بحالی کے عمل میں گذشتہ سالوں میں کچھ اہم قدم اٹھائے گئے ہیں، یہ قدم بحالی اور مدت ملازمت کے دوران جائے ملازمت میں آگے بڑھنے کے مواقع کو منظّم کرنے اور فیکلٹی ممبران کی بحالی کے عمل میں مختلف طبقات کی جانب سے منصفانہ (مساوی) نمائندگی کو یقینی بنانے سے متعلق ہیں۔ سرکاری اداروں کے مستقل فیکلٹی ممبران کی تنخواہ والاؤنس کی سطح میں بھی مناسب اضافہ کیا گیا ہے۔ فیکلٹی ممبران کی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق مختلف مواقع کو یقینی بنانے کی سمت میں بھی کئی اقدامات کیے گئے ہیں، تاہم تعلیمی پیشہ کی حیثیت میں ان مختلف اصلاحات کے باوجود، اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم، تحقیق، اور خدمات کے لحاظ سے فیکلٹی کی حوصلہ افزائی مطلوبہ سطح سے بہت کم ہے۔ فیکلٹی ممبران میں ترغیب اور حوصلہ کی کمی سے متعلق عوامل پر توجہ دی جانی چاہیئے تاکہ ہر فیکلٹی ممبر کے اپنے طلبہ، ادارے اور پیشے کو آگے بڑھانے کے لیے پورے جوش وخروش اور خوشی کے ساتھ جڑے ہونے کو یقینی بنایا جاسکے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بہترین، حوصلہ منداور قابل فیکلٹی ممبران کو یقینی بنانے کے لیے یہ پالیسی اپنی طرف سے درج ذیل اقدامات کی سفارش کرتی ہے۔

13.2۔ سب سے بنیادی قدم یہ ہے کہ سبھی اعلیٰ تعلیمی ادارے صاف پینے کا پانی، صاف بیت الخلاء، بلیک بورڈ، آفس، تدریسی آلات، لائبریری، تجربہ گاہ (لیبوریٹری)، آرام دہ درسگاہی ماحول اور پرسکون کیمپس جیسے لازمی بنیادی ڈھانچوں اور سہولیات سے لیث ہوں گے۔ ہر درس گاہ میں جدید تعلیمی ٹیکنالوجی تک رسائی ہونی چاہیئے، جو سیکھنے کے بہتر تجربات کے حصول کو یقینی بناتی ہے۔

13.3۔ تعلیم کا اضافی بوجھ نہیں ہوگا، طلبہ۔ اساتذہ کا تناسب بھی بہت زیادہ نہیں ہوگا، تاکہ تعلیمی عمل ایک آرامدہ سرگرمی بنا رہے، طلبہ کو مذاکرات، تحقیق اور یونیورسٹی سے متعلق دیگر سرگرمیوں میں شریک ہونے کے لیے کافی وقت مل سکے۔ ہر فیکلٹی ممبر کی تقرری ایک ادارے میں کی جائے گی اور مختلف اداروں میں اس کا عام طور پر تبادلہ نہیں کیا جائے گا، جس سے کہ وہ اپنے ادارے اور وہاں کے لوگوں سے صحیح معنوں میں مربوط، منسلک ہوسکے اور ان کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا جذبہ اس کے اندر پیدا ہوسکے۔

13.4۔ فیکلٹی ممبران کو منظور شدہ فریم ورک کے اندر نصابی کتابوں کے انتخاب اور اسائنمنٹ اور تشخیص کے کاموں کی تشکیل کے ساتھ ساتھ

نصاب سے متعلق اور اپنے تدریسی عمل کو تخلیقی طور پر تشکیل دینے کی آزادی دی جائے گی۔فیکلٹی ممبران کو تخلیقی تدریس، تحقیق اور ان کو اپنے حساب سے بہتر کام کرنے کی ترغیب دینا اور انہیں مضبوط کیا جانا، انہیں عمدہ اور تخلیقی کام کرنے کی طرف راغب کرنے کا سب سے اہم محرک ہوگا۔

13.5۔عمدہ کاموں کو مناسب انعام، عہدے کی ترقی، کاموں کی ستائش کے ساتھ ساتھ ادارہ جاتی قیادت میں مناسب مقام مقرر کر کے بڑھاوا دیا جائے گا، اسی کے ساتھ ہی ان فیکلٹی ممبران کی جوابدہی بھی طے کی جائے گی جو کہ متعینہ بنیادی معیارات کے مطابق کام نہیں کر پا رہے ہیں۔

13.6۔کاموں میں عمدگی کو بڑھاوا دینے سے متعلق خودمختار اداروں کے ہدف کو دھیان میں رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں فیکلٹی ممبران کی بحالی سے متعلق کارروائیوں اور پیمانوں کی واضح انداز میں تشریح کی جائے گی اور وہ آزاد اور شفاف ہوں گے۔موجودہ بحالی کے طریقۂ کار کو جاری رکھتے ہوئے بھی عمدگی کو یقینی بنانے کے لیے ایک ''ٹینیور ٹریک سسٹم'' یعنی کے مناسب پروبیشن پیریڈ (اختیاری عارضی مدت) کو جوڑا جائے گا، انتہائی موثر تجربات اور کارکردگی کو منظوری دینے کے لیے عہدے کی ترقی کا ایک فاسٹ ٹریک نظام بنایا جائے گا۔کاموں کی مناسب تشخیص، مدت ملازمت (یعنی عارضی مدت کے بعد کی مستقل تقرری) کی تعیین، عہدہ کی ترقی، تنخواہ میں اضافہ، منظوری وغیرہ سمیت، ساتھیوں کے ذریعہ جائزہ، طلبہ کے ذریعہ جائزہ، تعلیم و تدریس میں جدت، تحقیق کی عمدگی اور اثر، پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق سرگرمیوں اور ادارہ و معاشرہ سے متعلق کاموں کی دیگر مختلف شکلوں اور ان کے اثرات کی مناسب تشخیص کے لیے معیاروں کو جمع کرنے والے نظام کو سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ فروغ دیا جائے گا اور انہیں اداروں کے ادارہ جاتی ترقیاتی منصوبہ (آئی ڈی پی) میں واضح طور پر شامل کیا جائے گا۔

13.7۔عمدگی اور جدت کو بڑھاوا دینے والے بہتر اور حوصلہ مند ادارہ جاتی قائدین کی ضرورت آج کے وقت کا مطالبہ ہے، ایک ادارہ اور اس کے فیکلٹی ممبران کی کامیابی کے لیے اعلیٰ معیار کی ادارہ جاتی قیادت کا ہونا بہت ہی ضروری ہے، اعلیٰ تعلیم اور خدمت کے جذبہ کے حامل نیز قائدانہ اور انتظامی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے والے مختلف فیکلٹی ممبران کی وقت رہتے ہی شناخت کی جائے گی اور پھر انہیں قیادت سے جڑے مختلف عہدوں سے گزارتے ہوئے تربیت دی جائے گی، اداروں میں قیادت سے جڑے ہوئے عہدے خالی نہیں ہوں گے بلکہ قیادت میں تبدیلی کے دوران ایک متعین اوورلیپنگ مدت کا ضابطہ سبھی اداروں میں ہونا چاہیے، جس سے کہ اداروں کے درست انتظام و انصرام کو یقینی بنایا جا سکے۔اداروں کے قائدین ایسی عمدگی کے ماحول کی تشکیل پر توجہ دیں گے جو کہ سبھی فیکلٹی ممبران اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قائدین کو عمدہ اور جدید تعلیم، تحقیق، ادارہ جاتی اور معاشرتی کاموں کی جانب راغب کر سکے اور ان کی حوصلہ افزائی کر سکے۔

14۔اعلیٰ تعلیم میں جامعیت اور مساوات

14.1۔معیاری اعلیٰ تعلیم میں داخلے سے امکانات کی وسیع و عریض منزلیں کھل سکتی ہیں جو افراد کے ساتھ ساتھ برادریوں و جماعتوں کو بھی نامناسب حالات کے جنجال سے نکال سکتی ہیں۔اسی وجہ سے سبھی کے لیے معیاری اعلیٰ علیم کے مواقع فراہم کرانا ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے، یہ پالیسی ایس ای ڈی جی پر خاص زور دیتے ہوئے سبھی طلبہ تک معیاری تعلیم کی مساوی رسائی کو یقینی بنائی جاتی ہے۔

14.2۔ایس ای ڈی جی کو تعلیمی نظام سے خارج کرنے کی حرکیات اور بہت ساری وجوہات اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں عام ہیں۔اس لیے اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے شعبہ میں جامعیت، مساوات اور شمولیت سے متعلق نقطۂ نظر مساوی ہونا چاہیے۔اور اس کے ساتھ ہی ساتھ مستقل اصلاح کو یقینی بنانے کے لیے اس سے متعلق سبھی مرحلوں میں تسلسل ہونا چاہیے، اس لیے اعلیٰ تعلیم میں جامعیت، مساوات اور

شمولیت کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے لازمی پالیسی اقدامات اسکولی تعلیم کے لیے بھی کرنے چاہئیں۔

14.3۔ان گروپوں کے خارج ہوجانے سے جڑے ہوئے کئی پہلو ہیں، جو بذات خود سبب اور عامل دونوں ہیں اور اعلیٰ تعلیم سے خاص طور پر مربوط ہیں یا پھر اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں ان کی جڑے کافی گہری ہیں، انہیں اعلیٰ تعلیم سے خصوصی طور پر دور کیا جانا چاہئے۔اور اس کے تحت اعلیٰ تعلیم کے مواقع کی معلومات کا فقدان، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے دوران معاشی مواقع کا نقصان، معاشی رکاوٹیں، داخلہ کا عمل، جغرافیائی رکاوٹیں، زبان سے متعلق رکاوٹیں، زیادہ تر اعلیٰ تعلیمی پروگراموں کی روزگار پیدا کرنے کی محدود صلاحیت اور طلبہ کی مدد کے مناسب میکانزم کی کمی سے متعلق کئی چیلنجز کو شامل کیا جانا چاہئے۔

14.4۔اس مقصد کے لیے اعلی تعلیم سے متعلق مندرجہ ذیل اضافی اقدامات تمام حکومتوں اور اعلی تعلیمی اداروں کے ذریعہ اختیار کیے جائیں گے۔

14.4.1۔حکومت کے ذریعہ اختیار کیے جانے والے اقدامات:

(الف) ایس ای ڈی جی کی تعلیم کے لیے موزوں سرکاری فنڈ کا قیام

(ب) ایس ای ڈی جی کے لئے اعلی جی ای آر کے لئے واضح اہداف کی تعیین

(ج) اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کے عمل میں صنفی توازن کو بڑھانا

(د) ترقی کی جانب گامزن اضلاع اور خصوصی تعلیمی زون میں ایس ای ڈی جی کی بڑی تعداد پر مشتمل اعلی معیار کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو قائم کر کے رسائی میں بہتری لانا

(ہ) مقامی/ ہندوستانی زبانوں میں یا دوزبانوں میں پڑھانے والے اعلی معیار کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی تعمیر و ترقی

(و) سرکاری اور نجی دونوں ہی طرح کے اعلیٰ تعلیمی اداروں (HEI) میں ایس ای ڈی جی کو زیادہ سے زیادہ مالی امداد اور وظائف فراہم کرنا

(ز) ایس ای ڈی جی میں اعلی تعلیم کے مواقع اور اسکالرشپ سے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لیے تشہیر کرنا

(ح) بہتر شراکت اور تعلیمی نتائج کے لیے ٹکنالوجی کی تعمیر و ترقی

14.4.2۔سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ اختیار کیے جانے والے اقدامات:

(الف) اعلی تعلیم کے حصول کے لئے مواقع کے اخراجات اور فیسوں کو کم کرنا

(ب) معاشرتی اور معاشی طور پر پسماندہ طلبہ کو مزید مالی امداد اور وظائف فراہم کرنا

(ج) اعلی تعلیم کے مواقع اور وظائف سے وابستہ بیداری پیدا کرنے کے لیے تشہیر کرنا

(د) داخلہ کے عمل کو مزید جامع بنانا

(ہ) نصاب کو مزید جامع بنانا

(و) اعلی تعلیم کے پروگراموں میں روزگار پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ

(ز) ہندوستانی زبانوں میں اور دوزبانوں میں پڑھائے جانے والے زیادہ ڈگری کورسز تیار کرینا

(ح) اس بات کو یقینی بنانا کہ تمام متعلقہ عمارتوں میں دیگر بنیادی سہولیات کے ساتھ وہیل چیئر کی دستیابی ہو اور وہ معذور طلبہ و طالبات کے لیے موزوں ہوں۔

(ط) پسماندہ تعلیمی پس منظر سے آنے والے طلبہ کے لئے برج کورس تیار کرنا

(ی) مناسب مشاورت اور رہنمائی پروگراموں کے ذریعہ ایسے تمام طلبہ کے لئے سماجی، جذباتی اور علمی تعاون اور رہنمائی فراہم کرنا

(ک) صنف شناسی کے معاملے میں اساتذہ، مشیران، اور طلبہ کی حساسیت کو یقینی بنانا اور نصاب سمیت اعلی جماعت کے تمام شعبوں میں اس کی شمولیت کو یقینی بنانا۔

(ل) امتیازی سلوک اور ہراساں کرنے کے خلاف بنے تمام قوانین کو سختی سے نافذ کرنا

(م) ادارہ جاتی ترقیاتی منصوبے تیار کرنا جس میں ایس ای ڈی جی کی بڑھتی ہوئی حصہ داری پر عمل کرنے کے لئے مخصوص منصوبے شامل ہوں، جن میں مندرجہ بالا نکات شامل ہوں لیکن انہیں تک محدود نہ ہوں۔

15۔اساتذہ کی تعلیم

15.1۔آنے والی نسلوں کی تشکیل وتعمیر کرنے والے اساتذہ کی ایک ٹیم تیار کرنے میں اساتذہ کی تعلیم کا کردار بہت ہی اہم ہے۔اساتذہ کو تیار کرنا ایک ایسا عمل ہے، جس کے لیے کثیر جہتی نقطۂ نظر اور علم کی ضرورت کے ساتھ ساتھ بہترین رہنماؤں کی نگرانی میں مصلحت اور اقدار کی تشکیل کے ساتھ ساتھ ان کے مشق کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ یقین دہانی ہونی چاہئے کہ اساتذہ کی تعلیم اور تدریسی عمل کی تجدید کے ساتھ ساتھ اساتذہ ہندوستانی اقدار، زبانوں، علم، اخلاقیات، رسوم ورواج اور قبائلی روایات کے تئیں بھی بیدار ہیں۔

15.2۔سپریم کورٹ کے ذریعہ تشکیل کردہ جسٹس جے ایس ورما کمیشن (2012) کے مطابق، اسٹینڈ الون ٹی ای آئی (stand-alone TEI) کی اکثریت جن کی تعداد 10,000 سے زیادہ ہے، اساتذہ کی تعلیم سے متعلق ذرہ برابر سنجیدگی سے کوشش نہیں کر رہی ہیں، بلکہ وہ اس کے بجائے اونچی قیمتوں پر ڈگریاں فروخت کر رہی ہیں۔اس سمت کیے گئے ضابطے کے اقدامات اور باقاعدہ کوششوں سے اب تک نہ تو سسٹم میں موجود خرابیوں کو روکنے میں مدد ملی ہے اور نہ ہی معیار کے لئے مقرر بنیادی پیمانوں کو نافذ کیا جا سکا ہے، بلکہ حقیقت میں ان کوششوں کا اس شعبے میں عمدگی اور جدت کی نشو ونما پر منفی اثر ہی پڑا ہے۔اس لیے اس سیکٹر اور اس کے ریگولیٹری نظام میں ضروری کارروائیوں کے ذریعہ از سر نو اصلاح وترمیم کی فوری ضرورت ہے، تاکہ معیار کے اعلیٰ ترین پیمانوں کی تعیین کی جا سکے اور اساتذہ کی تعلیم کے نظام میں سالمیت، اعتماد، اثر انگیزی اور اعلیٰ معیار کو بحال کیا جا سکے۔

15.3۔تدریس کے پیشے کے وقار کو بحال کرنے کے لیے لازمی اخلاقیات اور اعتماد کی سطح میں اصلاح کو یقینی بنانے اور پھر اس کے ذریعہ ایک کامیاب اسکولی میکانزم کی بحالی کے لیے ریگولیٹری نظام کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ان کمتر سطح کے بیکار ٹیچر ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنوں (TEI) کے خلاف ضوابط کی خلاف ورزی کے معاملہ میں سخت کارروائی کرے جو بنیادی تدریسی معیارات کو پورا نہیں کر رہے ہیں، کارروائی سے پہلے انہیں اپنے نظام میں اصلاح کے لیے ایک سال کی مہلت دی جائے۔سال 2030 تک صرف تعلیمی لحاظ سے مضبوط، کثیر موضوعاتی اور مربوط ٹیچر ایجوکیشن پروگرام ہی نافذ العمل ہوا کریں گے۔

15.4۔چونکہ اساتذہ کی تعلیم کے لیے کثیر موضوعاتی مواد کے ساتھ ساتھ اعلی تعلیمی مواد نیز موثر تدریسی نظام کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے اساتذہ کے تمام تعلیمی پروگراموں کو جامع کثیر موضوعاتی اداروں کے اندر ہی منعقد کیا جانا چاہئے۔اس مقصد کے لیے تمام بڑی کثیر الشعبہ یونیورسٹیوں کے ساتھ ساتھ سبھی سرکاری یونیورسٹیوں اور بڑے کثیر الشعبہ کالجوں کا ہدف ہوگا کہ وہ اپنے یہاں ایسے بہتر تعلیمی شعبوں کو قائم کریں اور انہیں ترقی دیں جو کہ تعلیم وتدریس میں جدید تحقیقات کو انجام دینے کے ساتھ ساتھ علم نفسیات، فلسفہ، سماجیات، نیوروسائنس،

ہندوسانی زبانوں، آرٹس، موسیقی، تاریخ وادب نیز سائنس وریاضی جیسے دیگر خصوصی مضامین سے متعلق شعبوں کے تعاون سے مستقبل کے معلمین کوتعلیم یافتہ بنانے کے لیے بی ایڈ پروگرام بھی چلائیں گے۔اس کے ساتھ ہی ساتھ 2030 تک سبھی اسٹینڈ الون (یک موضوعی) تعلیمی اداروں کو کثیر موضوعاتی اداروں کی شکل میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ کیوں کہ انہیں بھی چار سالہ انٹیگریٹڈ ٹیچر ٹریننگ پروگراموں کو چلانا ہوگا۔

15.5۔سال 2030 تک کثیر موضوعاتی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ پیش کیا جانے والا یہ چار سالہ انٹیگریٹڈ (مربوط) بی ایڈ پروگرام اسکولی اساتذہ کی اہلیت کے لیے کم ازکم لازمی ڈگری بن جائے گا۔اسکول کے اساتذہ کے لیے اس چار سالہ انٹیگریٹڈ (مربوط) بی ایڈ کی ڈگری کے ساتھ ایک دوسرے مضمون مثلاً زبان، تاریخ، موسیقی، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، کیمسٹری، معاشیات وغیرہ میں ایک جامع دوہری میجر بیچلر ڈگری لازمی ہوگی۔اس میں جدید ترین نظام تدریس کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیچر ایجوکیشن میں سماجیات، تاریخ، سائنس، نفسیات، بچپن کی ابتدائی تعلیم، بنیادی خواندگی اوراعدادشماری، بھارت سے متعلق علوم اوراس کے اقدار/ اخلاقیات/فنون/ روایات اور بھی بہت سے موضوعات شامل ہوں گے۔چار سالہ انٹیگریٹڈ (مربوط) بی ایڈ پروگرام پیش کرنے والا ہرایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ کسی ایک خاص موضوع میں پہلے سے ہی بیچلر کی ڈگری حاصل کر چکے ایسے باصلاحیت طلبہ جوآگے چل کر درس وتدریس سے منسلک ہونا چاہتے ہوں، کے لیے اپنے کیمپس میں دوسالہ بی ایڈ پروگرام بھی ڈیزائن کر سکتے ہیں۔خاص کرایسے باصلاحیت طلبہ جنہوں نے کسی خاص مضمون میں چار سالہ بیچلر کی ڈگری حاصل کی ہے، ان کے لیے ایک سالہ بی ایڈ پروگرام کی بھی پیش کش کی جاسکتی ہے، ان چار سالہ، دوسالہ اورایک سالہ بی ایڈ پروگراموں کے لیے بہترین باصلاحیت امیدواروں کومتوجہ کرنے کے مقصد سے ہونہار طلبہ کے لیے اسکالرشپ قائم کیا جائے گا۔

15.6۔ٹیچر ایجوکیشن پیش کرنے والے اعلیٰ تعلیمی ادارے تعلیم اوراس سے متعلقہ موضوعات کے ساتھ ساتھ خصوصی مضامین میں ماہرین کی دستیابی کوبھی یقینی بنائیں گے۔ ہراعلیٰ تعلیمی ادارے کے پاس مل کرکام کرنے کے لئے سرکاری اورنجی اسکولوں کا نیٹ ورک ہوگا، جہاں مستقبل کے اساتذہ طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر سرگرمیوں جیسے کمیونٹی سروس، تعلیم بالغان اور پیشہ ورانہ تعلیم وغیرہ میں بھی حصہ لیں گے۔

15.7۔اساتذہ کی تعلیم کے یکساں معیار کو برقرار رکھنے کے لیے سروس سے قبل اساتذہ کی تیاری کے پروگراموں میں داخلہ مناسب جانچ اور قومی ٹیسٹنگ ایجنسی کے ذریعہ منعقد مناسب موضوعاتی اوراہلیتی ٹیسٹ کے ذریعہ ہوگا۔اور ملک کے لسانی اورثقافتی تنوع کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ٹیسٹ کومعیاری بنایا جائے گا۔

15.8۔ محکمہ تعلیم میں فیکلٹی ممبران کی پروفائل لازمی طور پر متنوع ہونا چاہئے، لیکن تدریس/ فیلڈ ورک/تحقیقی تجربے کی بہت زیادہ قدر کی جائے گی۔اسکول کی تعلیم سے براہ راست مطابقت رکھنے والے اور سماجی علوم کے شعبوں (جیسے، نفسیات، بچوں کی نشو ونما، لسانیات، سماجیات، فلسفہ، معاشیات اور سیاسیات کے ساتھ ساتھ سائنس کی تعلیم، ریاضی کی تعلیم، سماجی سائنس کی تعلیم، اور زبان کی تعلیم سے آراستہ اوران موضوعات میں تربیت یافتہ فیکلٹی ممبران کوٹیچر ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنز کی طرف متوجہ کیا جائے گا اوران اداروں میں ان کی تقرری کی جائے گی، تاکہ اساتذہ کی کثیر موضوعاتی تعلیم کواوران کی تصوراتی ترقی کومضبوطی دی جاسکے۔

15.9۔ پی ایچ ڈی میں داخلہ لینے والے سبھی نئے امیدواروں، خواہ وہ کسی بھی مضمون میں داخلہ لیں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ڈاکٹورل تربیت کی مدت کے دوران اپنے منتخب کردہ پی ایچ ڈی کے موضوع سے متعلق تعلیم/ تربیت/ تدریس/تحریر میں کریڈٹ پر مبنی کورس اختیار کریں۔ان کی ڈاکٹوریٹ تربیت کی مدت کے دوران انہیں تدریسی طریقوں، نصاب کی ڈیزائننگ، معتبر تشخیصی نظام اور مواصلات

جیسے شعبوں کا تجربہ کرایا جائے گا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سارے تحقیقی اسکالر اپنے منتخب کردہ مضامین کے فیکلٹی ممبر یا عوامی نمائندے یا ترجمان بنیں گے۔ پی ایچ ڈی کے طلبہ کے لیے اساتذہ کے معاون وسائل اور دیگر وسائل کے ذریعہ حاصل کیے گئے حقیقی تدریسی تجربات کے لیے کم سے کم لازمی گھنٹے بھی طے کیے جائیں گے۔ پورے ملک کی یونیورسٹیوں میں چلائے جارہے پی ایچ ڈی پروگراموں کو اس مقصد کے لیے از سرنو مرتب کیا جائے گا۔

15.10۔ کالج اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ کے لیے دوران خدمت مسلسل پیشہ ورانہ ترقی موجودہ ادارہ جاتی انتظامات اور جاری اقدامات کے ذریعے جاری رہے گی۔ حالانکہ معیاری تعلیم کے لیے لازمی تدریسی عمل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ان کو مضبوط کیا جائے گا اور کافی حد تک اس کو وسعت دی جائے گی۔ اساتذہ کی آن لائن تربیت کے لیے سویم/ دیکشا (SWAYAM/DIKSHA) جیسے تکنیکی پلیٹ فارموں کے استعمال کی ترغیب دی جائے گی۔ تاکہ معیاری تربیتی پروگراموں کو کم وقت میں زیادہ اساتذہ تک پہونچایا جاسکے۔

15.11۔ رہنمائی کے لیے ایک قومی مشن قائم کیا جائے گا، جس میں بڑی تعداد میں معمر/ رٹائرڈ قابل فیکلٹی ممبران کو جوڑا جائیگا، اس میں وہ فیکلٹی ممبران بھی شامل ہوں گے، جن میں ہندوستانی زبانوں میں تعلیم دینے کی قابلیت ہوگی اور جو یونیورسٹی/ کالج کے اساتذہ کو قلیل مدتی اور طویل مدتی مشاورت، رہنمائی اور پیشہ ورانہ مدد فراہم کرنے کو تیار ہوں گے۔

16۔ پیشہ ورانہ تعلیم کا جدید تصور

16.1۔ بارہویں پانچ سالہ منصوبہ (2012-2017) کے اندازے کے مطابق 24-19 سال عمر کے ہندوستانی نوجوانوں کے انتہائی کم فیصد (5% سے بھی کم) افراد نے رسمی پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کی، جبکہ ریاستہائے متحدہ امریکہ (USA) میں 52%، جرمنی میں 75% اور جنوبی کوریا میں سب سے زیادہ 96% لوگوں نے پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کی جو ہندوستان کے مقابلہ میں کافی زیادہ ہے۔ یہ تعداد بھارت میں پیشہ ورانہ تعلیم کی تشہیر میں تیزی لانے کی ضرورت کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے۔

16.2۔ پیشہ ورانہ علیم حاصل کرنے والے طلبہ کی کم تعداد ہونے کے پیچھے ایک اہم وجہ یہ حقیقت ہے کہ ماضی میں پیشہ ورانہ تعلیم بنیادی طور پر درجہ 12-11 اور درجہ 8 اور اس سے اوپر کے درجات کے ڈراپ آؤٹس پر منحصر تھی۔ اس کے علاوہ پیشہ ورانہ مضامین کے ساتھ گیارہویں، بارہویں پاس کرنے والے طلبہ کے پاس اکثر اعلیٰ تعلیم میں اپنے منتخب کردہ پیشہ ورانہ شعبوں میں آگے بڑھنے کا واضح راستہ موجود نہیں ہوتا تھا، عمومی اعلیٰ تعلیم میں داخلہ کے پیمانے بھی پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کی قابلیت رکھنے والے طلبہ کے لیے مواقع کی دستیابی کو یقینی بنانے کے نظریہ سے ڈیزائن نہیں کیے گئے تھے، نتیجتاً وہ اپنے ہی ملک کے دیگر لوگوں کی بنسبت ''مین اسٹریم کی تعلیم'' یا ''اکیڈمک تعلیم'' سے محروم ہو جاتے تھے۔ اس نے پیشہ ورانہ تعلیم کے مضامین سے متعلق طلبہ کے لیے تعلیم میں سیدھے سیدھے آگے بڑھنے کے راستوں کو پوری طرح سے بند ہی کر دیا تھا۔ اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے، جس پر ابھی حال ہی میں سال 2013 میں نیشنل اسکل کوالیفکیشن فریم ورک (NSQF) کے اعلان کے ذریعہ توجہ دی گئی ہے۔

16.3۔ پیشہ ورانہ تعلیم مرکزی دھارے کی تعلیم سے کمتر سمجھی جاتی ہے اور یہ بھی مانا جاتا ہے کہ یہ بنیادی طور پر ان طالب علموں کے لئے ہے جو بعد مرکزی دھارے کی تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ایک ایسا تاثر ہے جو آج بھی جوں کا توں برقرار ہے، اور طلبہ کے انتخاب کو متاثر کرتا ہے۔ یہ ایک سنگین تشویش کا موضوع ہے جس کے بارے میں صرف یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں طلبہ کو کس طرح پیشہ ورانہ تعلیم پیش کی جاتی ہے۔

16.4۔ اس پالیسی کا مقصد پیشہ ورانہ تعلیم سے وابستہ معاشرتی درجہ بندی کی حالت پر قابو پانا ہے،اور اس کے لیے مرحلہ وار تمام تعلیمی اداروں مثلاً اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں پیشہ ورانہ تعلیم کے پروگراموں کو قومی دھارے کی تعلیم میں ضم کرنے کی ضرورت ہے۔اس کا آغاز ابتدائی سالوں میں پیشہ ورانہ تعلیم کا تجربہ فراہم کرنے سے ہو،اس کے بعد حسب سہولت اپر پرائمری، مڈل کلاسوں سے ہوتے ہوئے اعلیٰ تعلیم تک اس کو پہونچایا جائے۔اس سے یہ یقینی بنایا جاسکے گا کہ ہر بچہ کم ازکم ایک پیشہ سے وابستہ ہنر کو سیکھے اور اسی طرح سے دیگر کئی پیشوں سے واقف ہو۔ایسا کرنے کے نتیجے میں وہ محنت کی اہمیت، ہندوستانی فنون لطیفہ اور فن کاری سمیت دیگر مختلف پیشوں کی اہمیت سے واقف ہوگا۔

16.5۔سال 2025 تک اسکول اور اعلیٰ تعلیمی نظام کے ذریعہ کم سے کم 50% طلبہ کو پیشہ ورانہ تعلیم کا تجربہ فراہم کرایا جائے گا،جس کے لیے ہدف اور وقت کی تحدید کے ساتھ ایک واضح لائحہ عمل بنایا جائے گا۔ یہ پائیدار ترقیاتی مقصد 4.4 کے موافق ہے اور اس سے ہندوستان کی آبادیاتی وسائل کے مکمل فائدہ کو حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔جی ای آر کے اہداف کو طے کرتے وقت پیشہ ورانہ تعلیم سے وابستہ طلبہ کی تعداد کو بھی دھیان میں رکھا جائے گا۔پیشہ ورانہ مہارتوں کے فروغ کے ساتھ ساتھ تعلیمی یا دیگر مہارتوں کا فروغ بھی ہوگا۔آنے والی دہائی میں مرحلہ وار طریقہ پر سبھی ثانوی اسکولوں کے تدریسی مضامین میں پیشہ ورانہ تعلیم کو شامل کیا جائے گا،اس کے لیے ثانوی اسکول، آئی ٹی آئی، پالیٹیکنک اور مقامی صنعتوں وغیرہ کے ساتھ رابطہ اور باہمی تعاون پیدا کیا جائے گا۔اسکولوں میں ہب(Hub)اور اسپوک ماڈل میں اسکل ورک شاپ بھی قائم کیے جائیں گے جہاں دوسرے اسکول بھی ان سہولتوں سے فائدہ حاصل کرسکیں گے۔اعلیٰ تعلیمی ادارے خود اپنے دم پر یا کارخانوں او غیر سرکاری تنظیموں کی شراکت سے پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کریں گے۔سال 2013 میں شروع کی گئی ڈگری بی ووک(B.Voc) پہلے کی طرح ہی جاری رہے گی،لیکن اس کے علاوہ بھی پیشہ ورانہ کورس دیگر سبھی انڈر گریجویٹ ڈگری پروگراموں میں داخل طلبہ کے لیے دستیاب ہوں گے،جس میں چار سالہ کثیر موضوعاتی انڈر گریجوئیٹ پروگرام بھی شامل رہے گا۔اعلیٰ تعلیمی اداروں کو سافٹ اسکلس سمیت مختلف ہنروں میں محدود وقت کے سرٹیفکٹ کورس کرانے کی بھی اجازت ہوگی۔''لوک ودیا''یعنی ہندوستان میں تیار کردہ اہم پیشہ ورانہ علوم سے وابستہ موضوعات کو پیشہ ورانہ تعلیم کے نصاب میں شامل کرنے کے ذریعہ طلبہ کے لیے قابل رسائی بنایا جائے گا۔جہاں بھی ممکن ہو اوڈی ایل موڈ کے ذریعہ سے بھی پیشہ ورانہ کورسوں کو چلانے کا امکان تلاش کیا جائے گا۔

16.6۔آنے والی دہائی میں پیشہ ورانہ تعلیم کو مرحلہ وار طریقہ سے سبھی اسکول اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں شامل کیا جائے گا،پیشہ ورانہ تعلیم کے لئے فوکس علاقوں کا انتخاب مہارت کے فرق کے تجزیہ(skills gap analysis)اور مقامی مواقع کی نقشہ سازی کی بنیاد پر کیا جائے گا۔اس کوشش کی نگرانی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے انضمام کے لئے وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (ایم ایچ آر ڈی) پیشہ ورانہ تعلیم کے ماہرین اور کارخانوں/فیکٹریوں/صنعتوں کے ساتھ مل کر ایک قومی کمیٹی تشکیل دے گی،جس کا نام نیشنل کمیٹی فار دی انٹگریشن آف ووکیشنل ایجوکیشن (این سی آئی وی ای) ہوگا۔

16.7۔سب سے پہلے اس کام کو شروع کرنے والے اداروں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کامیاب ماڈلز اور طریق کار کو ڈھونڈنے کے لئے اپنے عمل میں جدت لائیں۔اور پھر ان کو NCIVE کے ذریعہ ترتیب دیئے گئے میکانزم کے ذریعہ دوسرے اداروں کے ساتھ شیئر کریں۔تاکہ پیشہ ورانہ تعلیم تک رسائی کو بڑھانے میں مدد مل سکے۔پیشہ ورانہ تعلیم اور اپرنٹس شپ فراہم کرنے والے مختلف مختلف ماڈلوں کو اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی استعمال کریں گے۔صنعتوں کی شراکت کے تحت اعلیٰ تعلیمی اداروں میں انکوبیشن مراکز قائم کیے جائیں گے۔

16.8۔نیشنل اسکل کوالیفکیشن فریم ورک(National Skills Qualifications Framework)میں ہر شعبہ پیشہ اور پیشے کے لئے مزید تفصیل دی جائے گی۔مزید برآں ، ہندوستانی معیارات کو بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے ذریعہ بنائی گئی پیشوں کی بین الاقوامی معیاری درجہ بندی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے گا، یہ فریم ورک تعلیم کی پیشگی ضرورتوں کے لیے اساس فراہم کرے گا۔اس کے ذریعہ ڈراپ آؤٹ ہو چکے بچوں کے عملی تجربوں کو فریم ورک کی متعلقہ سطح کے ساتھ جوڑ کر انہیں دوبارہ باضابطہ نظام سے مربوط کیا جائے گا۔کریڈٹ پر مبنی یہ فریم ورک طلبہ کے لیے عمومی تعلیم سے پیشہ ورانہ تعلیم تک جانے کو آسان بنائے گا۔

17۔ایک جدید نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن کے ذریعے تمام شعبوں میں کوالٹی اکیڈمک ریسرچ کو فروغ دینا

ایک بڑی اور متحرک معیشت کی نشوونما اور استحکام کے لیے علم کے حصول اور تحقیق کی بہت اہمیت ہوتی ہے،اس سے معاشرے کی ترقی ہوتی ہے اور قوم کو اور بھی زیادہ بلندیوں تک لے جانے کا حوصلہ ملتا ہے۔درحقیقت تاریخ کی کچھ سب سے خوشحال تہذیبوں (مثال کے طور پر بھارت،میسوپوٹامیہ،مصر،چین اور یونان) سے لے کر جدید تہذیبوں (مثلاً ریاستہائے متحدہ امریکہ،جرمنی،اسرائیل،جنوبی کوریا اور جاپان) تک مضبوط علم والے معاشرے تھے اور ہیں جنہوں نے اپنی علمی اور ثقافتی وراثت کو بنیادی طور پر جدید علوم کے تئیں اپنی کوششوں اور بنیادہ شراکت کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔جیسے سائنس کے ساتھ ساتھ فن،زبان،اور ثقافت کے میدان میں انہوں نے نہ صرف اپنی تہذیبوں کو بلکہ پوری دنیا کی تہذیبوں کو بہتر اور ترقی یافتہ بنایا ہے۔

17.2۔آج دنیا میں پائی جانے والی تیز رفتار تبدیلیوں کے ساتھ تحقیق کا ایک مضبوط ماحولیاتی نظام شاید پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے،مثال کے طور پر،آب و ہوا کی تبدیلی،آبادی کی حرکیات اور نظم ونسق،بایوٹکنالوجی،ایک توسیع پذیر ڈیجیٹل بازار،مشین کے ذریعہ سیکھنے کا عمل اور مصنوعی ذہانت کا عروج وغیرہ ایسی تبدیلیاں ہیں جو آج کے دور میں کافی اہم سمجھی جاتی ہیں۔اگر ہندوستان کو ان منفرد میدانوں میں قائد بننا ہے،اور آنے والے سالوں اور دہائیوں میں واقعتاً ایک بار پھر ایک وسیع تر علمی سوسائٹی بننے کے لئے اپنی وسیع تر صلاحیتوں کے سلسلہ کو حاصل کرنا ہے تو ملک کو اپنی تحقیقی صلاحیتوں اور پیداوار کو نمایاں طور پر بڑھانے کی ضرورت ہوگی۔آج کسی قوم کے معاشی،فکری،معاشرتی ،ماحولیاتی،اور تکنیکی فروغ اور ترقی کے لئے،تحقیق و ریسرچ کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

17.3۔تحقیق کی اس اہم اہمیت کے باوجود،موجودہ وقت میں ہندوستان میں تحقیق اور جدت کی سرمایہ کاری جی ڈی پی کا صرف 0.69٪ ہے جبکہ اسکے مقابلہ میں امریکہ میں 2.8 فیصد،اسرائیل میں 4.3 فیصد اور جنوبی کوریا میں 4.2 فیصد ہے۔

17.4۔آج ہندوستان کو معاشرتی مسائل کو حل کرے کی ضرورت ہے،جیسے کہ اپنے سبھی شہریوں تک پینے کے صاف پانی،معیاری تعلیم اور طبی خدمات،بہتر ٹرانسپورٹ،صاف ستھری ہوا،بجلی اور بنیادی چیزوں کی رسائی وغیرہ۔اس کے لیے ایک وسیع نقطۂ نظر اور ان طریقوں اور حلوں کے نفاذ کی ضرورت ہوگی جو نہ صرف اعلی سائنس اور ٹکنالوجی پر مبنی ہوں بلکہ وہ معاشرتی علوم اور انسانیت اور قوم کے مختلف سماجی و ثقافتی اور ماحولیاتی پہلوؤں کی گہری تفہیم سے بھی جڑے ہوں۔ان مسائل کا سامنا کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے لیے مختلف شعبوں میں اعلیٰ سطح کی اور اعلی معیار کی بین الضباتی تحقیق کی ضرورت ہوگی جو ہندوستان ہی میں ہونی چاہئے اور اسے صرف باہر سے درآمد نہیں کیا جاسکتا۔کسی ملک کی اپنی تحقیق کرنے کی صلاحیت بھی ملک کو دوسرے ممالک سے باآسانی متعلقہ تحقیق کو درآمد کرنے اور موافق تحقیق کو اپنانے کے قابل بناتی ہے۔

17.5۔مزید برآں معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں اس کی قدر کے ساتھ ساتھ کسی بھی ملک کی شناخت،اسکی ترقی،روحانی/فکری اطمینان اور

تخلیقی صلاحیتوں کو بھی اس کی تاریخ، فن، زبان اور ثقافت کے ذریعے بڑے پیمانے پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔اسی لیے سائنس اور معاشرتی علوم میں جدت کے ساتھ ہی فنون اور ہیومنٹیز کے میدان میں تحقیق کسی قوم کی ترقی اور روشن خیالی کے لیے انتہائی اہم ہے۔

17.6۔ ہندوستان کے تعلیمی اداروں میں تحقیق و جدت بہت اہم ہے، خاص طور پر ایسی تحقیق و ریسرچ جو اعلیٰ تعلیم سے متعلق ہوں، پوری تاریخ میں دنیا کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں سے ملنے والے ثبوتوں اور آثار سے پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کی سطح پر سب سے بہترین تعلیم اور تدریس کا عمل ایسے ماحول میں ہوتا ہے جہاں تحقیق اور علم کی تخلیق کی ایک مضبوط روایت رہی ہے، اس کے ساتھ ہی دنیا کی اعلیٰ ترین تحقیقات کثیر موضوعاتی یونیورسٹیوں میں ہوئی ہیں۔

17.7۔ ہندوستان میں سائنس اور ریاضی سے لے کر آرٹ اور ادب تک، صوتیات اور لسانیات سے لے کر طب اور زراعت تک کے مضامین میں ہندوستان میں تحقیق اور علمی تخلیق کی ایک طویل تاریخی روایت رہی ہے۔اب وقت کی ضرورت ہے کہ ہندوستان میں جلد سے جلد ایک مضبوط اور روشن خیال علمی سوسائٹی قائم ہو اور اس کو تقویت دی جائے، ساتھ ہی اکیسویں صدی میں دنیا کی تین بڑی معیشتوں میں سے ایک کی حیثیت سے ہندوستان تحقیق اور جدت کی راہنمائی کرنے کے لیے تیار رہے۔

17.8۔ چنانچہ یہ پالیسی ہندوستان میں تحقیق کے معیار اور تعداد کو بدلنے کے لیے ایک وسیع نظریہ کو نافذ کرتی ہے۔اس پالیسی میں اسکولی تعلیم میں یقینی تبدیلیاں شامل ہیں جیسے کہ تلاش وجستجو پر مبنی خواندگی اور طریقۂ تدریس، سائنسی طریقۂ کار اور منطقی سوچ وفکر پر زور ان میں شامل ہیں۔ طلبہ کے مفادات اور ان کی صلاحیتوں کی شناخت کے لیے اسکولوں میں کیریئر کاؤنسلنگ، اعلیٰ تعلیم کی ادارہ جاتی تشکیل نو جو یونیورسٹیوں میں تحقیق وریسرچ کو فروغ دے، سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کثیر موضوعاتی اور جامع تعلیم پر زور، انڈر گریجویٹ کورس میں تحقیق اور انٹرن شپ کی شمولیت، فیکلٹی کیریئر مینجمنٹ جو ریسرچ پر پورا زور دے، انتظام وانصرام اور قواعد وضوابط میں تبدیلی وترمیم جو اساتذہ کی اور اداروں کی خود مختاری اور جدت کی حوصلہ افزائی کرنے والے ہوں۔مندرجہ بالا سبھی پہلو ملک میں ایک تحقیقی نفسیات کو مضبوط کرنے کے لیے بہت اہم ہیں۔

17.9۔ان متعدد عناصر کو ہم آہنگی کے ساتھ استوار کرنے کے لئے یہ پالیسی ایک نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن (این آر ایف) کے قیام کی تجویز پیش کرتی ہے، جس سے ملک میں معیاری تحقیق کو فروغ دیا جا سکے اور اس کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔این آر ایف کا وسیع ہدف ہماری یونیورسٹیوں کے ذریعہ سے تحقیق کے ماحول کو مستحکم کرنا ہوگا۔خاص طور پر این آر ایف قابلیت (میرٹ) پر مبنی لیکن مساوی ہم مرتبہ جائزہ لین پر مبنی تحقیقی فنڈ کا ایک قابل اعتماد مرکز فراہم کرے گا، جس سے ملک میں تحقیق کی ثقافت کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ریاستیں یونیورسٹیوں اور دیگر ایسے عوامی اداروں میں تحقیق کا نظام قائم کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں فروغ دینے کا کام بھی کریں گی جہاں موجودہ وقت میں تحقیق کے امکانات محدود ہیں۔این آر ایف مقابلہ جاتی طریقہ سے سبھی کثیر موضوعاتی اداروں میں تحقیق کے لیے فنڈ فراہم کرے گا۔کامیاب تحقیقات کو منظوری دی جائے گی اور متعلقہ سرکاری ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ صنعتوں اور پرائیوٹ مخیر تنظیموں کے ساتھ گہرے تعلقات کے ذریعہ اسے نافذ العمل بنایا جائے گا۔

17.10۔ایسے ادارے جو موجودہ وقت میں کسی سطح پر تحقیق وریسرچ کو فنڈ فراہم کرتے ہیں، جیسے ڈپارٹمنٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ڈی ایس ٹی)، محکمہ جوہری توانائی یعنی ڈپارٹمنٹ آف اٹامک انرجی (ڈی اے ای)، ڈپارٹمنٹ آف بایوٹکنالوجی (ڈی بی ٹی)، انڈین کونسل آف اگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر)، انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ (آئی سی ایم آر)، انڈین کونسل آف ہسٹوریکل ریسرچ (آئی سی ایچ آر)، اور یونیورسٹی گرانٹ کمیشن (یو جی سی) کے ساتھ ساتھ مختلف پرائیوٹ او مخیر تنظیمیں اپنی ترجیحات اور ضرورتوں کے مطابق آزادانہ

طور پر تحقیق و ریسرچ کو فنڈ فراہم کرتی رہیں گی۔تاہم این آر ایف دوسری فنڈنگ ایجنسیوں کے ساتھ احتیاط سے ہم آہنگی کرے گا اور سائنس، انجینئرنگ اور دیگر لائق اکیڈمیوں کے ساتھ مل کر کام کرے گا تاکہ مقصد کی ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے اور کوششوں کی نقل سے بچا جاسکے۔این آر ایف آزادانہ طور پر حکومت کے ایک روٹیٹنگ بورڈ آف گورنرس کے تحت کام کرے گا، جس میں مختلف شعبوں کے بہت ہی بہترین محققین اور موجدین شامل ہوں گے۔

17.11۔این آر ایف کی بنیادی سرگرمیاں حسب ذیل ہوں گی۔

(الف) ہر طرح کے اور تمام شعبوں میں مسابقاتی اور ہم مرتبہ جائزہ لی گئی مجوزہ تحقیقات کو فنڈ فراہم کرنا

(ب) تعلیمی اداروں میں خاص طور پر یونیورسٹیوں میں اور کالجوں میں جہاں ابھی تحقیق و ریسرچ کا کام بالکل نوزائیدہ مرحلہ میں ہے، ایسے اداروں کی سرپرستی اور نگرانی کر کے وہاں باقاعدہ تحقیق شروع کرنا، انہیں فروغ دینا اور ان کے لیے سہولت پیدا کرنا

(ج) تحقیق کرنے والوں اور سرکار کے متعلقہ برانچوں اور صنعتوں کے بیچ رابطہ استوار کرنا اور ان میں ہم آہنگی پیدا کرنا، جس سے تحقیق و ریسرچ کرنے والوں کو فوری طور پر ملک کے قابل تحقیق معاملوں کے بارے میں بتایا جاسکے اور وہ اس باب میں جدید ترین کامیابیوں سے واقف رہیں۔اس طرح کامیابیوں کو پالیسی اور عمل میں لایا جاسکے گا۔

(د) بہترین اور عمدہ تحقیقات اور پیش رفت کو تسلیم کرنا

18۔اعلیٰ تعلیم (ہائرایجوکیشن) کے ریگولیٹری سسٹم میں تبدیلی لانا

18.1۔کئی دہائیوں سے اعلیٰ تعلیم کے ضوابط بہت زیادہ سخت رہے ہیں۔جن کو بہت کم اثر کے ساتھ منظم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔انضباطی نظام کا مصنوعی اور خلل آمیز رویہ بہت ہی بنیادی مسائل سے دوچار رہا ہے، جیسے چند اداروں کے اندر طاقت کا بھاری ارتکاز، ان اداروں کے مابین مفادات کا ٹکراؤ اور اس کے نتیجے میں احتساب کا فقدان۔اعلیٰ تعلیم کے شعبہ کو پھر سے فعال و متحرک بنانے اور اسے کامیاب کرنے کے لیے ریگولیٹری سسٹم (انضباطی نظام) کو پوری طرح سے بدلنے کی ضرورت ہے۔

18.2۔اوپر ذکر کردہ معاملات کو حل کرنے کے لیے اعلیٰ تعلیم کے ریگولیٹری سسٹم (انضباطی نظام) میں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ نظم وضبط، منظوری، مالی اعانت (فنڈنگ) اور تعلیمی معیار کی ترتیب جیسے خصوصی کام مخصوص، آزاد اور بااختیار اداروں/انتظامات کے ذریعہ انجام دیے جائیں۔یہ سسٹم میں ایک چیک اینڈ بیلینس بنانے، اداروں کے آپسی مفادات کے ٹکراؤ کو کم کرنے اور کچھ اداروں میں طاقت کے حد سے زیادہ ارتکاز کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے۔اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ان چار لازمی کاموں کو انجام دینے والے چار ادارہ جاتی ڈھانچے آزادانہ طور پر ایک ہی وقت میں کام کریں اور مشترکہ اہداف کے لئے ہم آہنگی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔یہ چار ڈھانچے ایک مرکزی ادارہ، ہائرایجوکیشن کمیشن آف انڈیا (HECI) کے اندر چار آزاد انتظامات کے طور پر قائم کیے جائیں گے۔

18.3۔HECI کا پہلا عمودی حصہ نیشنل ہائر ایجوکیشن ریگولیٹری کونسل (NHERC) ہوگا۔یہ اعلیٰ تعلیم کے شعبہ کے لیے ایک مشترکہ اور سنگل پوائنٹ ریگولیٹر کی طرح کام کرے گا، جس میں اساتذہ کی تعلیم شامل ہے، لیکن میڈیکل ایجوکیشن (طب کی تعلیم) اور لیگل ایجوکیشن (قانون کی تعلیم) نہیں ہے، اور اس طرح موجودہ وقت میں موجود متعدد ریگولیٹری ایجنسیوں کے ذریعہ انضباطی کاوشوں کی نقل اور تفریق کو ختم کرے گا۔ایسا اس لیے ہوتا ہے کیوں کہ موجودہ وقت میں متعدد ریگولیٹری نظام موجود ہیں۔اس واحد نقطہ ضابطہ کو قابل بنانے کے لیے اس کے لئے موجود ایکٹ کو نظرانداز کرنے، منسوخ کرنے اور متعدد موجودہ ریگولیٹری اداروں کی تنظیم نو کی ضرورت ہوگی۔این ایچ ای آر سی کو

''لچکدار لیکن سخت''اور سہولت بخش انداز میں اداروں کا نظم وضبط چلانے کے لئے تشکیل دیا جائے گا،اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ اہم معاملات خاص طور پر مالی ایمانداری، گڈ گورننس، اور تمام آن لائن اور آف لائن مالیاتی مسائل کا عوامی طور پر انکشاف، آڈٹ، طریقہ کار اور بنیادی ڈھانچوں،فیکلٹیز/عملہ، نصاب، اور تعلیمی نتائج کو بہت مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جائے گا۔ یہ معلومات NHERC کے ذریعہ چلائے جانے والے تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کی ویب سائٹوں پر اور عوامی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جائیں گی اور حسب ضرورت ان کو اپ ڈیٹ اور درست کیا جاتا رہے گا۔عام کی گئی معلومات سے متعلق اسٹیک ہولڈروں اور دیگر لوگوں کے ذریعہ کی گئی کسی بھی شکایت یا درخواست کو این ایچ ای آر سی کے ذریعہ سنا جائے گا اور اس کا حل کیا جائے گا۔وقفہ وقفہ سے غیر مرتب طریقہ پر ہر اعلیٰ تعلیمی ادارے میں معذور طلبہ سمیت منتخب طلبہ کے اہم فیڈ بیک(تبصرے) آن لائن طلب کیے جائیں گے۔

18.4۔اس طرح کے ضابطے کو کارگر بنانے کے لئے بنیادی کام توثیق/منظوری کا ہوگا۔اس لیے ایچ ای سی آئی کا دوسرا جزو ایک میٹا ایکریڈیٹنگ باڈی (بڑا منظوری دینے والا ادارہ) ہوگا،جس کو نیشنل ایکریڈیشن کاؤنسل (NAC) کے نام سے جانا جائے گا۔اداروں کی منظوری بنیادی طور پر کچھ بنیادی اصولوں مثلاً عوامی خود انکشاف،مضبوط حکمرانی، اور نتائج پر مبنی ہوگی۔ساتھ ہی یہ پورا عمل منظوری دینے والے اداروں کے ایک آزاد مجموعے کے ذریعہ انجام دیا جائے گا اور NAC کے ذریعہ ان سب کی نگرانی کی جائے گی اور یہ سارا نظام چلایا جائیگا۔کسی تسلیم شدہ ایکریڈیٹر کی حیثیت سے این اے سی (NAC) کو مناسب تعداد میں اداروں کو منظور کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔کم وقت میں ہی درجہ وار منظوری دینے کے لیے ایک مضبوط نظام قائم کیا جائے گا۔جو سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ خود مختاری، آزاد نظم ونسق اور معیارات کے طے شدہ پیمانوں کو حاصل کرنے کے لیے مرحلہ وار طریقہ سے معیارات متعین کرے گا۔نیتجتاً سبھی اعلیٰ تعلیمی ادارے اپنے اپنے ادارہ جاتی ترقیاتی منصوبے (IDP) کے ذریعہ اگلے پندرہ سالوں میں منظوری کے اعلیٰ ترین معیات کو حاصل کرنے کا ہدف طے کریں گے، اور اس طرح یہ ادارے ایک خود مختار ڈگری دینے والے اداروں/کلسٹر کی طرح بننے کے لیے پرعزم ہوں گے،آگے چل کر یہ عمل عالمی معیارات کے مطابق ایک بائنری عمل (ثنائی نظام) بن جائے گا۔

18.5۔ایچ ای سی آئی کا تیسرا جزو ہائر ایجوکیشن گرانٹس کاؤنسل (Higher Education Grants Council) یعنی HEGC ہوگا، جو شفاف معیارات کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم کو فنڈ فراہم کرنے او مالی مدد کرنے کا کام کرے گا۔ جس میں اداروں کے ذریعہ تیار کردہ آئی ڈی پیز (IDPs) اور ان کے نفاذ پر ہونے والی پیشرفت بھی شامل ہے۔ایچ ای جی سی کو اسکالرشپ کی تقسیم کے لیے، نئے ترجیحی شعبوں کو شروع کرنے اور کثیر موضوعاتی شعبوں میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کو معیاری پروگراموں کی تجاویز کے ساتھ ان کے فروغ کے لیے ترقیاتی فنڈنگ کی ذمہ داری دی جائے گی۔

18.6۔ایچ ای سی آئی کا چوتھا جزو جنرل ایجوکیشن کاؤنسل (GEC) ہوگا۔یہ اعلیٰ تعلیمی پروگراموں کے لیے متوقع نتائج طے کرے گا۔جنہیں گریجوئیٹ نتائج (graduate attributes) کے نام سے جانا جائے گا۔اس کے علاوہ جی ای سی کے ذریعہ ایک قومی اعلیٰ تعلیمی صلاحیت ضابطہ (National Higher Education Qualification Framework) تیار کیا جائے گا جو کہ National Skills Qualifications Framework (NSQF) کے ساتھ مربوط ہوگا، تاکہ پیشہ ورانہ تعلیم کو اعلیٰ تعلیم میں شامل کرنا آسان ہو۔اس طرح تعلیمی نتائج کے تعلق سے این ایچ ای کیو ایف (NHEQF) کے ذریعہ ڈگری/ڈپلوما/سرٹیفکیٹ کی طرف جانے والی اعلی تعلیم کی قابلیت کی طرف رہنمائی کی جائے گی۔اس کے علاوہ جی ای سی، این ایچ ای کیو ایف کے ذریعہ سے کریڈیٹ ٹرانسفر، مساوات (مساوی

ڈگری یا سرٹیفکٹ)وغیرہ جیسے معاملات کے لیے مساوی اور آسان معیارات قائم کرے گا۔جی ای سی ان مخصوص مہارتوں/ قابلیتوں کی نشاندہی کرے گا جو طلبہ کو اپنے تعلیمی پروگرام کے دوران ضرور حاصل کرنا چاہئے تا کہ وہ اکیسوی صدی کی مہارتوں/ قابلیتوں کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہو سکیں۔

18.7۔انڈین کونسل برائے زرعی تحقیق (آئی سی اے آر)، ویٹرنری کونسل آف انڈیا (وی سی آئی)، قومی کاؤنسل برائے ٹیچر ایجوکیشن (این سی ٹی ای)، کونسل آف آرکی ٹیکچر (سی او اے)، قومی کونسل برائے پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت (این سی وی ای ٹی) وغیرہ جیسی پیشہ ورانہ کونسلیں، پروفیشنل اسٹینڈرڈ سیٹنگ باڈیز (PSSBs) کی حیثیت سے کام کریں گی۔ وہ اعلیٰ تعلیمی نظام میں ایک اہم کردار ادا کریں گی، اور انہیں جی ای سی کا رکن بننے کی دعوت دی جائے گی۔ یہ ادارے پی ایس ایس بی کی حیثیت سے تنظیم نو کے بعد نصاب تیار کریں گے، تعلیمی معیار مرتب کریں گے اور جی ای سی کے ممبروں کی حیثیت سے اپنے ڈومین/ نظم وضبط کی تعلیم، تحقیق اور توسیع کے مابین ہم آہنگی پیدا کریں گے۔ جی ای سی کے ممبروں کی حیثیت سے وہ نصاب کے فریم ورک کی وضاحت کرنے میں مدد کریں گے، جس کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیمی ادارے اپنا نصاب خود تیار کر سکتے ہیں۔ اس طرح پی ایس ایس بی باقاعدہ کردار نہ رکھتے ہوئے بھی سیکھنے اور پریکٹس کے مخصوص شعبوں میں معیارات یا توقعات طے کرے گی۔ سبھی اعلیٰ تعلیمی ادارے یہ طے کریں گے کہ ان کے تعلیمی پروگرام دیگر افکار و نظریات کے درمیان کس طرح سے متعینہ معیارات کے تئیں اپنا ردعمل پیش کر رہے ہیں، اور اگر ضرورت ہو تو وہ پی ایس ایس بی/ معیار ترتیب دینے والے اداروں سے مدد حاصل کرنے میں بھی تعاون کریں گے۔

18.8۔اس طرح کا نظام مختلف کرداروں کے مابین مفادات کے تنازعات کو ختم کر کے ہر ایک کا رول طے کرے گا اور عملی طور پر علیحدگی کے اصول کو یقینی بنائے گا۔ اس کا مقصد کچھ بنیادی مسئلوں پر توجہ دیتے ہوئے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو مضبوط و مستحکم بنانا ہوگا۔ اس سے جڑی ہوئی ذمہ داریاں اور جواب دہی اعلیٰ تعلیمی ادا ورں کے مطابق ہوگی، سرکاری اور پرائیوٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے بیچ توقعات کے سلسلہ میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔

18.9۔اس طرح کی تبدیلی کے لیے موجودہ ڈھانچوں اور اداروں کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ وہ خود کو مضبوط و مستحکم کریں تا کہ مختلف طرح کے ترقیاتی عمل سے گزر سکیں۔ کاموں کی علیحدگی کا مطلب یہ ہوگا کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کا ہر جز و ایک نیا، علاحدہ کردار ادا کرے گا جو نئی انضباطی اسکیم سے مربوط، معنی خیز اور اہم ہے۔

18.10۔ریگولیشن کے لیے سبھی آزاد ڈھانچوں کی بنیاد عملی ضابطہ (این ایچ ای آر سی)، منظوری (این اے سی)، فنڈنگ (ایچ ای جی سی)، اور اکیڈمک اسٹینڈرڈ سیٹنگ (جی ای سی) خود مختار آزاد باڈی (ایچ ای سی آئی) اور شفاف عوامی انکشاف کی پالیسی پر مبنی ہوگی۔ یہ سبھی آزاد ڈھانچے اپنی کارکردگی، مہارت اور شفافیت کو یقینی بنانے اور انسانی انٹرفیس کو کم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ ٹکنالوجی کا استعمال کریں گے۔ بنیادی اصول یہ ہوگا کہ ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے شناخت سے عاری اور شفاف ریگولیٹری مداخلت کی جا سکے۔ سخت کارروائی کے ساتھ سخت تعمیری اقدامات کو یقینی بنایا جائے گا، جس میں لازمی معلومات کے غلط انکشافات کے لیے سزا کی سفارش بھی شامل ہے، تا کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کو کم سے کم لازمی بنیادی اصولوں اور معیاروں کے مطابق بنایا جا سکے۔ ایچ ای سی آئی خود ہی چاروں اجزاء کے مابین تنازعات کو حل کرے گی، ایچ ای سی آئی کا ہر جز و ایک آزاد ادارہ ہوگا، جس میں متعلقہ شعبوں میں کام کر رہے ایماندار، پرعزم اور اعلیٰ درجے کے ماہرین شامل ہوں گے، جن کے پاس عوامی خدمت کا خاص تجربہ ہوگا۔ ایچ ای سی آئی کا بھی خود اپنی ایک آزاد خود مختار باڈی ہوگی، جس میں اعلیٰ تعلیم

کے شعبہ میں مشہور و معروف سماجی خدمت سے تعق رکھنے والے ماہرین شامل ہوں گے جو ایچ ای سی آئی کی ایماندار اور اثر دار کارکردگی کا نظم و نسق سنبھالیں گے اور اس کی نگرانی کریں گے۔ ایچ ای سی آئی کے اندر کاموں کے عمل درآمد کے لیے مناسب طریقہ کار قائم کیا جائے گا، جس میں فیصلے بھی شامل ہیں۔

18.11۔ نئے معیاری اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کرنا بھی بہت آسان ہو جائے گا، ساتھ ہی یہ یقین دہانی بھی کرائی ہوگی کہ یہ ادارے عوامی خدمت کے جذبے سے طویل مدت کے لیے مالی مدد کے ساتھ قائم کیے گئے ہیں، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اعلیٰ تعلیمی اداروں کو اپنے اداروں کی توسیع کے لیے مدد فراہم کی جائے گی۔ اس سے بڑی تعداد میں طلبہ اور فیکلٹیز کے ساتھ ساتھ شعبوں اور کورسوں میں بھی ترقی ہو سکے گی۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں کی رسائی کو معیاری اور اعلیٰ ترین تعلیم تک وسعت دینے کے مقصد سے ان کے لیے عوامی فلاحی شراکت کے ماڈل بھی شروع کیے جا سکتے ہیں۔

تعلیم کو تجارت بنانے سے روکنا:

18.12۔ کنٹرول اور توازن سے لیس نظام اعلیٰ تعلیم کو تجارت بنانے سے روک پائیں گے، یہ ریگولیٹری ایجنسی کی اولین ترجیح ہوگی، سبھی تعلیمی ادارے ''فائدہ کے لیے نہیں'' (not for profit) کے اصول پر کاربند ہوں گے اور آڈٹ اور انکشاف کے یکساں معیارات کی پابندی کریں گے۔ اگر کوئی سرپلس (Surpluse) ہوگا تو تعلیمی شعبے میں دوبارہ سرمایہ کاری کی جائے گی۔ ان سبھی اقتصادی معاملوں کا شفاف عوامی انکشاف ہوگا، جس میں عوام کے لیے شکایت سے نمٹنے کے طریقہ کار کی مدد لی جائے گی۔ این اے سی کے ذریعہ تیار کردہ ایکریڈیٹیشن سسٹم (منظوری کا نظام) اس سسٹم کی تکمیلی جانچ پڑتال کرے گا، اور این ایچ ای آر سی اس کو اپنے ریگولیٹری مقصد کی کلیدی جہتوں میں سے ایک سمجھے گا۔

18.13۔ سرکاری اور پرائیوٹ سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کو اس ریگولیٹری نظام (انضباطی نظام) میں مساوی سمجھا جائے گا۔ یہ انضباطی نظام تعلیم میں نجی مخیر کوششوں کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ قانون سازی کے ہر عمل کے لئے مشترکہ قومی رہنما خطوط ہوں گے جن سے نجی اعلیٰ تعلیمی اداروں کو قائم کیا جائے گا۔ یہ لازمی عمومی رہنما خطوط اس طرح کے سبھی قانون سازوں کو نجی اعلی تعلیمی ادارے قائم کرنے کا اہل بنائیں گے، اور اس طرح نجی اور سرکاری اعلی تعلیمی اداروں کے لیے مشترکہ معیارات متعین کیے جائیں گے۔ ان مشترکہ رہنما خطوط میں گڈ گورننس، مالی استحکام اور سلامتی، تعلیمی نتائج اور انکشافات کی شفافیت شامل ہوگی۔

18.14۔ عوامی خدمت اور کار خیر کی منشار کھنے والے پرائیوٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں کی فیس تعیین کی ترقی پذیر حکومت کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ مختلف نوعیت کے اداروں کے لیے ان کی منظوری کی بنیاد پر فیس کی زیادہ سے زیادہ حد کو طے کرنے کے لیے ایک شفاف نظام تیار کیا جائے گا، تاکہ پرائیوٹ اداروں پر اس کا منفی اثر نہ پڑے۔ اس سے نجی اعلی تعلیمی اداروں کو ان کے پروگراموں کے لئے آزادانہ طور پر فیس مقرر کرنے کا اختیار ملے گا، حالانکہ یہ طے شدہ اصولوں اور وسیع تر اطلاق والے ضابطہ سازی کے تحت ہوں گے۔ پرائیوٹ اعلی تعلیمی اداروں کو ترغیب دی جائے گی کہ وہ اپنے طلبہ کو نمایاں تعداد میں فری شپ اور اسکالرشپ پیش کریں۔ پرائیوٹ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ذریعہ مقرر کردہ تمام فیسیں اور چارجز شفاف اور مکمل طور پر ظاہر کیے جائیں گے، اور کسی بھی طالب علم کے داخلہ کے دوران ان فیسوں/ چارجز میں کوئی من مانا اضافہ نہیں ہوگا۔ فیس طے کرنے کا یہ طریقہ کار اس لیے ہوگا تاکہ اعلیٰ تعلیمی ادارے اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو نبھانا یقینی بنائیں، ساتھ ہی انہیں کچھ حد تک سرمایہ کاری کی بھرپائی کو بھی یقینی بنانا ہوگا۔

19۔اعلیٰ تعلیمی اداروں کے لئے موثر گورننس اور لیڈرشپ

19.1۔ یہ موثر نظم ونسق اور قیادت ہی ہے جو اعلیٰ تعلیمی اداروں کو عمدگی اور جدت کے ماحول کی تخلیق کے قابل بناتی ہے۔ بھارت سمیت پوری دنیا میں سبھی عالمی معیار کے اداوں کی عمومی خصوصیت حقیقت میں مضبوط خودمختار انتظامیہ او ادارہ جاتی قائدین کی عمدہ صلاحیت کی بنیاد پر تقرری رہی ہے۔

19.2۔ درجہ وار منظوری اور درجہ بندی شدہ خودمختاری کے ایک موزوں نظام کے ذریعہ 15 سال کے عرصہ میں ایک مرحلہ وار طریقے سے، ہندوستان میں تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کا مقصد جدت اور استعداد کو حاصل کرنے والا خودمختار حکومت ادارہ بننا ہوگا۔ اعلیٰ معیار کی قیادت کو یقینی بنانے اور عمدگی کے ادارہ جاتی ثقافت کو فروغ دینے کے لیے تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ جو ادارے اس طرح کے اقدامات کے لیے تیار ہوں گے وہاں مناسب درجہ وار منظوری حاصل ہونے پر ایسے باصلاحیت، قابل، ماہر اور پرعزم لوگوں کا جن میں ثابت شدہ صلاحیتیں اور عزم کا ایک مستحکم جذبہ ہو گا ایک بورڈ آف گورننس (بی او جی) بنایا جائے گا۔ کسی ادارے کے بورڈ آف گورننس (بی او جی) کو کسی بھی خارجی دخل اندازی سے آزاد ہو کر ادارہ کو چلانے، ادارہ کے ہیڈ سمیت سبھی طرح کی تقرریاں کرنے اور نظم ونسق کے تعلق سے سبھی طرح کے فیصلے کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس میں ایسے وسیع تر قوانین وضوابط ہوں گے جو اس سے قبل کے دیگر قوانین کی کسی بھی خلاف ورزی کی دفعات کو مسترد کر دیں گے، جس میں بی او جی کی تشکیل، تقرری، کاموں کے طریقے اور اصول، قواعد وضوابط، بورڈ آف گورننس (بی او جی) کا کردار اور ذمہ داریاں شامل ہیں۔ بورڈ کے نئے ممبران کی شناخت بورڈ کے ذریعہ مقرر کردہ ماہرین کی کمیٹی کرے گی اور نئے ممبران کا انتخاب بورڈ آف گورننس (بی او جی) کے ذریعہ ہی کیا جائے گا۔ ممبران کا انتخاب کرتے وقت مساوات کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ یہ تصور کیا گیا ہے کہ اس عمل کے دوران سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کو ترغیب، تعاون اور مشورہ دیا جائے گا۔ اور ان کا مقصد 2035 تک خودمختار ادارہ بننا اور ایسے مضبوط و پائدار بورڈ آف گورننس (بی او جی) کی تشکیل کرنا ہوگا۔

19.3۔ بورڈ آف گورننس (بی او جی) تمام متعلقہ ریکارڈوں کے شفاف خود انکشافات کے ذریعہ اسٹیک ہولڈرز کے لئے ذمہ دار اور جوابدہ ہوگا۔ یہ نیشنل ہائیر ایجوکیشن ریگولیٹری کونسل (این ایچ ای آر سی) کے توسط سے ایچ ای سی آئی کے ذریعہ ضروری قرار دیے گئے تمام ریگولیٹری رہنما خطوط کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

19.4۔ اداروں میں سبھی اعلیٰ عہدوں اور اداروں کے سربراہ کے لیے اعلیٰ تعلیمی صلاحیت والے افراد کو منتخب کیا جائے گا، جنہوں نے مشکل حالات میں بہتر انتظامی اور قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہو، کسی بھی اعلیٰ تعلیمی ادارے کے سربراہ کے اندر آئینی اقدار اور ادارہ کے مجموعی وژن کے ساتھ ساتھ مضبوط معاشرتی عزم، ٹیم ورک میں یقین، تنوع، مختلف لوگوں کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت اور ایک مثبت نقطہ نظر جیسی صفات ہونی چاہئیں۔ بورڈ آف گورننس (بی او جی) کے ذریعہ تشکیل شدہ ایک نامور ماہر کمیٹی (ای ای سی) کی سربراہی میں ایک سخت، غیر جانبدارانہ، قابلیت پر مبنی، اور اہلیت پر مبنی عمل کے ذریعے انتخابات کیے جائیں گے۔ جبکہ موزوں ثقافت کی ترقی و تشکیل کو یقینی بنانے کے لئے مدت کار میں استحکام ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سربراہی کی جانشینی کا بھی احتیاط کے ساتھ منصوبہ بنایا جائے گا، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کسی بھی ادارے کے عمل کی وضاحت کرنے والے اچھے طریقے قیادت/ سربراہی میں تبدیلی کی وجہ سے ختم نہ ہونے پائیں۔ سربراہی میں تبدیلی مناسب اوورلیپ کے ساتھ کی جائے گی، اور ہموار منتقلی کو یقینی بنانے کے لئے عہدے خالی نہیں رکھے جائیں گے۔ عمدہ صلاحیت والے سربراہوں کی شناخت کی جائے گی اور انھیں جلد تیار کیا جائے گا، اور وہ سربراہی کے عہدوں پر سیڑھی در سیڑھی آگے بڑھیں گے۔

19.5۔ مرحلہ وار طریقہ سے مناسب فنڈ، قانونی استحکام اور خود مختاری کی فراہمی کے ساتھ سبھی اعلیٰ تعلیمی ادارے ادارہ جاتی فضیلت، اپنی مقامی برادریوں کے ساتھ تعلق اور مالی ایمانداری اور جوابدہی کے اعلیٰ ترین معیارات کے تئیں اپنے عزم کا مظاہرہ کریں گے۔ ہر ادارہ ایک اسٹریٹجک ادارہ جاتی ترقیاتی منصوبہ (IDP) بنائے گا جس کی بنیاد پر ادارے اقدامات تیار کریں گے، اپنی ترقی کا جائزہ لیں گے، اور اس میں طے شدہ اہداف تک پہونچیں گے، جو آئیندہ کی مزید عوامی مالی اعانت کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ آئی ڈی پی کو بورڈ ممبران، ادارہ کے سربراہوں، فیکلٹیز، طلبہ اور عملے کی مشترکہ شرکت سے تیار کیا جائے گا۔

حصہ سوم۔ دیگر قابل توجہ شعبے/ علاقے

20۔ پیشہ ورانہ تعلیم:

20.0۔ پیشہ وروں کو تیار کرنے سے متعلق تعلیم کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے نصاب میں اخلاقیات اور عوامی مقاصد کی اہمیت کی شمولیت ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خاص موضوع کی تعلیم اور عملی مشق کی تعلیم کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ دیگر تمام اعلیٰ تعلیم سے متعلق موضوعات کی طرح ہی اس میں بھی مرکزی طور پر تنقیدی اور بین الکلیاتی سوچ، بحث و مباحثہ، مذاکرہ، تحقیق اور اختراع کو شامل کیا جانا چاہئے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے یہ ضروری ہے کہ پیشہ ورانہ فروغ و ترقی سے متعلق تعلیم دیگر موضوعات سے کٹی ہوئی یا الگ تھلگ نہ رہے۔

20.2۔ اس طرح پیشہ ورانہ تعلیم مجموعی طور پر اعلیٰ تعلیم کے نظام کا لازمی جزو بن جاتی ہے۔ اسٹینڈ الون زراعتی یونیورسٹیوں، طبی یونیورسٹیوں، تکنیکی یونیورسٹیوں اور دیگر موضوعات کی اسٹینڈ الون یونیورسٹیوں کا مقصد اپنے آپ کو ایک کثیر موضوعاتی ادارے کے طور پر پروان چڑھانا ہونا چاہئے۔ جو کہ ایک جامع اور کثیر موضوعاتی تعلیم مہیا کروائے، پیشہ ورانہ یا عمومی تعلیم فراہم کرنے والے سبھی ادارے 2030 تک مجموعی طور پر دونوں طرح کی تعلیم دینے والے ادارے یا اداروں کا گروپ (group of Instuiuion) بننے کے مقصد کے ساتھ کام کریں گے۔

20.3۔ زراعتی تعلیم اور اس سے متعلق مضامین کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اگرچہ ملک کی یونیورسٹیوں میں زراعتی یونیورسٹیوں کا فیصد ۹ رہے، لیکن زراع اور اس سے وابستہ سائنسی مضامین میں داخلے اعلیٰ تعلیم میں کل داخلہ کا محض ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ زراعت اور اس سے وابستہ مضامین کی صلاحیت اور معیار دونوں کو بہتر بنایا جانا چاہئے تاکہ بہتر ہنر مند گریجویٹس، تکنیکی ماہرین، جدید تحقیق، تکنیک اور مارکیٹ پر مبنی توسیع کے ذریعہ زراعتی پیداواروں میں اضافہ کیا جاسکے۔ عام تعلیم کے ساتھ مربوط پروگراموں کے ذریعے زراعت اور ویٹرنری سائنس میں پیشہ ور افراد کو تیار کرنے میں تیزی سے اضافہ کیا جائے گا۔ زرعی تعلیم کا ڈیزائن ایسا بنایا جائے گا کہ اس سے ایسے ترقی پزیر پیشہ ور افراد تیار ہوں جن میں مقامی علم، روایتی علوم و فنون، اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو سمجھنے اور ان کا استعمال کرنے کی صلاحیت ہوگی، اسی کے ساتھ وہ زمین کی پیداواری صلاحیت میں کمی، آب و ہوا میں تبدیلی، ہماری بڑھتی آبادی کے لئے وافر خوراک کی ضرورت وغیرہ جیسے اہم امور کا ادراک رکھتے ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ زراعتی تعلیم مہیا کرنے والے اداروں سے مقامی برادریاں براہ راست مستفید ہوں، اسکا ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ زراعتی تکنیک کے پارک (Agricultural Technology Parks) قائم کیے جائیں تاکہ ٹیکنالوجی انکیوبیشن، اس کی نشر و اشاعت اور پائیدار طریقہ کار کو فروغ دیا جاسکے۔

20.4۔قانونی تعلیم کو عالمی معیار کے مقابل لانے کی ضرورت ہے،اس کے ساتھ ہی اس شعبہ میں بہترین طریقۂ کار،موثر نظام عمل اورنئ تکنیکوں کواپنایا جائے گا۔تاکہ انصاف تک وسیع تر رسائی اور بروقت فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔اسی کے ساتھ ساتھ معاشرتی،معاشی،اور سیاسی انصاف کے آئینی اقدار سے بھی آگاہی ہونی چاہئے اوران موضوعات پر روشنی ڈالی جانی چاہئے،نیز جمہوریت،قانون کی حکمرانی،اور حقوق انسانی کے ذریعہ سے ملک وقوم کی تعمیر نو کی طرف رہنمائی کی جانی چاہئے۔یہ یقینی بنایا جانا چاہئے کہ قانونی علوم کے نصاب میں معاشرتی اور ثقافتی سیاق وسباق کے ساتھ ساتھ ثبوت پرمبنی انداز میں قانونی نکتۂ فکر کی تاریخ،انصاف کے اصول،قانونی اصول وضوابط کی مشق اور دیگر متعلقہ مواد کی مناسب اور وافر مقدار میں عکاسی ہو۔قانون کی تعلیم دینے والے ریاستی اداروں کو لازمی طور پر مستقبل کے وکیلوں اور ججوں کے لئے دولسانی تعلیم کی پیش کش پر غور کرنا چاہئے،جس میں ایک زبان انگریزی ہو اور دوسری اس ریاست کی زبان ہو جہاں یہ قانونی تعلیم دینے والا ادارہ واقع ہے۔

20.5۔طب کی تعلیم (میڈیکل ایجوکیشن) پر بھی دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے،تاکہ تعلیمی پروگراموں کی مدت،ساخت اور ڈیزائن کو فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔بنیادی نگہداشت اور سیکنڈری ہسپتالوں میں کام کرنے کے لئے بنیادی طور پر درکار معیارات اور پیمانوں کے بارے میں وقفے وقفے پر باقاعدگی کے ساتھ طلبہ کا جائزہ لیا جائے گا۔یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے لوگ صحت کی دیکھ بھال میں کثیر الجہتی متبادل کا استعمال کرتے ہیں،ہمارے طبی نظام تعلیم کو جامع ہونا چاہئے جس کے تحت ایلوپیتھک میڈیکل تعلیم کے تمام طلبہ کو آیوروید،یوگا،نیچروپیتھی،یونانی،سِدّھا،اور ہومیوپیتھی (AYUSH) کی بنیادی تفہیم ہونی چاہئے اوراسی طرح طب کے دیگر شعبہ کے طلبہ کو ایلوپیتھی اور دیگر طبی شعبہ جات کے طریقے کی بنیادی تعلیم دی جانی چاہئے۔ہرطرح کی طبی تعلیم (ہیلتھ کیئر ایجوکیشن) میں انسدادی طبی دیکھ بھال (پریونٹو ہیلتھ کیئر) اور سماجی علاج ومعالجہ (کمیونٹی میڈیسن) پر بھی بہت زیادہ زور دیا جائے گا۔

20.6۔تکنیکی تعلیم میں ڈگری اور ڈپلوما پروگرام شامل ہیں،مثال کے طور پر انجینئرنگ،ٹیکنالوجی،مینجمنٹ،آرکی ٹیکچر،ٹاؤن پلاننگ،فارمیسی، ہوٹل مینجمنٹ اور کیٹرنگ وغیرہ جو بھارت کی مجموعی ترقی کے لیے بہت اہم ہیں۔ان شعبوں میں نہ صرف کئی دہائیوں تک پوری طرح سے اہل افراد کی ضرورت برقرار رہے گی،بلکہ ان شعبوں میں جدت اور تحقیق کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ صنعتوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے درمیان قریبی تعاون کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہوگی،مزید برآں انسانی کوششوں پر ٹکنالوجی کے اثر ورسوخ سے تکنیکی تعلیم اور دیگر شعبوں کے درمیان فرق میں بھی کمی آنے کی توقع بڑھی ہے۔اس طرح تکنیکی تعلیم بھی کثیر موضوعاتی تعلیمی اداروں میں فراہم کی جائے گی،اور دیگر شعبوں کے ساتھ گہرائی کے ساتھ جڑنے کے نئے امکانات بھی پیدا ہوں گے۔بھارت کو صحت،ماحولیات اور طویل المدت صحت مند زندگی میں ان شعبوں میں اہم تجربات کے ساتھ،جنہیں نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے مقصد سے پوسٹ گریجویٹ پروگرام کا حصہ بنایا جائیگا،جدید ترین اہم شعبوں جیسے کہ جینومک اسٹڈیز،بایوٹیکنالوجی،نینوٹیکنالوجی،نیوروسائنس کے ساتھ ساتھ تیزی سے اہمیت حاصل کر رہے آرٹیفیشیل انٹلی جینس (مصنوعی ذہانت)،3D مشیننگ،بِگ ڈاٹا انالائسس (big data analysis) اور مشین لرننگ جیسے شعبوں میں پیشہ ور ماہرین کو تیار کرنے میں بھی اہم کردار نبھانا چاہئے۔

21۔تعلیم بالغان اور زندگی بھر تعلیم

21.1۔بنیادی خواندگی کا حصول،تعلیم کا حصول اور روزگار کا موقع ہر شہری کا بنیادی حق ہے،خواندگی اور بنیادی تعلیم کسی بھی فرد کے ذاتی، شہری،معاشی،اور زندگی بھر سیکھنے کے مواقع کی ایک نئی دنیا کا دروازہ کھول دیتی ہے جو فرد کو ذاتی اور پیشہ ورانہ دونوں طرح کی ترقی کے قابل

بناتی ہے۔اوراسے ہرطرح سے آگے بڑھنے میں مدد کرتی ہے۔سماج اور ملک کی سطح پرخواندگی اور بنیادی تعلیم ایک ایسی طاقت کے طور پر کام کرتی ہے جوترقی کے لیے کی جارہی دیگر سبھی کوششوں کی کامیابی کوکئی گنا بڑھادیتی ہے۔عالمی سطح پر مختلف ملکوں کے اعدادوشمار کسی ملک کی شرح خواندگی اوراس فی کس جی ڈی پی میں انتہائی اعلی باہمی رابطوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

21.2۔ساتھ ہی ایک قوم کے ناخواندہ ہونے کی وجہ سے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں،جن میں بنیادی مالی لین دین کرنے،متعینہ قیمت پر خریدے گئے سامان کے معیار/مقدار کا موازنہ کرنے،نوکریوں،قرض،خدمات وغیرہ کے سلسلہ میں درخواست دینے کے لیے فارم بھرنے، خبروں،میڈیا وغیرہ میں عوامی سرکولر کو سمجھنے،بزنس اور کاروبار کو چلانا اور کاروباری گفت وشنید کے لیے روایتی اور الیکٹرونک میل کا استعمال کرنے،اپنی زندگی اور پیشے کو بہتر بنانے کے لیے انٹرنیٹ اور دیگر ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا،دوائیوں،سڑک وغیرہ پر دی گئی ہدایتوں،سمتوں اورتحفظاتی گائڈ لائن کو سمجھنے،بچوں کوان کی تعلیم میں مدد کرنے،بھارت کے شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے بنیادی حقوق اور ذمہ داریوں کی واقفیت رکھنے،ادبی کاموں کی ستائش وتحسین کرنے اور تعلیم کے لوازمات سے مربوط ذرائع یا اعلیٰ پیداوار والے شعبوں میں روزگار حاصل کر پانے کا اہل نہ ہونا شامل ہے۔یہاں پر درج قابلیتیں مثال کے طور پر پیش کی گئی ہیں جوتعلیم بالغان کے جدید طریقہ کار اور نئے اقدامات کی شکل میں اپنا کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

21.3۔بھارت اور پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر ہوئی تحقیق،مطالعہ اور تجزیہ سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ سیاسی قوت ارادی،تنظیمی ڈھانچہ،مناسب منصوبہ بندی،وافر مالی مدد اور رضاکاروں کا اعلیٰ معیار کی قابلیت کے حصول کے ساتھ ساتھ رضاکارانہ خدمت کے لیے اکٹھا اور ایکجُٹ ہونا تعلیم بالغان پروگراموں کے کامیاب انعقاد کے بنیادی اور اہم عوامل ہیں۔رضاکاروں پر منحصر کامیاب تعلیمی پروگراموں کے نتیجے میں نہ صرف بالغوں کی خواندگی میں اضافہ ہوتا ہے،بلکہ اس کے نتیجے میں معاشرے کے تمام بچوں کے اندر تعلیم کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے،نیز مثبت معاشرتی تبدیلی اور انصاف کے لیے معاشرہ کی شراکت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔1988 میں جب قومی خواندگی مشن شروع کیا گیا تھا تو بڑی حد تک لوگوں کی رضاکارانہ شمولیت،حمایت وتعاون پر مبنی تھا،جس کے نتیجے میں خواتین کے درمیان بھی 2011–1991 کے عرصہ کے دوران قومی خواندگی میں نمایاں اضافہ ہوا تھا،ساتھ ہی اس وقت کے معاشرتی امور پر تبادلہ خیال،بات چیت اور بحث ومباحثہ کا بھی آغاز ہوا۔

21.4۔بالغوں کی تعلیم کے لیے حکومت کی جانب سے جدید اور مضبوط اقدامات کیے جائیں گے؛خصوصا سماج کی شمولیت کو آسان بنایا جائیگا اور ٹیکنالوجی کے ہموار اور فائدہ مند انضمام کی سہولت کو جلد سے جلد نافذ کیا جائے گا،تاکہ 100% خواندگی کے حصول کے اس سب سے اہم مقصد کو جلد از جلد پورا کیا جاسکے۔

21.5۔سب سے پہلے این سی آرٹی کی ایک نئی اور اچھی طرح سے تعاون یافتہ مشترک تنظیم کے ذریعہ بالغوں کے لئے نصاب کا ایک عمدہ فریم ورک تیار کیا جائے گا۔جوتعلیم بالغان کے لیے معاون ہو،تاکہ خواندگی،اعدادشماری،بنیادی تعلیم،پیشہ ورانہ مہارت وغیرہ کے لیے بہترین نصاب بنانے میں این سی ای آرٹی (NCERT) کی موجودہ مہارت کے ساتھ ہم آہنگی پیدا ہوسکے اور تعلیم بالغان کے نصاب کی تشکیل کی جاسکے۔اس نصابی ڈھانچے میں کم از کم مندرجہ ذیل پانچ پروگرام شامل ہوں گے۔جن میں سے ہر ایک کے نتائج واضح طور پر بیان کیے جائیں گے۔

(الف) بنیادی خواندگی اور اعدادشماری

(ب) اہم زندگی کی مہارت (بشمول اقتصادی تعلیم، ڈیجیٹل خواندگی، تجارتی مہارت، صحت کی دیکھ بھال اور شعور، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم اور خاندانی بہبود)

(ج) پیشہ مہارت کا فروغ (مقامی روزگار کے حصول کے تعلق سے)

(د) بنیادی تعلیم (ابتدائی [پرائمری]، درمیانی [مڈل] اور ثانوی [سکینڈری] مرحلے کے مساوی)

(ہ) جاری تعلیم (مثلاً فنون لطیفہ، سائنس، ٹکنالوجی، ثقافت، کھیل اور تفریح وغیرہ کے علاوہ مقامی طلبہ کی دلچسپی و فائدہ کے لحاظ سے دیگر موضوعات کی تعلیم مثلاً زندگی کی مہارتوں پر مزید جدید مواد پر مشتمل تعلیم بالغان کورس) اس فریم ورک کو بناتے وقت یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ بہت سے معاملات میں بالغوں کے لئے بچوں کے لئے ڈیزائن کیے جانے والے تدریسی مواد کی جگہ مختلف طرح کے تعلیمی وتدریسی طریقوں اور مواد کی ضرورت ہوگی۔

21.6۔ دوسرا مناسب بنیادی ڈھانچہ تیار کیا جائے گا تاکہ سبھی خواہش مند بالغوں کو تعلیم بالغان اور زندگی بھر سیکھنے کے مواقع میسر ہوسکیں۔ اس سمت ایک اہم قدم یہ اٹھایا جائے گا کہ اسکول کے گھنٹوں کے بعد اور ہفتے کے آخر میں اسکول/ اسکول کے کیمپس کا استعمال بالغوں کی تعلیم کے لیے کیا جائے گا، تعلیم بالغان کے کورس کے لیے عوامی لائبریری کا نظم کیا جائے گا، جو جہاں تک ممکن ہو آئی سی ٹی سے لیس ہوں گے اور ان کا استعمال دیگر معاشرتی شراکت اور تشہیر کی سرگرمیوں کے لیے کیا جائے گا۔ اسکولی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، تعلیم بالغان اور پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے اور دیگر معاشرتی اور رضا کارانہ سرگرمیوں کے لیے انفراسٹرکچر (بنیادی ڈھانچے) کا اشتراک جسمانی اور انسانی وسائل دونوں کے موثر استعمال کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ان چار اقسام کی تعلیم اور اس سے آگے کی تعلیم کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے بھی اہم ہوگا۔ ان وجوہات کی بناء پر اعلیٰ تعلیمی اداروں، پیشہ ورانہ تربیتی مراکز وغیرہ جیسے دیگر سرکاری اداروں کے اندر تعلیم بالغان کے مراکز (AEC) کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

21.7۔ تیسرا، تعلیم بالغان کے نصابی ڈھانچے میں مذکور سبھی پانچوں اقسام کی تعلیم بالغان کے لیے بالغ طلبہ کو نصاب کا فریم ورک فراہم کرنے کے لیے تربیت کنندگان/ اساتذہ/ انسٹرکٹرز کی ضرورت ہوگی۔ موجودہ تربیت کنندگان کو تعلیم بالغان کے مراکز میں تعلیمی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور ان کا نظم ونسق سنبھالنے کے ساتھ ساتھ رضا کار تربیت کنندگان واساتذہ کے ساتھ ہم آہنگی قائم کرنے کے لیے ملکی، ریاستی اور ضلعی سطح پر وسائل کی فراہمی کے اداروں (resource support institutions) کے ذریعہ تربیت دی جائے گی۔ سماج کے تعلیم یافتہ افراد کی اعلیٰ تعلیمی اداروں کے افراد سے جڑنے کے مشن کے تحت نیز اعلیٰ تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور ان کا خیر مقدم کیا جائے گا کہ وہ ایک مختصر تربیتی کورس اور رضا کارانہ طور پر بالغ خواندگی انسٹرکٹر کی حیثیت سے، یا ایک رضا کار معلم کی حیثیت سے خدمات انجام دیں، ملک کے لئے کی گئی ان کی ان اہم خدمات کے لیے انہیں اعزاز سے بھی نوازا جائے گا۔ خواندگی اور تعلیم بالغان کے سلسلے میں کوششوں کو بڑھانے کے لئے ریاستیں غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر سماجی تنظیموں کے ساتھ بھی کام کریں گی۔

21.8۔ چوتھا، معاشرہ کے افراد تعلیم بالغان کے پروگراموں میں حصہ لیں یہ یقینی بنانے کے لیے سبھی طرح کی کوششیں کی جائیں گی، جو سماجی خدمت گار سماج میں جا کر اسکولوں میں داخلہ نہ لینے والے یا اسکول چھوڑ دینے والے طلبہ کا پتہ لگاتے ہیں اور تعلیم بالغان پروگرام میں ان کی شراکت کو یقینی بناتے ہیں، ان سے بھی یہ درخواست کی جائے گی کہ وہ ایسے گارجینوں، نوجوانوں اور دیگر خواہش مند افراد کے اعداد وشمار جمع کریں جو تعلیم بالغان کے پروگرام میں (طالب علم یا ٹریز یا معلم کی حیثیت سے) شامل ہونے میں دلچسپی رکھتے ہوں، اس کے بعد سماجی

کارکنان/مشیران اس کی خبر تعلیم بالغان کے مقامی مراکز (اے ای سی) کو دیں گے اور انہیں ان کے ساتھ جوڑیں گے۔ اشتہارات، اعلانات اور غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر مقامی اداروں کی سرگرمیوں اور مختلف اقدامات کے ذریعہ سے بھی تعلیم بالغان کے مواقع کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی جائے گی۔

21.9۔ پانچواں؛ کتابوں کی دستیابی اور رسائی کو بہتر بنانا ہمارے معاشرے اور تعلیمی اداروں میں پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ پالیسی سفارش کرتی ہے کہ سبھی طبقات اور تعلیمی ادارے؛ اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں ایسی کتابوں کی مکمل دستیابی کو یقینی بنائیں گے جو کہ سبھی طلبہ (جن میں معذور اور خاص ضرورتوں والے طلبہ بھی شامل ہیں) کی ضرورتوں اور دلچسپیوں کو پوری کرتی ہوں۔ مرکزی اور ریاستی سرکاریں یہ یقین دہانی کرائیں گی کہ پورے ملک میں تمام لوگوں بشمول معاشی و معاشرتی طور پر پسماندہ طبقات کے لوگ نیز دیہی علاقوں میں اور دراز کے علاقے میں رہنے والے لوگوں کی رسائی کتابوں تک ہو، اور کتابوں کی قیمت ہر ایک شخص کی قوت خرید کے اندر ہو۔ سرکاری اور پرائیوٹ دونوں طرح کی ایجنسیاں/ ادارے کتابوں کے معیار اور جاذبیت کو بہتر بنانے کی حکمت عملی بنانے پر کام کریں گی۔ کتابوں کی آن لائن دستیابی کو بہتر بنانے اور ڈجیٹل لائبریریوں کو وسیع تر بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے، سماج میں اور تعلیمی اداروں میں فعال لائبریریوں کو قائم کرنے اور ان کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے مناسب تعداد میں لائبریری اسٹاف کی دستیابی ہو، اور ان کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے مناسب کیریئر کی راہ بنانے اور کیریئر مینجمنٹ ڈیزائن کرنے کی ضرورت ہے، دیگر اقدامات میں تمام موجود اسکولوں کی لائبریریوں کو بہتر بنانا، پسماندہ علاقوں میں دیہی لائبریریوں اور مطالعہ گاہوں کا قیام، ہندوستانی زبانوں میں بڑے پیمانے پر پڑھنے کا مواد مہیا کرنا، بچوں کی لائبریریاں اور موبائل لائبریریاں قائم کرنا، ہندوستان بھر میں مختلف مضامین پر مشتمل سوشل بک کلب قائم کرنا، اور تعلیمی اداروں اور کتب خانوں کے مابین زیادہ سے زیادہ باہمی تعاون کو فروغ دینا شامل ہیں۔

21.10۔ بالآخر مذکورہ بالا سبھی اقدامات کو مضبوط کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا فائدہ حاصل کیا جائے گا، سرکاری اقدامات اور مخیّر کوششوں کے ساتھ ساتھ کراؤڈ سورسنگ (عوامی وسائل) اور مقابلوں کے ذریعہ تعلیم بالغان کے لیے معیاری ٹیکنالوجی پر مبنی متبادل، جیسے ایپس، آن لائن کورس/ ماڈیول، سیٹلائٹ پر مبنی ٹی وی چینلز، آن لائن کتابوں، آئی سی ٹی سے لیس لائبریریوں اور تعلیم بالغان کے مراکز وغیرہ کو فروغ دیا جائے گا۔ کئی معاملوں میں بالغوں کی معیاری تعلیم کا انتظام آن لائن طریقہ پر یا مرکب وضع میں (آن لائن و آف لائن دونوں طریقہ سے) کیا جاسکتا ہے۔

22۔ ہندوستانی زبانوں، فنون اور ثقافت کا فروغ

22.1۔ ہندوستان تہذیبوں اور ثقافتوں کا ایک وسیع خزانہ ہے، جو ہزاروں سالوں میں تیار ہوا ہے اور یہاں کے فنون لطیفہ، ادبی کاوشوں، رسوم ورواج، روایات، لسانی اظہار، نوادرات، تاریخی و ثقافتی وراثتوں کے مقامات وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہندوستان میں سیاحت، ہندوستانی ضیافت کا تجربہ حاصل کرنا، ہندوستان کی خوبصورت دستکاریوں اور ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑوں کو خریدنا، ہندوستان کے قدیم ادب کو پڑھنا، یوگا اور دھیان (مراقبہ) کی مشق کرنا، ہندوستانی فلسفے سے متاثر ہونا، ہندوستان کے رنگارنگ اور منفرد تیوہاروں میں شریک ہونا، ہندوستان کی متنوع موسیقی اور فن کو سراہنا، ہندوستانی فلموں کو دیکھنا، یہ سب کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا بھر کے کروڑوں لوگ روزانہ اس ثقافتی وراثت میں شریک ہوتے ہیں، اس کا مزہ لیتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ یہی وہ ثقافتی اور قدرتی دولت ہے جو ہندوستان کے سیاحت کے نعرے کے مطابق واقعتاً ہندوستان کو ''بے مثال ہندوستان'' بناتی ہے۔ ہندوستان کی اس ثقافتی

دولت کی حفاظت، فروغ اور تشہیر ملک کی اعلیٰ ترین ترجیح ہونی چاہیے، کیوں کہ یہ ملک کی شناخت کے ساتھ ساتھ اس کی اقتصادیات کے لیے بھی بہت اہم ہے۔

22.2۔ ہندوستانی فنون وثقافت کا فروغ نہ صرف ملک بلکہ ملک کے افراد کے لیے بھی بہت ضروری ہے، بچوں میں اپنی شناخت اور اپنا پن کا جذبہ پیدا کرنے نیز دیگر ثقافتوں اور شناختوں کی ستائش کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے بچوں میں ثقافتی بیداری اور اظہار جیسی اہم صلاحیتوں کا فروغ ضروری ہے۔ بچوں میں اپنی ثقافتی تاریخ، فنون، زبان اور روایات کے جذبہ اور علم کی نشوونما کے ذریعہ ہی ایک مثبت ثقافتی شناخت اور عزت نفس بچوں میں پیدا کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ انفرادی اور معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے ثقافتی بیداری اور اظہار کا اہم کردار ہے۔

22.3۔ ثقافت کی تشہیر کا سب سے اہم ذریعہ فن ہے، فنون (آرٹس) ثقافتی شناخت اور بیداری کو بڑھانے اور معاشرہ کو ترقی دینے کے علاوہ افراد میں علمی اور تعمیری صلاحیتوں کو بڑھانے نیز انفرادی مسرتوں میں اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ افراد کی مسرتوں/ فلاح و بہبود، علمی ترقی اور ثقافتی شناخت وہ اہم وجوہات ہیں جس کے لیے سبھی طرح کے ہندوستانی فنون کی تعلیم بچپن کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم سے شروع کرتے ہوئے تعلیم کی ہر سطح پر بچوں کو مہیا کی جانی چاہیے۔

22.4۔ زبان یقینی طور پر فن وثقافت سے بہت ہی مضبوط طریقہ سے جڑی ہوئی ہے۔ مختلف زبانیں دنیا کو الگ الگ طریقہ سے دیکھتی ہیں، اس لیے بنیادی طور پر کسی زبان کو بولنے والا شخص اپنے تجربات ومشاہدات کو کیسے سمجھتا ہے، یا اسے کس طرح سے وصول کرتا ہے، یہ زبان کی ساخت سے طے ہوتا ہے۔ خاص طور پر کسی ایک ثقافت کے لوگوں کا دوسروں کے ساتھ بات کرنا مثلاً خاندان کے افراد سے بات کرنا، عہدے داروں سے بات کرنا، ہم عصروں سے بات کرنا یا غیر شناسا لوگوں سے گفتگو وغیرہ پر زبان کا اثر ہوتا ہے، نیز بات چیت کے طور طریقوں پر بھی زبان کا اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا تجربات ومشاہدات کی سمجھ اور ایک ہی زبان بولنے والے افراد کی گفتگو میں اپنا پن پیدا ہونا یہ سب ثقافت کا عکس اور دستاویز ہیں۔ اس لیے ثقافت ہماری زبانوں میں شامل ہے، ادب، ناٹک، موسیقی، فلم وغیرہ کی شکل میں فن کی پوری طرح ستائش کرنا بغیر زبان کے ممکن نہیں ہے۔ ثقافت کے تحفظ، اس کے فروغ اور تشہیر کے لیے ہمیں اس ثقافت کی زبانوں کا تحفظ اور فروغ کرنا ہوگا۔

22.5۔ بدقسمتی سے ہندوستانی زبانوں کو مکمل توجہ اور دیکھ بھال نہیں مل پائی، جس کی وجہ سے ملک نے پچھلے پچاس سالوں میں ہی 220 زبانوں کو کھو دیا ہے۔ یونیسکو نے 197 زبانوں کو ''خطرے سے دوچار'' (ختم ہونے کے قریب) قرار دیا ہے۔ بہت سی زبانیں ختم ہونے کے کگار پر ہیں، خاص کر وہ زبانیں جن کا اپنا رسم الخط نہیں ہے، جب کسی طبقہ یا قبیلہ کے اس زبان کو بولنے والے معمر شخص کی وفات ہو جاتی ہے، تو اکثر وہ زبان بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے، اور عام طور پر ان خوشحال زبانوں/ ثقافتوں کے اظہار کو محفوظ رکھنے یا انہیں ریکارڈ کرنے کے لیے کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی اور نہ اس کا کوئی مناسب حل تلاش کیا گیا۔

22.6۔ اس کے علاوہ وہ ہندوستانی زبانیں بھی جو آفیشیل طور پر ''خطرے سے دوچار'' (ختم ہونے کے قریب) کی فہرست میں شامل نہیں ہیں، جیسے آٹھویں شیڈول کی 22 زبانیں؛ یہ بھی کئی طرح کی مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں، ہندوستانی زبانوں کی تدریس وتعلیم کو اسکول اور اعلیٰ تعلیم کی ہر سطح کے ساتھ جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ زبانوں کے مطابقت پذیر اور زندہ رہنے کے لیے ان زبانوں میں اعلی درجے کی تعلیم اور طباعت کے مواد کا مستحکم سلسلہ ہونا ضروری ہے؛ جس میں درسی کتب، ورک بک (مشق کی کتابیں)، ویڈیوز، ڈرامے، نظمیں، ناول، رسالے

وغیرہ شامل ہیں۔ زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ اور لغتوں کو لازمی طور پر باضابطہ اپ ڈیٹ ہونا چاہیئے اور بڑے پیمانے پر ان کی تشہیر ونشر و اشاعت بھی ہونی چاہیئے، تاکہ ان زبانوں میں حالیہ مسائل اور تصورات کو موثر انداز میں زیر بحث لایا جاسکے۔ دنیا کے بہت سے ممالک کے ذریعہ انگریزی، فرنچ، جرمن، ہبرو، کوریائی، جاپانی وغیرہ زبانوں میں اس طرح کے تعلیمی مواد، طباعت کے مواد بنانے اور دنیا کی دوسری زبانوں کے اہم مواد کا ان زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے، نیز ذخیرۂ الفاظ کو لگاتار اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے، لیکن اپنی زبانوں کو زندہ اور مطابقت پذیر بنائے رکھنے میں مدد کے لیے ایسے تعلیمی مواد، طباعتی مواد اور لغت (ڈکشنری) بنانے کے معاملہ میں ہندوستان کی رفتار کافی سست رہی ہے۔

22.7۔ اس کے علاوہ کئی اقدامات کرنے کے بعد بھی ملک میں زبان سکھانے والے ماہر اساتذہ کی بہت زیادہ کمی رہی ہے۔ زبان کی تعلیم میں بھی اصلاح کی جانی چاہیئے، تاکہ وہ زیادہ تجربات ومشاہدات پر مبنی بنے اور اس زبان میں گفتگو اور تعامل کرنے کی صلاحیت پر مبنی ہو، نہ کہ صرف زبان کے ادب، ذخیرۂ الفاظ اور گرامر پر مبنی ہو۔ زبانوں کو بڑے پیمانے پر بات چیت اور تعلیم وتعلیم کے لیے استعمال میں لانا چاہیئے۔

22.8۔ اسکول کے بچوں میں زبان، فن اور ثقافت کو بڑھاوا دینے کے لیے کئی اقدامات کا تذکرہ باب چہارم میں کیا جاچکا ہے۔ مثلاً سبھی اسکولی سطح پر موسیقی، فن اور دستکاری پر زور دینا، کثیر لسانی تعلیم کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے سہ لسانی فارمولہ پر جلد سے جلد عمل درآمد، نیز جب ممکن ہو مادری زبان/ مقامی زبان میں تدریس اور زیادہ تجربات و مشاہدات پر مبنی زبان کی تعلیم و تدریس، بہترین مقامی فنکاروں، مصنفین، دستکاروں اور دیگر ماہرین کو مقامی مہارتوں اور خصوصیات کے مختلف موضوعات میں خصوصی تربیت کنندہ (ٹرینر) کے طور پر اسکولوں سے جوڑنا، نصاب، ہیومنٹیز (ادب، تاریخ، فلسفہ ولسانیات وغیرہ)، سائنس، فن (آرٹ)، دستکاری اور کھیل میں حسب حال روایاتی ہندوستانی علوم کو شامل کرنا، نصاب میں زیادہ لچک، خاص کر سکینڈری اسکول میں اور اعلیٰ تعلیم میں تاکہ طلبہ ایک مثالی توازن قائم رکھتے ہوئے اپنے لیے کورس کا انتخاب کرسکیں، جس میں وہ خود کے تعمیری، فنی، ثقافتی اور علمی پہلوؤں کو فروغ دے سکیں۔

22.9۔ اعلیٰ تعلیم اور اس سے آگے کی تعلیم کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے بعد میں ذکر کردہ اہم اقدامات کو ممکن بنانے کے لیے آئندہ بھی کئی اقدامات کیے جائیں گے؛ (پہلا قدم) مذکورہ بالا سبھی کورس کو تیار کرنے اور ان کی تدریس کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور فیکلٹیز کی بہترین ٹیم تیار کرنی ہوگی۔ ہندوستانی زبانوں، تقابلی ادب، تعمیری تصنیف وتالیف، فن، موسیقی، فلسفہ وغیرہ کے مضبوط شعبوں اور پروگراموں کو ملک بھر میں شروع کیا جائے گا اور انہیں فروغ دیا جائے گا۔ نیز ان موضوعات میں (دوہری ڈگری چار سالہ بی ایڈ سمیت) ڈگری کورس شروع کیے جائیں گے۔ یہ شعبہ و پروگرام خصوصی طور پر اعلیٰ ترین صلاحیت والے زبان کے اساتذہ (Language Teachers) کے ایک بڑے کیڈر (جماعت) کو تیار کرنے میں مدد کرے گا۔ ساتھ ہی ساتھ فن، موسیقی، فلسفہ اور تصنیف وتالیف کے اساتذہ کو بھی تیار کرے گا۔ جن کی پورے ملک میں اس پالیسی کو عملی شکل میں لانے کے لیے ضرورت پڑے گی۔ این آر ایف ان تمام شعبوں میں معیاری تحقیق کے لئے فنڈ فراہم کرے گا۔ مقامی موسیقی، فن، زبانوں اور دستکاری کو فروغ دینے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ طلبہ جہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں کی ثقافت اور مقامی معلومات سے آگاہ ہوسکیں، اسکے لیے بہترین مقامی فن کاروں اور دستکاری میں ماہر افراد کا گیسٹ ٹیچر کے طور پر تقرر کیا جائے گا۔ ہر ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ، ہر اسکول اور اسکول احاطہ میں یہ کوشش کی جائے گی کہ فنکار وہیں قیام کریں جس سے کہ طلبہ فن، تخلیقیت اور علاقہ/ ملک کی خوش حالی کو بہتر طریقہ سے جان سکیں۔

22.10۔ زیادہ تر اعلیٰ تعلیمی اداروں اور اعلیٰ تعلیم کے زیادہ سے زیادہ پروگراموں میں مادری زبان/ علاقائی زبان کو ذریعہ تعلیم کے طور پر

استعمال کیا جائے گا۔ یا پروگراموں کو دولسانی شکل میں چلایا جائے گا۔ تاکہ رسائی اور مجموعی شرح داخلہ دونوں میں اضافہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی سبھی ہندوستانی زبانوں کے استحکام، استعمال اور فعالیت کو حوصلہ افزائی مل سکے۔ مادری زبان/ مقامی زبان کو ذریعۂ تعلیم کے طور پر استعمال کرنے یا پروگراموں کو دولسانی شکل میں چلانے کے لیے پرائیوٹ تربیتی اداروں کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور انہیں فروغ دیا جائے گا۔ چار سالہ بی ایڈ دوہرے ڈگری پروگرام کو دولسانی شکل میں چلانے سے بھی اس میں مدد ملے گی، اسی طرح پورے ملک کے اسکولوں میں سائنس کو دو زبانوں میں پڑھانے والے سائنس اور حساب کے اساتذہ کی جماعت کو تربیت دی جائے گی۔

22.11۔ اعلیٰ تعلیمی نظام کے تحت ترجمہ اور ترجمانی، آرٹ اور میوزیم، ایڈمنسٹریشن، آثار قدیمہ، آرٹ ورک کنزرویشن (شاہکاروں کا تحفظ)، گرافک ڈیزائن اور ویب ڈیزائن میں اعلی معیار کے پروگرام اور ڈگریاں بھی تیار کی جائیں گی۔ اپنے فن و ثقافت کو محفوظ کرنے اور فروغ دینے کے لیے مختلف ہندوستانی زبانوں میں اعلیٰ معیار کے مواد تیار کرنا، شاہکاروں کا تحفظ کرنا، میوزیم اور وراثتوں یا سیاحتی مراکز کو چلانے کے لیے اعلیٰ صلاحیتوں والے افراد کو تیار کرنا جس سے سیاحت کو استحکام مل سکے، یہ سب اقدامات بھی کیے جائیں گے۔

22.12۔ یہ پالیسی اس بات کو قبول کرتی ہے کہ طلبہ کو ہندوستان کے خوشحال تنوع کا مکمل علم ہونا چاہئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ طلبہ کے ذریعہ ملک کے مختلف حصوں کی زیارت کرنے جیسی آسان سرگرمیوں کو شامل کرنا ہوگا، جس سے نہ صرف سیاحت کو فروغ ملے گا بلکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں کی رنگا رنگی، ثقافت، روایات اور علم کی سمجھ اور ستائش ہوگی۔ ''ایک بھارت سریشٹھ بھارت'' پروگرام کے تحت اس سمت میں ملک کے ایک سو سیاحتی مراکز کی شناخت کی جائے گی، اور تعلیمی ادارے اپنے طلبہ کو ان علاقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے نیز ان مقامات اور ان کی تاریخ، سائنسی کارناموں، روایات، دیسی ادب اور علوم وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے لیے بھیجیں گے۔

22.13۔ اعلیٰ تعلیم میں فن (آرٹ)، زبان اور ہیومنٹیز وغیرہ کے شعبوں میں ایسے پروگرام بنانے سے روزگار کے ایسے معیاری مواقع بھی پیدا ہوں گے جو ان صلاحیتوں کا موثر استعمال کر پائیں گے، ابھی بھی ہزاروں کی تعداد میں اکیڈمیاں، میوزیم، آرٹ گیلریاں، اور ثقافتی ورثے ہیں جن کو صحیح طور پر چلانے کے لیے ماہر اور باصلاحیت لوگوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ جب باصلاحیت افراد سے خالی عہدوں کو پُر کیا جائے گا اور زیادہ تعداد میں فنی شاہکاروں کو اکٹھا کیا جائے گا اور محفوظ کیا جائے گا، تو میوزیم (جن میں ورچوئل میوزیم، ای میوزیم بھی شامل ہیں) آرٹ گیلریاں، اور ثقافتی ورثے ہماری وراثتوں اور ہندوستان کی سیاحتی صنعت کو محفوظ رکھ پائیں گی۔

12.14۔ ہندوستان جلد ہی ترجمہ اور ترجمانی سے متعلق اپنی کوششوں کو وسعت دے گا، تاکہ عام لوگوں کو مختلف ہندوستانی زبانوں اور غیر ملکی زبانوں میں اعلیٰ معیار والا تعلیمی مواد اور دیگر اہم تحریری و زبانی مواد دستیاب ہو سکے۔ اس کے لیے ایک انسٹی ٹیوٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ انٹرپریٹیشن (آئی آئی ٹی آئی) یعنی ادارہ برائے ترجمہ نگاری و ترجمانی قائم کیا جائے گا، اس نوعیت کا ادارہ ملک کے لیے اہم خدمات انجام دے گا۔ ساتھ ہی متعدد کئی زبانوں کو جاننے والے زبان کے اساتذہ، مختلف موضوعات کے ماہرین اور ترجمہ نگاری و ترجمانی کے ماہرین کا تقرر کرے گا، جس سے سبھی ہندوستانی زبانوں کی تشہیر و توسیع میں مدد ملے گی، آئی آئی ٹی آئی اپنی ترجمہ نگاری و ترجمانی کی کوششوں پر صحیح ڈھنگ سے عمل آوری کے لیے ٹیکنالوجی کا بڑے پیمانے پر استعمال کرے گا۔ آئی آئی ٹی آئی وقت گزرنے کے ساتھ یقینی طور پر ترقی کریں گے، اور جیسے جیسے باصلاحیت امیدواروں کی ضرورت میں اضافہ ہوگا ادارہ کو اعلیٰ تعلیمی اداروں سمیت ملک بھر مختلف مقامات پر کھولا جا سکے گا، تاکہ تحقیقی شعبہ کے ساتھ شراکت داری آسان ہو سکے۔

22.15۔ سنسکرت زبان کی وسیع اور نمایاں شراکت نیز مختلف اصول تدریس اور موضوعات کی ادبی و ثقافتی اہمیت اور سائنسی نوعیت کی بنا

پر سنسکرت کو صرف سنسکرت پاٹھ شالاؤں (اسکولوں) اور یونیورسٹیوں تک محدود نہ رکھتے ہوئے، اسکولوں میں سہ لسانی فارمولہ کے تحت ایک متبادل کی شکل میں ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم میں بھی اس کو مین اسٹریم میں لایا جائے گا۔ اسے خشک طریقہ سے الگ تھلگ کر کے نہیں پڑھایا جائیگا، بلکہ دلچسپ طریقہ اور جدید طریقوں سے اور دیگر ہم عصر اور متعلقہ مضامین مثلاً حساب، فلکیات، فلسفہ، ناٹک، یوگا وغیرہ کے ساتھ جوڑا جائیگا۔ لہٰذا اس پالیسی کے باقی حصہ سے مطابقت رکھتے ہوئے سنسکرت یونیورسٹیاں بھی اعلیٰ تعلیم کے کثیر موضوعاتی ادارہ بننے کی سمت میں آگے بڑھیں گے۔ وہ سنسکرت کے شعبے جو سنسکرت زبان اور سنسکرت کے نظام تعلیم کی تدریس اور بہترین بین موضوعاتی تحقیق کا نظم ونسق کرتے ہیں انہیں مکمل جدید کثیر موضوعاتی نظام تعلیم کے تحت قائم اور مستحکم کیا جائے گا۔ اگر طلبہ چاہیں تو سنسکرت اعلیٰ تعلیم کا قدرتی حصہ بن جائیگا۔ تعلیم اور سنسکرت کے مضامین میں چار سالہ کثیر موضوعاتی بی ایڈ ڈگری کے ذریعہ تحریکی شکل میں پورے ملک کے سنسکرت کے اساتذہ کو بڑی تعداد میں پیشہ ورانہ تعلیم مہیا کی جائے گی۔

22.16۔ ہندوستان اسی طرح سبھی کلاسیکی زبانوں اور ادب کا مطالعہ کرنے والے اپنے اداروں اور یونیورسٹیوں کو وسعت دے گا۔ اور ان ہزاروں قدیم مخطوطوں کو اکٹھا کرنے محفوظ کرنے، ترجمہ کرنے اور ان کا مطالعہ کرنے کی مضبوط کوشش کرے گا، جن پر ابھی تک توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اسی طرح سے سبھی اداروں اور یونیورسٹیوں جن میں کلاسیکی زبان اور ادب کی تعلیم دی جا رہی ہے، ان کی توسیع کی جائے گی۔ ابھی تک نظر انداز کی گئی لاکھوں تحریروں کے مجموعوں کے تحفظ، ترجمہ اور تحقیق ومطالعہ کی مضبوط کوششیں کی جائیں گی۔ ملک بھر کے سنسکرت اور دیگر زبانوں کے اداروں اور شعبوں کو قابل ذکر طور پر مضبوط کیا جائے گا۔ طلبہ کے نئے بیچ کو بڑی تعداد میں تحریروں اور دیگر موضوعات کے ساتھ ان کے باہمی تعلقات کے مطالعہ کی مکمل تربیت کی دی جائے گی۔ کلاسیکی زبانوں کے ادارے اپنی خود مختاری کو برقرار رکھتے ہوئے یونیورسٹیوں کے ساتھ ملحق ہونے یا ان میں ضم ہونے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ ایک مضبوط و مستحکم کثیر موضوعاتی پروگرام کے حصہ کے طور پر فیکلٹیز کام کر سکیں اور طلبہ تربیت حاصل کر سکیں۔ یکساں مقاصد کے حصول کے لیے صرف زبان کے لیے وقف یونیورسٹیاں بھی حسب حال کثیر موضوعاتی بنیں گی اور تعلیم (ایجوکیشن) نیز اس زبان میں بی ایڈ کی دوہری ڈگری فراہم کریں گی تاکہ اس زبان کے بہترین معلمین (Language Teacher) تیار ہو سکیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی مجوزہ ہے کہ زبانوں کے لیے ایک نیا ادارہ قائم کیا جائے گا۔ یونیورسٹی کے احاطہ میں ایک پالی، فارسی اور پراکرت زبان کے لیے ایک قومی ادارہ قائم کیا جائے گا۔ جن اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہندوستانی زبان، فن (آرٹ)، تاریخ اور ہندوستانی علوم کا مطالعہ کیا جا رہا ہے، وہاں بھی اس طرح کے قدم اٹھائے جائیں گے، ان سبھی شعبوں میں بہترین تحقیقات کو این آر ایف کے ذریعہ تعاون دیا جائے گا۔

22.17۔ کلاسیکی، آدیواسی اور خطرات سے دوچار زبانوں سمیت سبھی ہندوستانی زبانوں کو محفوظ رکھنے اور ان کو وسعت دینے کی کوششیں نئے جوش کے ساتھ کی جائیں گی۔ ٹیکنالوجی اور کراؤڈ سورسنگ (عوامی وسائل) اور لوگوں کی بڑے پیمانے پر شراکت ان کوششوں میں اہم کردار ادا کریں گی۔

22.18۔ ہندوستان کے آئین کے آٹھویں شیڈول میں ذکر کردہ ہر زبان کے لیے اکیڈمی قائم کی جائے گی، جن میں ہر زبان کے ماہر دانشور اور بنیادی طور پر اس زبان کو بولنے والے لوگ شامل ہوں گے تاکہ جدید ترین تصورات کے آسان لیکن درست ذخیرۂ الفاظ کا تعین کیا جا سکے۔ نیز مستقل طور پر تازہ ترین لغات جاری کیا جا سکے (پوری دنیا کی دوسری زبانوں کے لئے کامیاب کوششوں کے مطابق)۔ ان لغات کی تیاری کے لیے یہ اکیڈمیاں ایک دوسرے سے مشورہ کریں گی، کچھ معاملوں میں عام لوگوں کے بہترین مشوروں کو بھی قبول کیا جائے گا۔

جب بھی ممکن ہو مشترکہ لغات کو بھی اپنانے کی کوشش کی جائے گی، یہ لغات بڑے پیمانے پر عام کیے جائیں گے، تاکہ تعلیم، صحافت، تصنیف، گفتگو وغیرہ میں ان کا استعمال کیا جاسکے اور کتاب کی شکل میں آن لائن دستیاب ہوں، آئین کے شیڈول ۸ر کی زبانوں کے لیے ان اکیڈمیوں کو مرکزی حکومت کے ذریعہ ریاستی حکومتوں کے مشورہ سے یا ان کے ساتھ مل کر قائم کیا جائے گا۔ اسی طرح بڑے پیمانے پر بولی جانے والی دیگر ہندوستانی زبانوں کی اکیڈمیاں بھی مرکزی یا ریاستی سرکار کے ذریعہ یا دونوں کے اشتراک سے قائم کی جائیں گی۔

22.19۔ سبھی ہندوستانی زبانوں اور ان سے متعلق خوشحال مقامی فن وثقافت کے تحفظ کے لیے سبھی ہندوستانی زبانوں اور ان سے متعلق مقامی فن وثقافت کا ویب سائٹ پر مبنی پلیٹ فارم (Webplatform) / پورٹل / وکی پیڈیا وغیرہ کے ذریعہ سے دستاویز تیار کیا جائے گا، ویب پلیٹ فارم پر ویڈیو، لغت، رکارڈنگ یا دیگر مواد دستیاب ہوں گے مثلاً لوگوں کے ذریعہ زبان کی گفتگو (خاص کر بزرگوں کے ذریعہ) کہانیاں سنانا، نظمیں پڑھنا، ناٹک / ڈرامہ کھیلنا، عوامی گیت / گانے یا ناچ پیش کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ملک بھر کے لوگوں کو ان کوششوں میں حصہ لینے کے لیے دعوت دی جائے گی، جس سے وہ ان ویب پلیٹ فارم / ویب پورٹل / وکی پیڈیا وغیرہ پر متعلقہ مواد جوڑ سکیں گے۔ یونیورسٹیاں اور ان کی ریسرچ ٹیمیں ایک دوسرے کے ساتھ نیز ملک کے دوسرے طبقات کے ساتھ مل کر کام کریں گی تاکہ ان پلیٹ فارم کو اور زیادہ وسیع اور مفید بنایا جاسکے۔

تحفظ کی ان کوششوں اور ان سے متعلق تحقیقاتی منصوبوں مثلاً تاریخ، آثار قدیمہ، زبان سے متعلق علوم (Language Science) وغیرہ کو این آر ایف کے ذریعہ مالی مدد فراہم کی جائے گی۔

22.20۔ مقامی ماسٹروں اور / یا اعلیٰ تعلیمی نظام کے تحت ہندوستانی زبانوں، فنون اور ثقافت کا مطالعہ کرنے کے لئے ہر عمر کے لوگوں کے لئے وظائف (اسکالرشپ) قائم کیے جائیں گے۔ ہندوستانی زبانوں کا فروغ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ان کا باقاعدگی سے استعمال کیا جائے نیز ان کا استعمال درس وتدریس کے لئے کیا جائے۔ ہندوستانی زبانوں کے مختلف زمروں میں عمدہ نظم اور نثر کے لیے انعامات قائم کرنے جیسے حوصلہ افزائی کے اقدامات کیے جائیں گے، تاکہ تمام ہندوستانی زبانوں میں متحرک نظمیں، ناول، درسی کتب، غیر افسانوی ادب کا قیام اور صحافت جیسے دیگر کام کو یقینی بنایا جاسکے۔ روزگار کے مواقع کے لیے قابلیت کے پیمانوں کے تحت ہندوستانی زبانوں میں مہارت کو بھی شامل کیا جائے گا۔

23۔ ٹیکنالوجی کا استعمال اور انضمام

23.1۔ ہندوستان ذرائع ابلاغ وترسیل (information and communication technology) نیز خلاء (Space) اور دیگر جدید ترین شعبوں میں عالمی سطح پر قائدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ ''ڈجیٹل انڈیا'' مہم پورے ملک کو ڈجیٹل شکل میں ایک مضبوط معاشرہ اور علم پر مبنی اقتصادیات میں تبدیل کرنے میں مدد کر رہی ہے۔ اس تبدیلی میں معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی بھی تدریسی عمل اور نتائج کی اصلاح میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس طرح ہر سطح پر ٹیکنالوجی اور تعلیم کے درمیان دوطرفہ تعلق ہے۔

23.2۔ تکنیک کو سمجھنے اور استعمال کرنے والے اساتذہ اور کاروباری افراد، جن میں کاروباری طلبہ بھی شامل ہیں کی حقیقی تخلیقیت کے ساتھ ساتھ تکنیکی ترقی کی تیز تر شرح کو دیکھتے ہوئے یہ یقینی ہے کہ ٹیکنالوجی تعلیم پر کئی معنوں میں اثر انداز ہوگی۔ جن میں سے حال میں صرف کچھ کے بارے میں ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، نئے تکنیکی شعبوں جیسے کہ مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ، بلاک چین، سمارٹ بورڈ، ہاتھ سے چلائے جانے والے کمپیوٹنگ آلات، طلبہ کی ترقی کے لیے اڈاپٹو کمپیوٹر ٹیسٹنگ اور دیگر اقسام کے سافٹ ویئر کے ذریعہ نہ صرف یہ تبدیل ہوگا کہ

طالب علم کیا سیکھتا ہے، بلکہ اس میں بھی تبدیلی آئے گی کہ وہ کیسے سیکھتا ہے۔اس طرح ان شعبوں میں مستقبل میں بھی تکنیکی اور تعلیمی دونوں نقطۂ نظر سے وسیع پیمانے پر تحقیق و ریسرچ کی ضرورت ہوگی۔

23.3۔تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کے سبھی طرح کے استعمال اور انضمام کی حمایت کی جائے گی،اور انہیں اپنایا جائے گا۔بشرطیکہ بڑے پیمانے پر اس کو نافذ کرنے سے پہلے ان کا متعلقہ سیاق وسباق میں ٹھوس اور شفاف طریقہ سے جائزہ لیا گیا ہو۔ اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم دونوں شعبوں میں تدریس، تشخیص/ جائزہ،منصوبہ بندی،انتظام وانصرام وغیرہ میں اصلاح کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال پر مختلف افکار ونظریات کے آزادانہ اظہار کو ایک اسٹیج فراہم کرنے کے لیے ایک خودمختار باڈی کی شکل میں قومی تعلیمی ٹیکنالوجی فورم (NETF) کا قیام ہوگا۔این ای ٹی ایف کا مقصد ٹیکنالوجی کو اپنائے جانے اور کسی خاص شعبے میں اس کے استعمال سے متعلق فیصلوں کو آسان بنانا ہوگا۔این ای ٹی ایف یہ کام تعلیمی اداروں کے سربراہوں،مرکزی اور ریاستی حکومتوں اور دیگر متعلقین کو جدید ترین علوم وتحقیق کے ساتھ ساتھ ہی اعلیٰ ترین طریقۂ کاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرنے اور مشوروں کے مواقع فراہم کرنے کے ذریعہ کرے گا۔این ای ٹی ایف کے مندرجہ ذیل کام ہوں گے۔

(الف) ٹیکنالوجی پر مبنی دخل اندازی میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی ایجنسیوں کو آزاد اور تصدیق پر مبنی مشورہ فراہم کرنا

(ب) تعلیمی تکنیک میں فکری اور ادارہ جاتی قابلیت ومہارت کی تعمیر وتشکیل

(ج) اس شعبہ میں حکمت عملی سے انتہائی موثر کاموں کا خاکہ بنانا

(د) تحقیق وجدت کے لیے نئی راہیں کھولنا

23.4۔تعلیمی تکنیک کے تیزی سے بدل رہے شعبوں میں مطابقت باقی رکھنے کے کے لیے این ای ٹی ایف مختلف ذرائع سے،جن میں تعلیمی تکنیک کے ایجادات کو اور اس ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے والے لوگ (صارفین) شامل ہیں،سے حاصل شدہ مصدقہ اعداد وشمار کے باقاعدہ حصول کو برقرار رکھے گا اور تحقیق کاروں کے مختلف طبقات کے ساتھ مل کر ان اعداد وشمار کا تجزیہ کرے گا۔علوم اور اس کے استعمال نیز اس سمت میں لگاتار تخلیق وایجادات کو بڑھاوا دینے کے لیے این ای ٹی ایف تعلیمی تکنیک پر ریسرچ کرنے والے بین الاقوامی محققین،کاروباریوں اور ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہے لوگوں کے نظریات سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے کئی علاقائی اور قومی سیمیناروں، ورک شاپوں وغیرہ کا انعقاد کرے گا۔

23.5۔تکنیکی مداخلت کا زور تعلیم وتدریس، تشخیص کے عمل کو بہتر بنانے، اساتذہ کی تیاری اور پیشہ ورانہ ترقی میں تعاون، تعلیمی رسائی میں اضافہ، تعلیمی منصوبہ بندی، نظم ونسق، انتظام وانصرام، داخلہ، حاضری، تشخیص/ جائزہ وغیرہ کے متعلق عمل اور انتظامیہ کو آسان بنانے کے مقاصد پر ہوگا۔

23.6۔مذکورہ بالا تمام مقاصد کے حصول کے لیے ہر سطح پر اساتذہ اور طلبہ کے لیے بہت سے تعلیمی سافٹ ویئرز تیار کیے جائیں گے،اور انہیں فراہم کیے جائیں گے۔ایسے سبھی سافٹ ویئرز سبھی اہم ہندوستانی زبانوں میں دستیاب ہوں گے اور دور دراز علاقوں میں رہنے والے طلبہ نیز معذور طلبہ سمیت سبھی طرح کے استعمال کرنے والوں کے لیے دستیاب ہوں گے۔سبھی ریاستوں نیز این سی ای آر ٹی، سی آئی ای ٹی، سی بی ایس ای، این آئی او ایس اور دوسرے اداروں کے ذریعہ مختلف زبانوں میں تیار کردہ تعلیم وتدریس سے متعلق ای مشمولات (e-content) دیکشا (DIKSHA) پلیٹ فارم پر اپلوڈ کیا جائے گا۔اس پلیٹ فارم پر دستیاب ای مشمولات کا استعمال اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے

کیا جا سکتا ہے، دیکشا (DIKSHA) کے ساتھ ساتھ دیگر تعلیمی تکنیک سے متعلق طریقوں کے فروغ اور تشہیر و توسیع کے لیے سی آئی ای ٹی کو مضبوط کیا جائے گا، اسکولوں میں اساتذہ کے لیے مناسب آلات دستیاب کرائے جائیں گے تا کہ اساتذہ اپنی تعلیم و تدریس سے متعلق مشقوں میں ای مواد کو مناسب شکل میں شامل کر سکیں، ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیمی پلیٹ فارم؛ جیسے دیکشا (DIKSHA) اور سویم (SWAYAM) مکمل اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم میں شامل کیے جائیں گے۔ اور اس میں ٹیکنالوجی کو صارفین کے ذریعہ دی گئی ریٹنگ (درجہ بندی) یا تجزیہ کو بھی شامل کیا جائے گا۔ تا کہ مشمولات کو تیار کرنے والے استعمال کرنے والوں کے مطابق اور معیاری مشمولات بنا سکیں۔

23.7۔ مکمل تعلیمی نظام کو لازمی طور پر تبدیل کرنے میں تیزی سے ابھرتی ہوئی تغیر پذیر ٹیکنالوجی پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب 1986/1992 میں قومی تعلیمی پالیسی بنائی گئی تھی تب انٹرنیٹ کے موجودہ انقلابی اثرات کا اندازہ لگانا دشوار تھا، ہمارے موجودہ تعلیمی نظام کا ان تیز تر اور عہد ساز تبدیلیوں کا سامنے کرنے کا اہل نہ ہونا اس تیز مسابقتی دنیا میں ہمیں (انفرادی طور پر بھی اور ایک قوم و ملک کی شکل میں بھی) خطرناک اور نقصاندہ صورت حال کی طرف لے جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر آج جب کمپیوٹر نے حقائق اور طریقہ کار کے علم میں انسانوں کو کافی پیچھے چھوڑ دیا ہے، تب بھی ہمارا تعلیمی نظام اعلیٰ سطح کی مہارتوں کے فروغ کے بجائے اپنے طلبہ پر تعلیم کی ہر سطح پر ایسے علوم کا حد سے زیادہ بوجھ ڈالتا رہتا ہے۔

23.8۔ اس پالیسی کو ایسے وقت میں تیار کیا گیا ہے جب مصنوعی ذہانت (آرٹی فیشیل انٹلی جنیس) تھری ڈی/سیون ڈی، ورچوئل ریئلٹی جیسی یقینی انقلابی ٹیکنالوجی کا فروغ ہو رہا ہے۔ جیسے جیسے مصنوعی ذہانت پر مبنی پیشین گوئیوں کے اخراجات کم ہوتے جائیں گے ویسے ویسے مصنوعی ذہانت ماہر پیشہ وروں کی برابری کرنے لگے گی اور ان سے بھی آگے نکل جائے گی، نیز ڈاکٹروں اور ان جیسے دیگر پیشہ وروں کے لیے پہلے سے اندازہ لگانے کے کاموں میں قیمتی معاون ثابت ہوگی۔ اے آئی (Artificial Intelligence) یعنی مصنوعی ذہانت کی تبدیلی لانے کی قابلیت ظاہر ہے، جس پر فوری عمل کے لیے تعلیمی نظام کو تیار رہنا ہوگا۔ این ای ٹی ایف کے مستقل کاموں میں سے ایک اہم کام ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیوں کی ان کی قابلیت اور تبدیلی لانے کی تخمینی مدت کی بنیاد پر درجہ بندی کرنا اور موقع بہ موقع ان تجزیات کو وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (HRD Ministry) کے سامنے پیش کرنا بھی ہوگا۔ ان اطلاعات کی بنیاد پر وزارت برائے فروغ انسانی وسائل باقاعدہ طور پر ایسی ٹیکنالوجی کو نشان زد کرے گی جن کے فروغ کے لیے نظام تعلیم سے ردعمل کی ضرورت ہوگی۔

23.9۔ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے ذریعہ باقاعدہ طور پر جدید تغیر پذیر ٹیکنالوجیز کو قبول کرنے کے بعد قومی تحقیقی فاؤنڈیشن (National Research Foundation) کے ذریعہ ٹیکنالوجی کے شعبہ میں تحقیق/ریسرچ کا آغاز کیا جائے گا اور اس کی توسیع کی جائے گی۔ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے حوالہ سے این آر ایف سہ جہتی نقطۂ نظر اپنا سکتا ہے؛ (الف) کور آرٹی فیشیل انٹلی جنیس کو آگے بڑھانا، (ب) اپلیکیشن پر مبنی ریسرچ کا فروغ اور اس کا استعمال (ج) صحت، زراعت اور ماحولیات کے خطرے (آب و ہوا کا بحران) جیسے عالمی خطرات اور چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے بین الاقوامی ریسرچ کی کوششوں کا آغاز کرنا۔

23.10۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے نہ صرف تغیر پذیر ٹیکنالوجی پر تحقیق و ریسرچ میں سرگرم کردار ادا کریں گے بلکہ جدید ترین شعبوں میں ابتدائی رہنما مواد اور نصاب (آن لائن نصاب سمیت) بھی تیار کریں گے، ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ تعلیم جیسے خصوصی شعبوں میں ان کے اثر کا جائزہ بھی لیں گے۔ جب ٹیکنالوجی ایک سطح پر پختگی حاصل کرلے گی، ہزاروں طلبہ کے ساتھ اعلیٰ تعلیمی ادارے اس طرح کی تدریس اور مہارتوں کی تعمیر و تشکیل کے کاموں کو بڑھانے کے لیے مثالی حالت میں ہوں گے۔ جس میں ملازمت حاصل کرنے والی تیاری کے لیے نشان زد تربیت کی

کوششیں بھی شامل ہوں گی ۔تغیر پذیر ٹیکنالوجیز کچھ نوکریوں کو بے کار کر دیں گی ۔لہٰذا روزگار پیدا کرنے اور انہیں برقرار رکھنے کے لیے اسکلنگ اور ڈی اسکلنگ کے تئیں موثر اور معیاری نقطۂ نظر اہم ہوگا۔اداروں کو مہارت اور اعلیٰ تعلیم کے فریم ورک کے ساتھ مربوط کی جا سکنے والی ٹریننگ دینے کے لیے اداری جاتی اور غیر ادارہ جاتی شراکت داریوں کو منظور کرنے کی خود مختاری ہوگی، جسے مہارت اور اعلیٰ تعلیم کے فریم ورک کے ساتھ مربوط کیا جائے گا۔

23.11۔ یونیورسٹیوں کا مقصد مشین لرننگ جیسے بنیادی شعبوں/کور ایریا، کثیر موضوعاتی شعبوں، مصنوعی ذہانت+x("AI + X") اور پیشہ ورانہ شعبوں (جیسے صحت، زراعت، قانون) میں پی ایچ ڈی اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام مہیا کرانا ہوگا۔ یہ سویم (SWAYAM) جیسے اسٹیجوں کی مدد سے ان شعبوں میں آفیشل نصاب کو تیار کر کے ان کی تشہیر کر سکتے ہیں۔ جلد سے جلد اپنانے کے لیے اعلیٰ تعلیمی اداتے شروعات میں ان آن لائن نصابوں کو روایتی تدریس کے گریجویٹ اور پیشہ ورانہ نصابوں میں شامل کر سکتے ہیں، اعلیٰ تعلیمی ادارے مصنوعی ذہانت کو تعاون دینے کے لیے کم مہارت کی ضرورت والے شعبوں مثلاً ڈاٹا اینوٹیشن (اعداد و شمار کی تشریح)، امیج کلاسی فکیشن (تصویری درجہ بندی) اور اسپیچ ٹرانسکرپشن (تقریروں کی نقل) جیسے کاموں میں ہدف شدہ تربیت (targeted training) بھی دے سکتے ہیں۔ ہندوستان کی متنوع زبانوں کو سکھانے کے لیے اسکولی طلبہ کو زبان سکھانے کی کوششوں کو زبان کے قدرتی عمل کو بڑھاوا دینے کی کوششوں کے ساتھ جوڑا جائے گا۔

23.12۔ جیسے جیسے تغیر پذیر تکنیکیں (ٹیکنالوجیز) ابھریں گی، اسکولی اور آگے کی تعلیم ان کے انتہائی طاقتور اثرات کے بارے میں عام لوگوں کی بیداری کو بڑھانے میں مدد کرے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس سے متعلق مسائل کو بھی حل کرے گی۔ ان ٹیکنالوجیز سے متعلق معاملوں پر ایک طے شدہ عوامی رضامندی بنانے کے لیے یہ بیداری ضروری ہے۔ اسکولی سطح پر مطالعہ کی مشق اخلاقی و ہم عصر مسائل (موجودہ مسائل) میں این ای ٹی ایف/ ایم ایچ آر ڈی کے ذریعہ نشانزد نہایت ہی اثر دار تکنیکوں پر بحث و مباحثہ کو بھی شامل کیا جائے گا۔ لگاتار تعلیم کے لیے مناسب تدریسی اور مذاکراتی مواد بھی تیار کیا جائے گا۔

23.13۔ مصنوعی ذہانت پر مبنی ٹیکنالوجیز کے لیے ڈاٹا ایک اہم ایندھن کے مساوی ہے، اور راز داری کے معاملوں میں ڈاٹا کا تحفظ (data protection)، ڈاٹا کی دیکھ بھال (Data Maintenance) وغیرہ سے متعلق تحفظ، قانون اور معیارات کے تئیں بیداری بڑھانا بھی بہت ضروری ہے۔ تعلیم ان معاملوں میں بیداری پیدا کرنے کی کوششوں میں اہم کردار نبھائے گی۔ دیگر تغیر پذیر ٹیکنالوجیز جو ہمارے طرز زندگی اور طلبہ کی تعلیم کے انداز کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں، ان میں صاف اور قابل تجدید توانائی، پانی کے تحفظ، پائیدار کاشتکاری، ماحولیاتی تحفظ اور دیگر سبز اقدامات شامل ہیں۔ ان سب پر بھی تعلیم کے میدان میں بنیادی توجہ دی جائے گی۔

24۔ آن لائن اور ڈجیٹل تعلیم۔ ٹیکنالوجی کے مساوی استعمال کو یقینی بنانا:

24.1۔ نئے حالات اور حقائق کے لیے کئی اقدامات مجوزہ ہیں۔ وبائی بیماریوں اور عالمی وباؤں میں حالیہ اضافہ کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی تعلیم کے روایتی اور خصوصی ذرائع اور وسائل ممکن نہ ہوں وہاں ہم مکمل معیاری تعلیم کے متبادل ذرائع و وسائل کے ساتھ تیار ہوں، اس تعلق سے نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 ٹیکنالوجیز کے ممکنہ چیلنجز کو قبول کرتے ہوئے اس سے ملنے والے فائدوں پر بھی توجہ مرکوز کرتی ہے۔ یہ متعین کرنے کے لیے کہ آن لائن/ ڈجیٹل تعلیم کے نقصانات کو کم کرتے ہوئے ہم کیسے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، احتیاط کے ساتھ اور مناسب طریقہ پر تیار کیا گیا مطالعہ کرنا ہوگا، ساتھ ہی سبھی کو مکمل معیاری تعلیم فراہم کرنے سے متعلق موجودہ اور آئندہ

آنے والے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے موجودہ ڈجیٹل پلیٹ فارم اور جاری آئی سی ٹی (Information and Communication Technologies) پر مبنی اقدامات کو بہتر کرنا ہوگا اور ان کو بڑھانا ہوگا۔

24.2۔ تاہم آن لائن/ ڈیجیٹل تعلیم کے فوائد کا فائدہ اس وقت تک نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ ڈیجیٹل تقسیم کو مستحکم کوششوں، جیسے ڈیجیٹل انڈیا مہم اور سستے کمپیوٹنگ آلات کی دستیابی کے ذریعے ختم نہ کیا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ آن لائن اور ڈجیٹل تعلیم کے لیے ٹیکنالوجیز کا استعمال مساوات کے معاملوں پر مناسب طور پر توجہ دیتے ہوئے کیا جائے۔

24.3۔ موثر آن لائن ٹریز (تربیت کنندہ) بننے کے لیے اساتذہ کو مناسب ٹریننگ اور ترقی چاہئے۔ پہلے سے ہی یہ مانا نہیں جا سکتا کہ روایتی طور پر چلنے والے درجہ میں پڑھانے والا ایک اچھا استاذ خود کار طریقہ سے چلنے والی ایک آن لائن کلاس میں بھی ایک اچھا استاذ ثابت ہوگا۔ طریقۂ تدریس میں ضروری تبدیلیوں کے علاوہ آن لائن جائزہ کے لیے بھی ایک الگ نقطۂ نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑے پیمانے پر آن لائن امتحان منعقد کرنے میں کئی مسائل ہیں؛ جن میں آن لائن طور پر پوچھے جانے والے سوالات کی نوعیت سے متعلق حد بندیاں، نیٹ ورک اور بجلی کی رکاوٹوں سے نمٹنا اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کو روکنا وغیرہ شامل ہیں۔ متعدد نصاب/ موضوعات مثلاً مظاہرۂ فن (performing arts) اور سائنس پریکٹیکل (science practical) کی آن لائن/ ڈجیٹل تعلیم کے شعبہ میں کچھ حدود ہیں، جن پر جدید اقدامات سے جزوی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ جب تک کہ آن لائن تعلیم کو تجرباتی اور سرگرمی پر مبنی تعلیم کے ساتھ ملا نہیں لیا جاتا، تب تک یہ محض سیکھنے کے معاشرتی، اثر انگیز اور نفسیاتی پہلوؤں پر محدود توجہ دینے والی ایک اسکرین پر مبنی تعلیم بنی رہے گی۔

24.4۔ ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کے ظہور اور اسکول سے لے کر اعلی تعلیم تک ہر سطح پر تعلیم و تدریس کے لیے ٹکنالوجی کی ابھرتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر یہ پالیسی مندرجہ ذیل کلیدی اقدامات کی سفارش کرتی ہے۔

(الف) **آن لائن تعلیم کے لیے پائلٹ اسٹڈی (بنیادی مطالعہ)**: آن لائن تعلیم کے نقصانات کو کم کرتے ہوئے اسے روایتی تعلیم کے ساتھ ضم کرنے کے فائدوں کا جائزہ لینے کے لیے اور طلبہ کو آلات کی عادت، ای مشمولات کی سب سے پسندیدہ شکل وغیرہ جیسے متعلقہ مضامین کا مطالعہ کرنے کے لیے نیز بنیادی مطالعاتی نظام چلانے کے لیے این ای ٹی ایف، سی آئی ای ٹی، این آئی او ایس، اگنو (IGNOU)، آئی آئی ٹی، این آئی ٹی وغیرہ جیسی مناسب ایجنسیوں کی شناخت کی جائے گی، ان پائلٹ اسٹڈیز کے نتائج کو عمومی طور پر مشتہر کیا جائے گا اور مسلسل اصلاح کے لیے ان کا استعمال کیا جائے گا۔

(ب) **ڈجیٹل انفراسٹرکچر**: ہندوستان کے رقبہ، تنوع، پیچیدگیوں اور آلات کی شمولیت (device penetration) کو حل کرنے کے لیے تعلیم کے میدان میں کھلے، باہمی طور پر مربوط، تیار شدہ ڈجیٹل انفراسٹرکچر کو تعمیر کرنے کی ضرورت ہے، جس کا استعمال کئی پلیٹ فارموں اور پوائنٹ سولوشن (نکاتی حل) کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ یقینی ہوگا کہ ٹیکنالوجیز پر مبنی حل ٹیکنالوجی میں تیزی سے ہو رہی ترقی کے ساتھ پرانے نہ ہو جائیں۔

(ج) **آن لائن تعلیمی اسٹیج اور آلات**: طلبہ کی ترقی کی نگرانی کے لیے اساتذہ کو معاون آلات کے ایک جداگانہ، صارف دوست، تیار شدہ سیٹ فراہم کرنے کے لیے سویم (SWAYAM) اور دیکشا (DIKSHA) جیسے مناسب موجودہ ای لرننگ پلیٹ فارم کو بڑھایا جائے گا۔ موجودہ عالمی وبا نے صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ آن لائن کلاسوں کے انعقاد کے لیے دوطرفہ ویڈیو اور دوطرفہ آڈیو انٹرفیس جیسے آلات ایک حقیقی ضرورت ہیں۔

(د) **مواد کی تخلیق، ڈجیٹل ذخیرہ اندوزی اور نشرواشاعت:** مواد کا ایک ڈیجیٹل ذخیرہ تیار کیا جائے گا جس میں کورس ورک کی تشکیل، لرننگ گیمز (گیمز کو سیکھنا) اور نقالی، مرتب شدہ حقائق (آگمینٹیڈ ریئلٹی) اور ورچوئل ریئلٹی جیسے ڈجیٹل مواد شامل ہوں گے، اس میں تاثیر اور معیار کے تعلق سے صارفین کے ذریعہ درجہ بندی کے لئے ایک واضح عمومی نظام موجود ہوگا۔ طلبہ کو تفریح پر مبنی تعلیم مہیا کرنے کی غرض سے طلبہ کے لئے مناسب ٹولز (آلات) بھی بنائے جائیں گے؛ مثلاً ایپس اور واضح آپریٹنگ ہدایات کے ساتھ کئی زبانوں میں ہندوستانی فن اور ثقافت کا انضمام وغیرہ۔ طلبہ کو ای مواد (E-content) کی تشہیر و توسیع کے لئے ایک قابل اعتماد بیک اپ میکانزم فراہم کیا جائے گا۔

(ہ) **ڈجیٹل تفریق سے نمٹنا:** اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے کہ ابھی بھی آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے، جس کی ڈجیٹل رسائی بہت ہی محدود ہے، موجودہ ماس میڈیا کے ذرائع سے مثلاً ٹیلی ویزن، ریڈیو اور کمیونٹی ریڈیو کا استعمال ٹیلی کاسٹ اور نشریات کے لیے بڑے پیمانے پر کیا جائیگا۔ اس طرح کے تعلیمی پروگراموں کو طلبہ کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے مختلف زبانوں میں 24/7 (ہفتے کے ساتوں دن چوبیسوں گھنٹے) دستیاب کرایا جائے گا۔ سبھی ہندوستانی زبانوں میں مواد پر خاص توجہ دی جائے گی، اور اس پر خاص زور دیا جائے گا کہ جہاں تک ممکن ہو اساتذہ اور طلبہ تک ڈجیٹل مواد ان کی تدریسی زبان (medium of instruction) میں پہونچے۔

(و) **ورچوئل لیب:** ورچوئل لیب بنانے کے لیے دیکشا (DIKSHA)، سویم (SWAYAM) اور سویم پربھا (SWAYAMPRABHA) جیسے ای لرننگ (E-Learning) پلیٹ فارموں کا استعمال کیا جائے گا، تاکہ سبھی طلبہ کو معیاری، عملی اور آزمائش وجانچ پر مبنی تجربات حاصل کرنے کا مساوی موقع میسر ہو۔ ایس ای ڈی جی (socio economically disadvantaged groups) یعنی سماجی اور معاشی طور پر محروم طبقات کے طلبہ اور اساتذہ کو پہلے سے اپلوڈ کیے گئے مواد والے ٹیبلیٹ یا اس جیسے دیگر مناسب ڈجیٹل آلات کی فراہمی کے امکانات پر غور کیا جائے گا اور انہیں ترقی دی جائے گی۔

(ز) اساتذہ کے لیے تربیت اور حوصلہ افزائی: اساتذہ کو طلبہ پر مبنی تدریس میں مکمل تربیت دی جائے گی، اور یہ بھی بتایا جائے گا کہ وہ آن لائن تدریسی پلیٹ فارموں اور آلات کا استعمال کر کے اعلیٰ معیار والے آن لائن مواد کو خود سے اکٹھا کریں گے۔ ای مواد کے ساتھ ساتھ طلبہ میں تعاون باہمی کے قیام کے لیے اساتذہ کے کردار پر بھی زور دیا جائے گا۔

(ح) **آن لائن تشخیص/ جائزہ اور امتحانات:** مناسب باڈیز/ اداروں مثلاً مجوزہ قومی تشخیصی مرکز (National Assessment Centre) یا پرکھ (PARAKH)، اسکول بورڈ، این ٹی اے اور دیگر شناخت شدہ ادارے تشخیص/ جائزہ کے خاکوں کی تعیین کریں گے اور اس کو نافذ کریں گے۔ جس میں مہارتوں، پورٹ فولیو، روبریکس، معیاری تشخیصات، اور تشخیص کے جائزے کے ڈیزائن شامل ہوں گے۔ اکیسویں صدی کی مہارت پر توجہ دیتے ہوئے تعلیمی ٹیکنالوجیوں کا استعمال کر کے تشخیص/ جائزہ کے نئے طریقوں کا مطالعہ کیا جائے گا۔

(ط) **سیکھنے کے مشترکہ ماڈل:** ڈجیٹل تعلیم و تدریس کو فروغ دینے کے ساتھ ہی موجودہ فرداً فرداً آمنے سامنے سیکھنے کی اہمیت کو بھی پوری طرح سے تسلیم کیا جاتا ہے، لہٰذا اس کے مطابق مختلف موضوعات کے سیکھنے کے لیے مختلف مشترکہ موثر ماڈل کو مناسب طور پر اختیار کیے جانے کے لیے نشان زد کیا جائے گا۔

(ی) **معیارات کو پورا کرنا:** جیسے جیسے آن لائن/ ڈجیٹل تعلیم پر تحقیقات سامنے آئیں گی، این ای ٹی ایف اور دیگر مناسب ادارے آن لائن/ ڈجیٹل تعلیم و تدریس کے لیے مواد، ٹیکنالوجیز اور اصول تدریس کے معیارات قائم کریں گے۔ یہ معیارات ریاستوں، بورڈوں، اسکولوں، اسکول کیمپسوں، اعلیٰ تعلیمی اداروں وغیرہ کے ذریعہ ای لرننگ کے لیے رہنما خطوط تیار کرنے میں مدد کریں گے۔

24.5۔ ورلڈ کلاس، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، ایجوکیشنل ڈیجیٹل مواد اور صلاحیت کی تعمیر کے لئے ایک سرگرم یونٹ تشکیل دینا: تعلیم میں تکنیک (ٹیکنالوجی) کوئی منزل نہیں بلکہ راستہ ہے۔ اور پالیسی کے اہداف و مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے مختلف ماحولیاتی نظام کے کھلاڑیوں کو تیار کرنے کے لیے قابلیت اور صلاحیت کی ضرورت ہوگی۔ اسکولی اور اعلیٰ تعلیم دونوں کی ای لرننگ کی ضروریات پر توجہ دینے کے لیے وزارت میں بنیادی ڈھانچے، ڈجیٹل مواد اور صلاحیت کی تعمیر کا انتظام کرنے کے مقصد سے ایک سرگرم یونٹ قائم کیا جائے گا۔ چونکہ ٹیکنالوجی میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے، اور اعلیٰ معیاری ای لرننگ کو پھیلانے کے لیے ماہرین کی ضرورت ہے، اس لیے ایک متحرک ماحولیاتی نظام کو ایسے معاملات کے حل کے لیے تیار کیا جانا چاہئے، جو نہ صرف ہندوستان کے پیمانے، تنوع، مساوات کے چیلنجوں کو حل کرے بلکہ ٹکنالوجی میں تیز رفتار تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ترقی کرے، جس کا کچھ حصہ ہر گذرنے والے سال کے ساتھ پرانا ہوتا جاتا ہے۔ لہٰذا اس مرکز میں انتظام، تعلیم، تدریسی تکنیک، ڈجیٹل اصول تدریس اور تشخیص، ای گورننس، وغیرہ کے شعبوں سے جڑے ہوئے ماہرین شامل ہوں گے۔

حصہ چہارم۔ عمل درآمد کی حکمت عملی

25۔ سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن کو مضبوط بنانا:

25.1۔ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لانے کے لیے قومی، ریاستی، ادارہ جاتی اور انفرادی سطح پر ایک طویل مدتی وژن، ماہرین کی مسلسل دستیابی اور متعلقہ لوگوں کے ذریعہ مضبوط اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس حوالہ سے یہ پالیسی سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن کو مضبوط بنانے کی سفارش کرتی ہے، جو کہ نہ صرف تعلیمی اور ثقافتی ترقی سے جڑے معاملوں پر وسیع پیمانے پر صلاح و مشورہ اور تجزیہ کے لیے فورم مہیا کرتا ہے، بلکہ اس کے مقاصد اس سے کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ ایک از سر نو تشکیل شدہ اور پھر سے زندہ کیا ہوا سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن (CABE) وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (MHRD) اور ریاستی سطح کے مقبول و معروف اکائیوں/ اداروں کے ساتھ مل کر مستقل بنیادوں پر ملک میں تعلیم کے وژن کو ترقی دینے، شفافیت قائم کرنے، اس کا تجزیہ کرنے اور اس پر نظر ثانی کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اسے ایسے ادارہ جاتی خاکوں کو بھی لگاتار تیار کرنا اور ان کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے جو اس وژن کو حاصل کرنے میں معاون ہوں۔

25.2۔ تعلیم و تدریس پر ایک بار پھر توجہ مرکوز کرنے کے لیے یہ متوقع ہوگا کہ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (MHRD) کو وزارت تعلیم (MOE) کے طور پر دوبارہ نامزد کیا جائے۔ (وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کا نام بدل کر وزات تعلیم رکھ دیا جائے)

26۔ فنانسنگ: سب کے لئے سستی اور معیاری تعلیم:

26.1۔ یہ پالیسی تعلیمی سرمایہ کاری میں قابل ذکر اضافہ کے لیے پرعزم ہے، کیوں کہ سماج کے بہتر مستقبل کے لیے نوجوانوں کو اعلیٰ معیاری تعلیم فراہم کرنے سے بہتر کوئی سرمایہ کاری نہیں ہوتی۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں تعلیم پر ہونے والا سرکاری خرچ کبھی بھی مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کے 6% تک نہیں پہونچ پایا، جس کی 1968 کی تعلیمی پالیسی میں سفارش کی گئی تھی، اور جس کو 1986 کی تعلیمی پالیسی اور جس کو 1992 میں اس پالیسی کے جائزے میں دوہرایا گیا تھا۔ فی الحال تعلیم پر سرکاری خرچ (مرکزی اور ریاستی سرکاروں کے ذریعہ) جی ڈی پی کے (بجٹ اخراجات کے تجزیہ 18-2017 کے مطابق) 4.43% کے آس پاس ہے۔ اور سرکاری خرچ کا صرف 10% تعلیم پر کیا جاتا ہے۔ (اکانومک سروے 18-2017) یہ اعداد و شمار زیادہ تر تعلیم یافتہ اور ترقی پذیر ممالک سے کافی کم ہیں۔

26.2۔ ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ تعلیم کا ہدف حاصل کرنے کے لیے اور ملک اور اس کی معیشت سے متعلق منافع میں اضافہ کرنے کے

لیے یہ پالیسی مرکزی حکومت اور تمام ریاستی حکومتوں کے ذریعہ تعلیم کے اندر سرکاری سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافے کی حمایت کرتی ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں تعلیم کے شعبہ میں سرکاری سرمایہ کاری کو بڑھا کر جی ڈی پی کے 6% تک جلد سے جلد پہونچانے کے لیے مل کر کام کریں گی۔ ہندوستان کی آئندہ معاشی، معاشرتی، ثقافتی، فکری اور تکنیکی نمو اور ترقی کے لیے ضروری اعلیٰ معیاری اور مساوی سرکاری تعلیمی نظام کے لیے تعلیم پر اتنی سرمایہ کاری بہت ہی ضروری ہے۔

26.3۔ خاص طور پر تعلیم کے مختلف اہم عناصر اور اجزاء کو مالی معاونت فراہم کی جائے گی، جیسے تمام لوگوں تک تعلیم کی رسائی کو یقینی بنانا، سیکھنے کے وسائل، غذائی مدد، طالب علموں کی حفاظت اور صحت کے معاملات، اساتذہ اور ملازمین کی وافر تعداد، اساتذہ کی ترقی نیز پسماندہ اور معاشرتی اور معاشی طور پر کمزور طبقات کے لیے مساوی اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے کی جانے والی تمام اہم کوششیں کی جائیں گی۔

26.4۔ بنیادی طور پر بنیادی ڈھانچے اور وسائل سے وابستہ ایک مُشت اخراجات کے علاوہ، اس پالیسی میں تعلیم کے نظام کو فروغ دینے کے لئے مالی اعانت سے متعلق درج ذیل کلیدی طویل مدتی علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن پر زور دیا جانا چاہئے۔ (الف) ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال کی تعلیم کی عالمگیر فراہمی (ب) پڑھنے لکھنے اور اعداد شماری کی بنیادی صلاحیت کو یقینی بنانا (ج) سبھی اسکولوں/اسکولوں کے احاطوں/کلسٹروں کے لیے مناسب اور وافر وسائل کی فراہمی (د) کھانا اور غذائیت (ناشتہ اور دوپہر کا کھانا) کی فراہمی (ہ) اساتذہ کی تعلیم اور اساتذہ کی مستقل پیشہ ورانہ ترقی میں سرمایہ کاری (و) بہتری اور عمدگی کو فروغ دینے کے لیے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اصلاح (ز) تحقیق و ریسرچ کو فروغ دینا اور (ح) ٹیکنالوجی اور آن لائن تعلیم کا وسیع استعمال

26.5۔ تعلیم کے شعبہ میں محدود مقدار میں دستیاب رقم بھی عموماً ضلع/ادارہ کی سطح پر وقت پر خرچ نہیں کی جاتی ہے، جس سے اس رقم کے طے شدہ اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے میں دشواری ہوتی ہے، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ پالیسی میں مناسب تبدیلی کے ذریعہ دستیاب بجٹ کے استعمال کی استعداد کو بڑھایا جائے، مالی نظم و نسق اور انتظامیہ فنڈز کی ہموار، بروقت اور مناسب دستیابی اور ان کے ایماندارانہ استعمال پر توجہ دے گی۔ انتظامی عمل میں مناسب طور پر ترمیم کی جائے گی اور اسے منظّم کیا جائے گا تاکہ اخراجات کے طریقہ کار کی وجہ سے زیادہ مقدار میں خرچ نہ ہو پانے والی رقم باقی نہ رہ جائے۔ سرکاری وسائل کے موثر استعمال اور فنڈز کی پارکنگ سے بچنے کے لئے جی ایف آر، پی ایف ایم ایس اور ''جسٹ ان ٹائم'' (صحیح وقت پر) جیسے رقم کے الاٹمنٹ سے متعلق ضابطے عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں پر نافذ کیے جائیں گے۔ ریاستوں/اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کارکردگی پر مبنی فنڈنگ کا طریقہ کار وضع کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح، ایس ای ڈی جی کے لئے مختص فنڈز کو زیادہ سے زیادہ مختص کرنے اور ان کے استعمال کے لئے موثر طریقہ کار کو یقینی بنایا جائے گا۔ مجوزہ جدید ریگولیٹری نظام سے، جس میں کرداروں کی تقسیم، شفاف خود انکشافات، اداروں کو با اختیار بنانے اور انہیں خود مختاری دینے، اہم عہدوں پر اہل ماہرین فن کی تقرری وغیرہ شامل ہے، فنڈ کے آسان، جلد اور شفاف طریقہ پر جاری ہونے میں مدد ملے گی۔

26.6۔ یہ تعلیمی پالیسی تعلیم کے شعبہ میں نجی (غیر سرکاری) مخیّر سرگرمیوں کو از سر نو زندہ کرنے، فعال طریقہ سے ان کی حوصلہ افزائی کرنے اور ان کی حمایت کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ خاص طور پر عوامی بجٹ سے متعلق اعانت اور اس سے زیادہ جو انہیں بہر حال فراہم کی جاتی ہے، کوئی بھی سرکاری ادارہ تعلیمی تجربات کو بڑھانے کے لئے نجی مخیّر فنڈز اکٹھا کرنے کی طرف اقدامات کرسکتا ہے۔

26.7۔ اس پالیسی میں تعلیم کی تجارت کاری (تعلیم کو کاروبار بنانے) کے معاملوں سے کئی محاذوں پر نمٹنے کی کوشش کی گئی ہے، ان کوششوں میں ''آسان لیکن سخت'' انضباطی نقطۂ نظر بھی شامل ہے جو مالی اعانت، عمل، طریقۂ کار، دستیاب کورس اور پروگراموں میں مکمل شفافیت کے

ساتھ مکمل عوامی خودانکشاف، سرکاری تعلیم میں مناسب سرمایہ کاری، سرکاری وغیر سرکاری سبھی اداروں میں اچھے نظم ونسق اور میکانزم پر زور دیتا ہے۔اسی طرح ضرورت مندوں یا مستحق طبقات کو متاثر کیے بغیر پوری قیمت کی وصولی کے مواقع کی بھی تلاش کی جائے گی۔

27۔عمل درآمد:

27.1۔کسی بھی پالیسی کی اثر انگیزی/ تاثیر اس کے عمل درآمد/ نفاذ پر منحصر ہوتی ہے۔اس طرح کے عمل درآمد/ نفاذ کے لیے کئی اداروں کے ذریعہ مشترکہ و منظم طریقہ پر متعدد اقدامات کرنے ہوں گے، اور کئی کام کرنے کی ضرورت ہوگی۔اس لیے اس پالیسی کے نفاذ کو کئی اداروں، جن میں وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (MHRD)، سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن (CABE)، ریاستی حکومتیں، تعلیم سے متعلق وزارتیں، ریاستوں کے تعلیمی شعبے، تعلیمی بورڈس، این ٹی اے (نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی)، اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم کے انضباطی ادارے، این سی ای آر ٹی، ایس سی ای آر ٹی، اسکول اور اعلیٰ تعلیمی ادارے شامل ہیں، کے ذریعہ تعلیم کو شامل کرنے والے ان تمام اداروں میں منصوبہ بندی اور ہم آہنگی کے ذریعے، پالیسی کو اس کی روح اور مقاصد کے مطابق نافذ کیا جائے گا۔

27.2۔عمل درآمد/ نفاذ کے لیے مندرجہ ذیل رہنما ضابطے ہوں گے۔

ا۔پالیسی کی روح اور اغراض و مقاصد کا نفاذ سب سے اہم معاملہ ہے۔

۲۔پالیسی سے متعلق اقدامات پر مرحلہ وار طریقہ سے عمل کرنا بہت ضروری ہے، کیوں کہ پالیسی کے ہر پوائنٹ میں کئی اقدامات ہیں اور ہر مرحلہ اس نظریہ سے اہم ہوتا ہے، کیوں کہ وہ اگلے مرحلہ کے نفاذ کی بنیاد بنتا ہے۔

۳۔ترجیحات طے کر کے کام کو ایک ایسے مرحلہ وار طریقہ سے کیا جانا ممکن ہوگا، جس میں سب سے زیادہ اہم اور انتہائی ضروری کام پہلے کیے جائیں تاکہ ایک مضبوط بنیاد تیار ہو سکے۔

۴۔عمل میں جامعیت بہت اہم ہوگی، چونکہ یہ پالیسی باہم مربوط اور ہمہ گیر ہے، اس لیے ٹکڑوں میں کوشش کرنے کے بجائے جامع نظریہ رکھتے ہوئے مکمل عمل درآمد کرنے سے ہی مطلوبہ مقاصد کا حصول یقینی بنے گا۔

۵۔چونکہ تعلیم ایک متصل مضمون ہے، لہذا اس کے لئے مرکز اور ریاستوں کے مابین محتاط منصوبہ بندی، مشترکہ نگرانی اور مشترکہ عمل درآمد کی ضرورت ہوگی۔

۶۔پالیسی کے اطمینان بخش عمل درآمد/ نفاذ کے لیے مرکزی اور ریاستی سطح پر مطلوبہ وسائل؛ مثلاً انسانی وسائل، بنیادی ڈھانچے، اور مالی وسائل کو بروقت جمع کرنا اہم ہوگا۔

آخر میں عمل درآمد/ نفاذ کے لیے کیے جانے والے متعدد متوازی اقدامات کے مابین رابطوں کا محتاط تجزیہ اور جائزہ ضروری ہوگا تاکہ تمام اقدامات کو موثر انداز میں انجام دینے کو یقینی بنایا جا سکے۔اس میں کچھ ایسے کاموں میں سرمایہ کاری شامل ہے (مثال کے طور پر ابتدائی بچپن کی تعلیم کے بنیادی ڈھانچہ میں) جو نہ صرف ایک مضبوط بنیاد بنانے کے نظریہ سے ضروری ہیں بلکہ مستقبل کے پروگراموں اور کاموں کے بغیر رکاوٹ کے چلنے کے لیے بھی لازم ہیں۔

27.3۔متعلقہ وزارتوں کے ساتھ مشورے اور ان کے اشتراک سے مرکزی اور ریاستی دونوں سطحوں موضوع وار عمل درآمد/ نفاذی خصوصی کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا جو اس پالیسی کے مقاصد اور اہداف کو مرحلہ وار طریقہ سے اور صاف طور پر حاصل کرنے کے لئے مذکورہ بالا اصولوں کے مطابق اس پالیسی کے ہر پہلو پر عمل درآمد کے لیے مفصل منصوبے تیار کریں گی۔وزارت برائے فروغ انسانی وسائل (ایم

ایچ آر ڈی) اور ریاستوں کی تشکیل کردہ نامزد ٹیموں کے ذریعہ پالیسی کے نفاذ سے متعلق ہر ایکشن کے لئے طے شدہ اہداف کے مطابق پالیسی کی پیشرفت کا سالانہ مشترکہ جائزہ لیا جائے گا اور جائزوں کو سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن (CABE) کے ساتھ شیئر کیا جائیگا۔ 2030-40 کی دہائی تک پوری پالیسی عمل درآمد/نفاذ کی شکل میں آچکی ہوگی (نافذ ہوچکی ہوگی)، جس کے بعد ایک بار اور جامع اور بڑے پیمانے پر جائزہ لیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

28۔استعمال کردہ مخففات کی فہرست:

اے بی سی (ABC)	:	اکیڈمک بینک آف کریڈٹ
اے آئی ای (AIE)	:	آرٹیفیشیل انٹلی جنس (مصنوعی ذہانت)
اے سی (AC)	:	آٹونومس ڈگری گرانٹنگ کالج (خودمختار ڈگری دینے والا کالج)
اے ای سی (AEC)	:	ایڈلٹ ایجوکیشن سینٹر (مرکز تعلیم بزرگاں)
اے پی آئی (API)	:	اپلی کیشن پروگرامنگ انٹرفیس
آیوش (AYUSH)	:	آیوروید، یوگا، نیچروپیتھی، طب یونانی، سدّھا اور ہومیوپیتھی
بی ایڈ (B.Ed.)	:	بیچلر آف ایجوکیشن
بی ای او (BEO)	:	بلاک ایجوکیشن آفیسر
بی آئی ٹی آئی (BITI)	:	بلاک انسٹی ٹیوٹ آف ٹیچر ایجوکیشن
بی او اے (BOA)	:	بورڈ آف اسیسمنٹ
بی او جی (BOG)	:	بورڈ آف گورننس
بی آر سی (BRC)	:	بلاک ریسورس سنٹر
بی ووک (BVoc)	:	بیچلر آف ووکیشنل ایجوکیشن
سی اے بی ای (CABE)	:	سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن
سی بی سی ایس (CBCS)	:	چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (پسند پر مبنی کریڈٹ کا نظام)
سی بی ایس ای (CBSE)	:	سنٹرل بورڈ آف سکینڈری ایجوکیشن
سی آئی ای ٹی (CIET)	:	سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل ٹیکنالوجی
سی ایم پی (CMP)	:	کیریئر مینجمنٹ اینڈ پروگریس
سی او اے (COA)	:	کاؤنسل آف آرکی ٹیکچر
سی پی ڈی (CPD)	:	کنٹی نیوئینگ پرفیشنل ڈیولپمنٹ (مستقل پیشہ ورانہ ترقی)
سی آر سی (CRC)	:	کلسٹر ریسورس سنٹر
سی ڈبلیو ایس این	:	چلڈرن وِدا سپیشل نیڈس (خاص ضرورتوں والے بچے)
ڈی ای اے (DEA)	:	ڈپارٹمنٹ آف اٹامک انرجی
ڈی بی ٹی (DBT)	:	ڈپارٹمنٹ آف بایوٹیکنالوجی
ڈی ای او (DEO)	:	ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر
ڈی آئی ای ٹی (DIET)	:	ڈسٹرکٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ

دیکشا (DIKSHA) : ڈجیٹل انفراسٹرکچر فار نالج شیئرنگ

ڈی ایس ای (DSE) : ڈائرکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن

ڈی ایس ٹی (DST) : ڈپارٹمنٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی

ای سی سی ای (ECCE) : ارلی چائلڈ ہوڈ کیئر اینڈ ایجوکیشن (ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم)

ای ای سی (EEC) : ایمینٹ اکسپرٹ کمیٹی (نامور ماہرین کمیٹی)

جی سی ای ڈی (GCED) : گلوبل سٹیزن شپ ایجوکیشن

جی ڈی پی (GDP) : گراس ڈومیسٹک پروڈکٹ (مجموعی گھریلو پیداوار)

جی ای سی (GEC) : جنرل ایجوکیشن کاؤنسل (عمومی تعلیمی کاؤنسل)

جی ای آر (GER) : گراس انرول مینٹ ریشیو (مجموعی شرح داخلہ)

جی ایف آر (GFR) : جنرل فنانشیل رولز (عمومی اقتصادی ضابطے)

ایچ ای سی آئی (HECI) : ہائر ایجوکیشن کمیشن آف انڈیا

ایچ ای جی سی (HEGC) : ہائر ایجوکیشن گرانٹس کاؤنسل

آئی سی اے آر (ICAR) : انڈین کاؤنسل آف اگریکلچرل ریسرچ (ہندوستانی کاؤنسل برائے زرعی تحقیق)

آئی سی ایچ آر (ICHR) : انڈین کاؤنسل آف ہسٹوریکل ریسرچ (ہندوستانی کاؤنسل برائے تاریخی تحقیق)

آئی سی ایم آر (ICMR) : انڈین کاؤنسل آف میڈیکل ریسرچ (ہندوستانی کاؤنسل برائے طبی تحقیق)

آئی سی ٹی (ICT) : انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی

آئی ڈی پی (IDP) : انسٹی ٹیوشنل ڈیولپمنٹ پروگرام (ادارہ جاتی ترقیاتی پروگرام)

اگنو (IGNOU) : اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی

آئی آئی ایم (IIM) : انڈین انسٹی ٹیوٹس آف مینجمنٹ

آئی آئی ٹی (IIT) : انڈین انسٹی ٹیوٹس آف ٹیکنالوجی

آئی آئی ٹی آئی (IITI) : انڈین انسٹی ٹیوٹس آف ٹرانسلیشن اینڈ انٹرپریٹیشن

آئی ایس ایل (ISL) : انڈین سائن لنگویج (ہندوستانی اشارتی زبان)

آئی ٹی آئی (ITI) : انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ

ایم ایڈ (M.Ed.) : ماسٹر آف ایجوکیشن

ایم بی بی ایس (MBBS) : بیچلر آف میڈیسین اینڈ بیچلر آف سرجری

ایم ای آر یو (MERU) : ملٹی ڈسپلینری ایجوکیشن اینڈ ریسرچ یونیورسٹی (کثیر جہتی تعلیم اور ریسرچ یونیورسٹی)

ایم ایچ ایف ڈبلیو (MHFW) : منسٹری آف ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر (وزارت برائے صحت و خاندانی فلاح)

ایم ایچ آر ڈی (MHRD) : منسٹری آف ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ (وزارت برائے فروغ انسانی وسائل)

ایم او ای (MOE) : منسٹری آف ایجوکیشن (وزارت تعلیم)

ایم او او سی (MOOC) : میسیو اوپن آن لائن کورس

ایم او یو (MOU) : میمورنڈم آف انڈراسٹینڈنگ

ایم فل (M.Phil.) : ماسٹر آف فلوسوفی

ایم ڈبلیو سی ڈی (MWCD) : منسٹری آف وومن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ (وزارت برائے فلاح خواتین واطفال)

این اے اے سی (NAAC) : نیشنل اسسمنٹ اینڈ اکریڈیٹیشن کاؤنسل (قومی کاؤنسل برائے تشخیص ومنظوری)

این اے ایس (NAS) : نیشنل اچیومنٹ سروے

این سی سی (NCC) : نیشنل کیڈٹ کور

این سی ای آر ٹی (NCERT) : نیشنل کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (قومی کاؤنسل برائے تعلیمی تحقیق وٹریننگ)

این سی ایف (NCF) : نیشنل کیوریکولم فریم ورک (قومی نصابی ڈھانچہ)

این سی ایف ایس ای (NCFSE) : نیشنل کیوریکولم فریم ورک فار اسکول ایجوکیشن (اسکولی تعلیم کیلئے قومی نصابی ڈھانچہ)

این سی آئی وی ای (NCIVE) : نیشنل کمیٹی فار دی انٹگریشن آف ووکیشنل ایجوکیشن (پیشہ ورانہ تعلیم کے انضمام کے لیے قومی کمیٹی)

این سی پی ایف ای سی سی ای (NCPFECCE): نیشنل کیوریکولر اینڈ پیڈاگوجیکل فریم ورک فار ارلی چائلڈ ہوڈ کیئر اینڈ ایجوکیشن (ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم کے لیے قومی نصابی اور تدریسی ڈھانچہ)

این سی ٹی ای (NCTE) : نیشنل کاؤنسل فار ٹیچر ایجوکیشن

این سی وی ای ٹی (NCVET) : نیشنل کاؤنسل فار ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ

این ای ٹی ایف (NETF) : نیشنل ایجوکیشنل ٹیکنالوجی فورم

این جی او (NGO) : نن گورنمنٹ آرگنائزیشن (غیر سرکاری تنظیم)

این ایچ ای کیو ایف (NHEQF) : نیشنل ہائر ایجوکیشن کوالیفکیشن فریم ورک

این ایچ ای آر سی (NHERC) : نیشنل ہائر ایجوکیشن ریسورس کاؤنسل

این آئی او ایس (NIOS) : نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ

این آئی ٹی (NIT) : نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی

این آئی ٹی آئی (NITI) : نیشنل انسٹی ٹیوشن فار ٹرانسفارمنگ انڈیا

این پی ای (NPE) : نیشنل پالیسی آف ایجوکیشن (قومی تعلیمی پالیسی)

این پی ایس ٹی (NPST) : نیشنل پروفیشنل اسٹینڈرڈس فار ٹیچر (اساتذہ کے لیے قومی پیشہ ورانہ معیارات)

این آر ایف (NRF) : نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن

این ایس کیو ایف (NSQF) : نیشنل اسکل کوالیفکیشن فریم ورک

این ایس ایس او (NSSO) : نیشنل سیمپل سروے آفس

این ٹی اے(NTA)	:	نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی
او بی سی(OBC)	:	ادر بیک وارد کلاس (دیگر پسماندہ طبقات)
او ڈی ایل(ODL)	:	اوپن اینڈ ڈسٹینس لرننگ
پرکھ(PARAKH)	:	پرفارمنس اسسمنٹ، ریویو اینڈ انالائسس آف نالج فار ہالسٹک ڈیولپمنٹ (مجموعی ترقی کے لیے کارکردگی کا جائزہ، معلومات پر نظر ثانی اور اس کا تجزیہ)
پی سی آئی(PCI)	:	فارمیسی کاؤنسل آف انڈیا
پی ایف ایم ایس(PFMS)	:	پبلک فنانشیل مینجمنٹ سسٹم
پی ایچ ڈی(Ph.D.)	:	ڈاکٹر آف فلاسفی
پی ایس ایس بی(PSSB)	:	پروفیشنل اسٹینڈرڈ سیٹنگ باڈی
پی ٹی آر(PTR)	:	پوپل ٹیچر ریشیو (طالبہ و اساتذہ کا تناسب)
آر اینڈ آئی(R&I)	:	ریسرچ اینڈ انوویشن (تحقیق اور ایجادات)
آر سی آئی(RCI)	:	ری ہیبلی ٹیٹیشن کاؤنسل آف انڈیا (قومی کاؤنسل برائے باز آباد کاری)
آر پی ڈبلیو ڈی(RPWD)	:	رائٹس آف پرسنس وِدڈس ایبلیٹیز (معذور افراد کے حقوق)
ایس اے ایس(SAS)	:	اسٹیٹ اچیومینٹ سروے
ایس سی(SC)	:	شیڈول کاسٹ (درج فہرست ذات)
ایس سی ڈی پی(SCDP)	:	اسکول کیمپس/کلسٹر ڈیولپمنٹ پروگرام
ایس سی ای آر ٹی(SCERT)	:	اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
ایس سی اے ایف(SCF)	:	اسٹیٹ کیوریکولم فریم ورک (ریاستی نصابی خاکہ)
ایس سی ایم سی(SCMC)	:	اسکول کیمپس مینجمنٹ کمیٹی
ایس ڈی جی(SDG)	:	سسٹینیبل ڈیولپمنٹ گولس (مجموعی ترقی کے اہداف)
ایس ڈی پی(SDP)	:	اسکول ڈیولپمنٹ پروگرام
ایس ای ڈی جی(SEDG)	:	سوشوا کونومیکلی ڈسوانٹیجڈ گروپس (سماجی و معاشی طور پر محروم طبقات)
ایس ای زیڈ(SEZ)	:	اسپیشل ایجوکیشن زون (تعلیم کے خصوصی علاقے)
ایس آئی او ایس(SIOS)	:	اسٹیٹ انسٹی ٹیوشن آف اوپن اسکولنگ
ایس ایم سی(SMC)	:	اسکول مینجمنٹ کمیٹی
ایس کیو اے اے ایف(SQAAF)	:	اسکول کوالٹی اسسمنٹ اینڈ ایکریڈیشن فریم ورک
ایس ایس اے(SSA)	:	سروشکچھا ابھیان
ایس ایس ایس(SSS)	:	سمپل اسٹینڈرڈ سنسکرت (آسان معیاری سنسکرت)

ایس ایس ایس اے(SSSA) : اسٹیٹ اسکول اسٹینڈرڈس اتھارٹی

ایس ٹی(ST) : شیڈول ٹرائب (درج فہرست قبائل)

ایس ٹی ای ایم(STEM) : سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اینڈ میتھ میٹکس

ایس ٹی ایس(STS : سنسکرت تھرو سنسکرت (سنسکرت کے ذریعہ سنسکرت)

سویم(SWAYAM) : اسٹڈی وبیس آف ایکٹولرننگ فار ینگ اسپائرنگ مائنڈس

ٹی ای آئی(TEI) : ٹیچر ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ

ٹی ای ٹی(TET) : ٹیچر ایلجی بلیٹی ٹیسٹ (اساتذہ کی اہلیت کا امتحان)

یوڈی آئی ایس ای(UDISE) : یونی فائڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم فار ایجوکیشن

یو جی سی(UGC) : یونیورسٹی گرانٹس کمیشن

یونیسکو(UNESCO) : یونائٹڈ نیشنس ایجوکیشنل سائنٹفک اینڈ کلچرل آرگنائزیشن
اقوام متحدہ کا ادارہ برائے تعلیم، سائنس وثقافت

یوٹی(UT) : یونین ٹیریٹری (مرکز کے زیر انتظام علاقے)

وی سی آئی(VCI) : ویٹرنری کاؤنسل آف انڈیا

☆☆☆☆☆